M

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

(یعنی ترجمہ اردو کتاب)

سرّ العالمین و کشف ما فی الدارین

(الملقب بہ)

سرّ المکنون

عبد الرزاق منگي دادو

قیمت ۱۶۰۰۰

فہرست مضامین

آغازِ کتاب

پہلا مقالہ

معلوم ہو کہ ملک ایک عظیم اور مقیم چیز ہے اور اسی کے واسطے ہر صالح اور طالح اور خاص و عام اور ادنےٰ واعلےٰ میں قصے قضیے اور جھگڑے فساد پیدا ہوتے ہیں اسی کے سبب سے آپس میں حسد و بغض سے اور عداوت کی آتش مشتعل ہوتی ہے اور اس کام کے واسطے عقل اور تدبر اور تحصیل اور صبر اور علم اور تحمل بہت ضروری چیزیں ہیں اور سب سے بڑھ کر اصل اصول اس کام کے لئے بلند ہمتی کا ہونا ہے۔ جیسا کہ معاویہ کا قول ہے۔ ھِمُّوْا بِمَعَالِی الْاُمُوْرِ تَنَالُوْھَا فَاِنِّیْ لَمْ اَکُنْ لِھٰذَا الْاَمْرِ اَھْلًا فَھَمَمْتُ بِہٖ فَنِلْتُہٗ ترجمہ: بڑے بڑے کاموں کا قصد کرو تاکہ وہ تم کو حاصل ہوں کیونکہ میں خلافت کا اہل نہ تھا مگر میں نے اس کا پورا قصد کیا لہٰذا وہ مجھ کو حاصل ہو گئی شاہان سلف کے واقعات بھی تم نے سنے ہونگے کہ ان میں کسی کو ماں باپ سے سلطنت نہیں پہنچی تھی۔ بلکہ ہر ایک نے اپنی کوشش سے حاصل کی تھی۔ شعر:

وَکَمْ مِنْ مُلْکٍ مِنْ [illegible] مُسْتَحِقِّیْ مِثْلُ اَھْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ وَسِوَاھُمْ

کتنی ہی سلطنتیں وارث مستحق کے ہاتھ سے نکل گئیں مثل اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم کے۔ ہم ذوالقرنین کا مختصر قصہ تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں اصلی نام ان کا مصعب بن جبل ہے اور باپ ان کے جولاہے تھے اور ماں کا ان کی ہیلانہ نام تھا۔ یمن کی قوم بنی حمیر میں سے۔ کمال یتیمی گزران کرتے تھے ان کی ماں نے سنا کہ شہر قسطنطنیہ میں ایک کارخانہ ہے جس میں مختلف قسم کے کام لوگوں کو سکھائے جاتے ہیں وہ ان کو لے کر اس کارخانہ میں پہنچی سکندر نے وہاں بادشاہوں کی تصویر دیکھی۔ اور سب کاموں پر اس کو پسند کیا۔ پھر ان کی ماں نے ان سے پوچھا کہ بیٹا تم اس کارخانہ میں کونسا کام پسند کرتے ہو۔ سکندر نے شاہی تاج پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں تو اسی کو پسند کرتا ہوں ان کی ماں نے کئی بار ان کو دھمکا دیا۔ مگر یہ وہی کہے گئے۔ یونان نے ان کو غور سے دیکھا اور پھر ان کی ماں سے کہا کہ کیا تمہارا نام ہیلانہ ہے اور یہ تمہارا بیٹا مصعب بن جبل ہے [illegible] اس مضمون کا عہد و پیمان لیا کہ میں اور میری کل اور اولاد [illegible] سلطنت کا سلسلہ شرق و [illegible]

[illegible] کے ہاتھ سے چھینا گیا ہے [illegible]

غرب پر محیط ہوگا۔ پھر ذوالقرنین کی ماں ان کو شہر بابل میں لائی اور کسی سے ان کا حال بیان ذکر کرتی تھی
پھر ذوالقرنین نے تین خواب ایسے دیکھے جو خاص ان کے کام کی دلیل اور ان کی سعادت کے
گواہ تھے۔ پہلا خواب یہ دیکھا کہ زمین مثل روٹی کے ہے اور انہوں نے اس کو کھا لیا ہے۔ اور
دوسرا خواب یہ دیکھا کہ سمندر کو انہوں نے پی لیا ہے اور اس کی کیچڑ تک کھا لی ہے۔ اور تیسرا خواب
یہ دیکھا کہ آسمان میں چڑھے اور ستاروں کو توڑ کر زمین پر پھینک دیا ہے اور سورج پر بیٹھ کر
چاند کی پیشانی پکڑ لی ہے۔ پھر جب ذوالقرنین کی حضرت خضر سے ملاقات ہوئی اور یہ خواب
بیان کیا تو انہوں نے ان کو بڑی مبارک باد اس عظیم الشان سلطنت کے حاصل ہونے کی خوشخبری
دی اور کہا کہ ایک نبی اور ایک حکیم ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے اسی طرح اگر تم خیال سے
دیکھو تو بہت سی اسی قسم کی مثالیں گزر چکی ہیں۔ اس واسطے تم کو لازم ہے کہ بلند ہمتی کے پر سے
پر سوار ہو کر اس سلطنت حاصل کرو تاکہ اس کی کیمیا تمہارے پاس موجود ہو جائے اور ایسے بچے
اور صاحب علم و فضل دوست تمہارے پاس مجتمع ہوں جو تمہارا راز کسی کے سامنے فاش نہ کریں اور
اس کتاب سر العالمین کے اسرار سے واقف ہوں اور نیز کسی علم کیمیا کے واقف کو بھی اپنا
دوست بناؤ جو سرخ و سفید رنگ بنا کر روپیہ کی امداد تم کو پہنچائے اور اگر ایسے دوست میسر
ہوں اور ہر طرح سے تمہارا خرچ گزر جاتا ہو اور مال بھی پاس نہ رکھتے ہو پس تم کو چاہیے کہ خوب علم و
فضل حاصل کرو اور ایک گوشۂ خلوت اختیار کر کے زہد و تقویٰ کے راستے پر چلو، اور شاگردوں
کو سبق دینا اور مریدوں کو ارشاد و تلقین کرنا شروع کر دو اور جہاں تک ہو سکے ان کی تعداد
کے بڑھانے میں کوشش کرو، اور وقتاً فوقتاً کرامتیں بھی ان کے سامنے ظاہر کرو تاکہ سچے
دل سے وہ تمہارے معتقد اور غلام بے زر خرید ہو جائیں اور اصلاح و تقویٰ کا راستہ ان کو
تعلیم کرو اور اپنی خلقت الخلائق حکمت ان کے دل میں خوب بٹھا دو۔ پھر جب وہ لوگ اس سبق
کو خوب یاد کر لیں تب لوگوں کی بد اعتقادی اور فسق و فجور اور اپنے دشمن بادشاہ کے احکام ظلم
و ستم بیان کی تکرار ڈالی شروع کر دو اور منتظر ہو کے ایسا وقتاً فوقتاً سمجھاؤ کہ وہ کل ملکوں سے
[illegible] پھر ان شاگردوں کو یہ سبق پڑھاؤ کہ وہ ہر
[illegible] ان کو تمہاری

قلیل جماعت ہر طرح مطیع فرمان ہو جائے اور کچھ قوت پکڑ لے تب تم خاص لوگوں سے نرمی اور رفاقت اور نصیحت کا برتاؤ کرو اور جو لوگ تمہارے اعتقاد یا مقصد کے برخلاف ہوں ان سے مباحثہ اور مجادلہ کرتے رہو اور جو سخت طبیعت اور حاسد ہوں ان سے سختی کے ساتھ پیش آؤ۔ دیکھو اسلام کی ابتدا کس طرح ہوئی ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے کل یہ حکم ہوا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ یعنی کہدو اے کافرو میں ان کی عبادت نہ کروں گا جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کرنیوالا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنیوالے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے واسطے تمہارا دین اور میرے واسطے میرا دین ہے پھر جب اسلام کی ترقی ہوئی تب زبان شمشیر سے یہ ارادہ ظاہر ہوا فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ یعنی جب تم کافروں کے مقابل ہو تو ان کی گردنیں مارو اور کمزوری کے وقت صلح کرکے جیسے حکم ہوا وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا یعنی اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تب تم بھی صلح کو اختیار کرلو۔ پھر جب اقبال اسلامی کی ہوا چلی اور ترقی کا خیمہ مسلمانوں پر سایہ افگن ہوا تو حکم ہوا مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ یعنی نبی کو یہ لائق نہیں ہے کہ ان کے پاس قیدی رہیں اور وہ ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیں یہاں تک کہ زمین میں خوب خون بہا دیں۔ سلطنت کے طالب کو بھی یہی وتیرہ اختیار کرنا چاہیے۔ ہر شخص سے اس کی عقل کے موافق گفتگو کرے اور عدل و انصاف میں کسی اپنے بیگانے کا پاس ولحاظ نہ کرے۔ لشکر کو وقت پر تنخواہ بانٹے اور ہر مشکل کام کے وقت انعام واکرام کا امیدوار کرے اور دوسرے کا کسی ادنےٰ شخص سے بھی خلاف نہ کرے اہل فضل کی تعظیم وتکریم بجالائے۔ مظلوم کے نقصان کی مکافات کرے اور انصاف میں اپنی ذات اور دوسرے کو برابر جانے اور اپنے ملازموں حاکموں یا عاملوں کی تنخواہیں اس قدر مقرر کرے کہ وہ خرچ کے محتاج نہ رہیں ورنہ رشوت کا سلسلہ جاری ہو جائیگا۔ اور تمہارا ظلم دنیا میں ظاہر ہوگا اور لوگ تم سے بد دل ہو جائیں گے ظاہر و باطن میں [illegible] کریں گے معلوم ہو کہ تمہارے مزاج

کے برخلاف مظلوم کی ہمت اور اس کے دل کی جو ماہیت کافی و وافی ہوتی ہے۔ جیسے کہ باراں
طلبی کے وقت اہل زمین کی دعا اور ان کی دلی خواہش کا اثر آسمان پر پیدا ہوتا ہے۔ اور مینہ
برسنے لگتا ہے۔ سلطان محمود بن سبکتگین نے اپنا ایک ایلچی ہندوستان کے راجہ کے پاس
یہ بات دریافت کرنے بھیجا کہ باوجود اس بات کے کہ تم لوگ منکر صانع اور رسولوں کی تکذیب
کرنے والے ہو پھر تمہاری عمریں اس قدر دراز کیوں ہوتی ہیں۔ اور ہم لوگ باوجودیکہ خدا
پر ایمان رکھنے والے اور رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اور ہماری عمریں چھوٹی ہوتی
ہیں اس کا کیا سبب ہے۔ راجہ نے سلطان کے ایلچی سے کہا کہ میں تم کو اس بات کا جواب اس وقت
دونگا جب یہ پھلدار درخت جو تمہارے سامنے ہے خود بخود گر پڑے گا۔ پھر ایلچی کو ایک مکان میں فروکش
کر کے بہت اچھی طرح سے ان کی دعوت اور مہمانی کا حکم دیا۔ اب ایلچی صاحب انتظار میں رہ کر دیکھا
چاہیے کب یہ درخت گرتا ہے جو میں جواب لے کر واپس جاؤں اور خدا کرے کہ جلدی یہ درخت
گرے پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے جو ایک روز اس درخت کے گرنے کی آواز آئی اور لوگ
دوڑتے ہوئے اس درخت کے پاس گئے۔ راجہ صاحب بھی آگئے اور ایلچی صاحب بھی تشریف
لائے۔ اس وقت راجہ نے ایلچی کو دیکھا کہا بس اب تشریف لے جائیے آپ کا یہی جواب ہے
کہ درخت گر پڑا اپنے سلطان سے کہنا کہ جب ایک شخص کی ہمت نے پھلدار درخت کو گرا دیا
تو پھر مظلوموں کی ایک جماعت کی ہمت ظالموں کے قلع قمع میں کیوں نہ اثر کریگی اور ضرور
مظلوموں کی دعا ابر کے اوپر پہونچتی ہے۔

بعض قدیم کتابوں میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے اگر میں ظالم سے بدلہ نہ لوں تو میں خود ظالم ہوں
اور بعض آثار میں وارد ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص کی بددعا سے ڈرو جس کا میرے سوا کوئی
مددگار نہیں ہے۔

اور اے طالب سلطنت تم کو معلوم ہو کہ عدل کرنا اور بوقت ضرورت لوگوں کے دلوں میں
اپنی ہیبت قائم کرنے کے واسطے دشمنوں کو قتل کرنا اور سولی دینا یا زخمی کرنا یا اور اقسام کی تکالیف
پہنچانا [illegible] ہے۔ کیونکہ بادشاہ زمین
میں خدا کا سایہ ہے [illegible] کو

اس بے موقع پر کرنا نہایت ناموزوں اور مضر ہے بلکہ اکثر اوقات وبال ہوتا ہے اور جس وقت
قتل و غارت کرانے سے غریبوں کی جانیں بچتی ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ
يَّا أُولِي الْأَلْبَابِ یعنے اے اہل عقل تمہارے واسطے قصاص میں زندگی ہے کیونکہ اپنے قتل کے
کے سبب سے کوئی شخص دوسرے کو قتل نہ کریگا۔ اور یہی باعث زندگی ہے عمرو بن عاص جو صحابی
صحابی تھے معاویہ کو انہوں نے افعال قبیحہ پر اپنے عقاید لامیہ اور فونیہ میں بہت زور شور
سے آمادہ کیا ہے چنانچہ ایک جگہ کہا ہے ؎ مُعَاوِيَ لِي الْخَلْقِ كَالشَّنِّ یعنے اے معاویہ خلقت میں
مال سے کام نہ لو۔ اور دوسری جگہ کہا ہے ؎ مُعَاوِيَ إِنِّي لَكُمْ [illegible] زمانہ میں دل
کمال کر ہر کام کو کرنا چاہتا ہے کرے چاہے ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو۔

اور حصول سلطنت کا ایک اور طریق مال کا بکثرت خرچ کرنا ہے اور ایک طریق یہ ہے کہ
خوب شمشیر زنی کرے مگر اس کے واسطے اپنے لشکر کا دل ہاتھ میں رکھنا اور مظلوم کی دادرسی
کرنی بہت ضروری ہے۔ اور جو چیزیں اوقاف کی قسم سے ہیں خواہ وہ کسی مذہب وملت
کی ہوں ان سے معترض نہ ہونا چاہیے اور یہ بات بھی تم کو لازم ہے کہ ایک وقت رعایا کی نگرانی
کا اور ایک وقت لشکر کے معائنہ کا مقرر کرو۔ کیونکہ عبدالرزاق سے رعایا کے اندر ظلم پھیل
جائے گا اور سب حکام و عمال حرام خور ہو جائیں گے۔ اور بچشم خود دفتروں کو دیکھا کرو اگر تم
کو فرصت نہ ہو تو شام کے وقت منشیوں نے جو کچھ دن کو لکھا ہے اس کو دیکھ لیا کرو تاکہ وہ تمہارے
خوف سے کچھ تغیر و تبدل نہ کر سکیں کیونکہ بہت سے مظلوم بادشاہ کی غفلت کے باعث اپنے حق
سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور اگر تم یہ چاہو کہ کوئی حال تم سے پوشیدہ نہ رہے تب تم اپنی زندگانی
اس طریقہ سے گذارا کرو جو دوسرے مقالہ میں مذکور ہے

دوسرا مقالہ طرز زندگانی کے بیان میں

اے بادشاہو تم کو لازم ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ اور پھر اشراق کی نماز
کے بعد اپنے گھر کے لوگوں کو یا ملازموں کو یا جس جس کام کے واسطے کہنا سننا ہو کہہ سنکر گھوڑے
پر ہتھیار لگا کر سوار ہو اور خود اپنا معلوم کرنے کے واسطے شہر میں گشت کرو تاکہ کوئی مظلوم
[illegible] ہتھیار لگانے کی ضرورت یہ ہے کہ

کوئی دشمن تم پر حملہ نہ کر سکے۔ اور پھر اس گشت سے فارغ ہو کر اپنے دیوان عام میں بیٹھ کر مقدمات
فیصل کرو۔ اور خط خطوط کے جواب لکھواؤ اور ایلچیوں سے گفتگو کرو اور دیوان عام میں اپنے
سامنے لوگوں کی دو صفیں دائیں اور بائیں بٹھاؤ اور بیچ کا میدان کھلا رکھو تاکہ کوئی مظلوم
یا دشمن وغیرہ تمہاری نظر سے پوشیدہ نہ رہے اور جس شخص پر تم کو شبہ ہو اُس کے حال کو
خوب دریافت کرو اور ایسے شخص کو اپنی خدمت میں نہ رکھو جس کے حال سے تم واقف نہ ہو۔
بلکہ ایسے شخص سے خدمت لو جس کی نیک بختی تم کو معلوم ہو یا کوئی معتبر شخص اس کا ضامن
ہو۔ یا وہ شخص تمہارا معتقد ہو۔ اور ایک گروہ اہل علم و فضل اور تجربہ کاروں اور متقی بزرگان
اور اہل رائے کا تمہارے پاس رہنا چاہیے۔ نالائق اور خائن لوگوں سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے۔
کیونکہ جو شخص اپنی جان پر امین نہ ہوگا۔ وہ دوسرے کے حق میں کیا امانتداری کرے گا۔
پھر ظہر کے وقت سے پہلے دیوان عام سے اُٹھ کر محل میں جاؤ اور لشکر کے واسطے کھانا
تقسیم کرنے کا حکم کرو اور اپنے امرا اور عزیزوں کو بلوا کر ان کے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھاؤ
اور بادشاہوں کے واسطے ایک امین ہونا چاہیے اور سب سے پہلے اُسی کو اس کھانے
میں سے لقمہ کھلانا چاہیے پھر جو لوگ کھانا لائے ہوں اُن کو لقمے کھانے چاہییں۔ پھر جو شخص
دسترخوان پر کھانا چنے وہ بھی لقمہ کھائے جب سب طرح سے اطمینان ہو جائے اس وقت بادشاہ
کو ہاتھ ڈالنا چاہیے اور یہ احتیاط اس واسطے ہے کہ شہریار بن زاد آدھا سیب کھانے سے مرگیا تھا
اور ساسان نے شراب کا آدھا پیالہ پی کر جان دی۔ اور حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکری
کی دست میں زہر ملا کر کھلا دیا۔ اور ابو لؤلؤ نے چھری کو زہر آلود کر کے حضرت عمرؓ کو اُس کے
ساتھ شہید کیا۔ اور عبدالرحمن بن ملجم نے تلوار کو زہر آلود کر کے حضرت امیر المومنین علی علیہ
السلام کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا۔ اور اسی سے آپ کی شہادت ہوئی اور جعدہ دختر
بن کعب غسانی نے اپنے خاوند حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا۔ اور یہ زہر
خوراک کا شامیوں کی طرف سے تھا جو دانہائے انگور میں ڈالے ہوئے زہر آمیز کر کے
[illegible] قسم کی مثالیں زمانہ میں موجود ہیں لہذا بادشاہ
کو لازم ہے [illegible] خیال اور احتیاط

یہاں تک کہ اپنی کچھوٹی کا رومال بھی بہت احتیاط سے رکھے اور اپنی سلطنت میں اور دنیا کے غیر ممالک میں بھی مخبروں کو مختلف لباسوں اور طرز وروش کے ساتھ روانہ کرے تاکہ ہر قسم کی خبریں ہر ملک سے ان کو پہونچتی رہیں مثلاً کوئی مخبر صوفی بنا ہوا ہے کوئی فقیر ہے کوئی دکاندار ہے کوئی سوداگر ہے۔

مامون رشید عباسی کے پاس بہت سے مخبر تھے۔ جو تمام ممالک دنیا سے اس کو خبریں پہونچایا کرتے تھے اور کل بادشاہ ہونے کا یہی طریقہ ہے۔

تیسرا مقالہ: بادشاہ کو چاہیے کہ پہلے نصف شب میں قضا سے مہمات اور پوشیدہ واقعات سننے کے واسطے بیدار رہے اور تھوڑے دن کو دوپہر کے وقت سو رہے کیونکہ اس سے رات کے جاگنے پر بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ اور آخر رات میں سو رہنے سے پہلی رات میں جاگنے کی تکان جاتی رہتی ہے۔ اور حمام سے جلد فارغ ہو جانا بہت بہتر ہے۔ اور موافق مزاج کے کسی شربت کا استعمال رکھنا بھی ضروری ہے۔ بادشاہ کو یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اپنے متعلق خطوط کے جواب یا عرضیات اہم منشی سے لکھوائے ایک نظر خود بھی انکا ملاحظہ کر لیا کرے۔ کیونکہ کاتب کی بعض غلطیوں سے سخت فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ جو محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔ اسی قسم کی غلطی سے تھا یہ واقعہ بہت مشہور اور کتب سیر میں موجود ہے۔

بادشاہ کو لازم ہے کہ کسی لونڈی یا حرم کو اپنی بیوی پر فضیلت نہ دے کیونکہ اس سے حسد کی آگ بھڑکتی ہے۔ اور نتیجہ بد ظاہر ہوتا ہے۔ اور نیز قیام امن میں کسی اپنے یا بیگانے کا پاس ولحاظ نہ کرے۔ بلکہ اپنی ذات کو بالکل تنہا سمجھے کہ کوئی اس کا نہیں ہے۔ جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے۔ فَلَو يُرَى لِلمَا الْأَكْنَافِ قَاطِعَةٌ　بَيْنَ الْكِرَامِ وَأُولَى النَّوَادِي تَجِيبِ

اور جو اس کے باپ کے دوست آشنا ہیں ان کے واسطے تواضع اور خوش اخلاقی سے پیش آئے گو وہ غریب و فقیر ہوں اور اپنے اپنے ان دوستوں سے بھی جو سلطنت حاصل ہونے سے پہلے کے ہیں۔ تعظیم اور محبت کا برتاؤ رکھے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں جب کوئی ... آتا ... ان کے واسطے کھڑے ہو جاتے۔ حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز عرض کیا کہ آپ ایک یہودی عورت کے واسطے کیوں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وقت سے ہمارے پاس آتی ہے یعنے ظہور اسلام سے پہلے سے یہ بات حضور کے لطافت اخلاق سے ہے بادشاہ کو بھی اپنے اخلاق ایسے ہی رکھنے چاہئیں لا تحلق لی بغیر شریعت لم لا کنھا　　اجمعنا فیقال انک عاد

چوتھا مقالہ (ترتیب خلافت کے بیان میں)

خلافت نص کے ساتھ ثابت ہے اور دلیل اس کی یہ آیت ہے۔ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا عرب کے ان لوگوں سے جو پیچھے رہنے والے ہیں کہدو کہ عنقریب تم ایک خوف ناک قوم کے مقابلہ کی طرف بلائے جاؤگے جن سے تم لڑو یا وہ صلح کریں۔ پس اگر تم نے اس حکم کے بجالانے میں اطاعت کی تو خدا تم کو اچھا ثواب دے گا۔ اور اگر تم نے اسی طرح پیٹھ پھیری جیسے کہ پہلے پھیر چکے ہو تب وہ تم کو عذاب دے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اطاعت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اُن کی اطاعت قبول کی اور بعض مفسرین اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا یعنے جب نبی نے اپنی ایک بیوی سے پوشیدہ بات کہی۔

حدیث میں ہے کہ حضور نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ اے حمیرا تمہارا باپ میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ اور ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ جب ہم آپ کو نہ پاویں تو کس کے پاس جاویں آپ نے ابو بکر صدیق کیطرف اشارہ فرمایا۔ اور نیز ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور کی حیات میں مسلمانوں کی امامت کی۔ اور امامت دین کا ستون ہے یہ تو اُن لوگوں کا بیان ہے جو نص سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ پھر وہ لوگ تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت علی پہلے خلیفہ ہوتے تو ان [illegible] خلفاء کو [illegible] نصیب نہ ہوتی۔ اور نہ اُن کو فتوحات اور مناقب نصیب ہوتے [illegible] نہیں آتا۔ جیسا کہ حضور [illegible]

[illegible] کرتے ہو۔

[illegible] کو غش کھاتو نے [illegible] ہے اس میں [illegible]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے سے آپ کی شان میں فرق نہیں آیا۔ان کے بعد بنی امیہ نے حکمت سے حکومت لے لی۔ اُن سے بزور بازو عباسیوں نے چھین لی۔

پس اے سلطنت کے طالب اپنا سامان درست کر اور اپنی حالت کو آراستہ بنا اور خوب مال خرچ کر اور صبر کے ساتھ کام لے اور لوگوں کو اپنی طرف منجذب کر اور جہاں تک ہوسکے صلاحیت سے کام لے۔

پانچواں مقالہ (امور سلطنت کی ترتیب وتدبیریں)

جب تم سلطنت پر قابض ہو جاؤ اور مال وخزانہ کثرت کے ساتھ تمہارے تصرف میں آئے تب تم لوگوں سے اپنی اطاعت پر بیعت اور عہد وثیق لو۔ اور خوش بیان لوگوں کو مقرر کرو کہ لوگوں کے سامنے تمہاری اطاعت کے وعظ کہیں اور ان کے دلوں کو تمہاری طرف راغب بنائیں

شعر: اذا هبت ریاحك فاغتنمها — فان لكل خافقة سكون

ولا تغفل عن الاحسان یوما — فما تدری السكون متى تكون

اور بہت جلد اپنی سلطنت میں رہتے اور عمل تیار کرا تاکہ ضرورت کے وقت تم کو اُن پر سے گذرنا آسان ہو اور اگر تم کسی زور دار شخص کو دیکھو تو طرح طرح کے معالجوں کے ساتھ اس کا علاج کرو اور سب سے آخر وہ داغ دینا ہے۔ اور تم کو یہ بھی ضروری ہے کہ لشکر کی تعداد اور رعایا کی مردم شماری خوب معلوم رکھو اور آمد اور خرچ کا حساب سب تم کو معلوم رہنا چاہیے اور سال میں تین بار لشکر سے قواعد کی مشق کرایا کرو اور چار سو سپاہی بڑے جانباز اور خیر خواہ اپنی اردل میں رکھو۔ اور اگر جنگ کا ارادہ ہو تو اپنے لشکر کو خوب شکم سیر ہو کر کھانے کو دو اور جب میدان جنگ میں دشمن کے مقابل جاؤ تو اپنے لشکر کی صفیں ایسی ترتیب سے باندھو کہ ایک صف کے پیچھے دوسری ہو اور اپنے خاص خاص سپاہیوں کو حکم کرو کہ تمہارے لشکر کی جو صف شکست کھا کر بھاگے اس کو تلواروں سے قتل کریں اور تم خود کسی بلند جگہ کھڑے ہو کر جنگ کا معائنہ کرو اور تم خاص اپنے واسطے نہایت عمدہ گھوڑے اور بہادر سپاہی تیار کرو۔ اور یہ یاد

جب ہوا [illegible] چلنے والے کی آخر کو سکون ہوتا ہے اور کی [illegible]

رکھو کہ جو شخص ابتدا میں تمہارے ساتھ دھوکا کریگا۔ وہ آخر میں بھی دھوکا کریگا اور تمہارا وکیل
لینے یوق تمہارے ساتھ رہنا چاہیے۔ اور اگر مناسب سمجھو تو ایک یوق لشکر میں بھی رکھو اور
ایک لشکر بہادر سپاہیوں کا کسی پوشیدہ جگہ کمین گاہ میں چھپا دو تاکہ جس وقت تمہارے
لشکر میں کمزوری پیدا ہو تو دشمن کو اپنے پیچھے لگا کر اس موقع پر لاؤ جہاں تمہارا لشکر پوشیدہ ہو
اور اپنے لشکر کی ایک خاص علامت مقرر کر دو تاکہ آپس میں ہر ایک دوسرے کو پہچان لے اور کسی قلعہ
کے محاصرہ کرنے سے بزدل نہ ہو۔ اور یہ نہ خیال کرو کہ لشکر کو تکلیف ہوگی بلکہ بغیر فتح کئے نہ پھرو
اور اپنے مقتولوں کا قصاص لینے میں کمی نہ کرو۔ جیسا کہ ذوالقرنین نے دارا کے جنگ میں کیا تھا۔
کہ ان کو اس قدر تنگ کیا کہ وہ بزدل ہو کر ہمت ہار بیٹھے۔ پھر ان کو خوب قتل کیا۔ اور تم مال کے
خرچ کرنے میں ہرگز کمی نہ کرو اور آمدنی کے دفتروں کو دیکھ کر جس میں مناسب سمجھو کمی یا زیادتی
کرو اور تم کو جنگ کرنے والوں کا تجربہ ہونا بھی ضروری ہے جو سپاہی بہادری ظاہر کرے۔ اور
بہت سے دشمنوں کو معرض قتل میں لائے۔ اس کو اس قدر انعام دینا چاہیے کہ وہ خوش ہو
جائے۔ اور جو نامرد و بزدل ہو اسے عبرت کو سزا دینا چاہیے اور اپنے خزانوں کی حالت سے بھی تم کو واقف
ہونا چاہیے کہ کس قدر رقم خزانے میں بڑھی اور کس قدر کم ہوئی۔ اور اگر تم کو شادی کی ضرورت
ہو تو ایسی عورت تلاش کرو جو مال و جمال اور دین و نسب سب باتیں رکھتی ہو۔ اور شارع
علیہ السلام نے امر تزویج میں دین کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

جس بادشاہ کے جز نہیں ہیں وہ مثل جسم بلا روح کے ہے اس بات کو یاد رکھو اور قلعوں کی
کے جس قدر سامان کی ضرورت ہو اس کے مہیا کرنے میں بہت چستی سے کوشش کرو
کیونکہ تم کو کچھ خبر نہیں کہ تمہاری اس کامیابی کے بعد کیا صورت ظاہر ہو اور وہ یا خصوصاً لشکر
میں ایسا انتظام کرو کہ سپاہ میں باہم جنگ لڑائی نہ ہونے پائے۔ جو مولوی فتنے اور فساد
اور مسلمانوں میں تفرقہ اندازیوں کے وعظ کہتے ہیں ان کے مضمون میں خار دار الفاظ ہیں چھپا
دو تاکہ ایک حرف نہ بول سکیں اور اپنے حکاموں سے کہہ دو کہ وہ تمہارے ملک میں جو ظلم
[illegible] نہ ہونے دیں کیونکہ جو جز تمہاری رعایا
کے پاس ہے وہ بوقت [illegible] پر غور کرو

جنہوں نے زراعت چھوڑ دی ہے اگر انہوں نے مفلسی اور سامان زراعت نہ ہونے کے سبب سے چھوڑ دی ہے تم کو ان کی امداد کرنی چاہیے اور اگر ان پر کسی نے ظلم کیا ہے تب ان کی تب ان کی دادرسی کرو جیسا کہ ہندوستان

کے ایک راجہ کا قول ہے کہ میں گاؤں میں زیادہ مرغیاں دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہوں کیونکہ ان سے آبادی کی علامت معلوم ہوتی ہے اور زیادہ کثرت کے ساتھ عورت پیغام دینے والوں کو دیکھ کر میں غمگین ہوتا ہوں کیونکہ اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ذوالقرنین اپنی تمام رعایا کی مردم شماری کرتے تھے اور جب کوئی عورت دودھ کی ہنڈیا ان کے پاس سے گزرتی وہ اس کو دیکھتے اگر اس میں چکنائی پاتے تو خوش ہوتے اور اگر نہ پاتے تو غمگین ہوتے اور کہتے تھے میں کاشتکار کی مثال تمہیں پاتا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ سلطنت کی بنیاد کاشتکاری پر ہے اگر کاشتکار نہ رہیں گے تو سلطنت کے خزانے میں کیا داخل ہوگا۔ اور لشکر اور اہل کاروں کی تنخواہ کہاں سے تقسیم ہوگی۔ غرض کہ ساری سلطنت کاشتکاری پر منحصر ہے۔ اور جب متغیر طعام کو تبدیل کر سکتا ہو تو ضرور کر دے۔

ہموں عباسی ہتھیاروں اور دیگر آلات حرب اور خیمہ اور خرگاہ و [illegible] وغیرہ کو تھوڑے عرصہ کے بعد تبدیل کر دیتا تھا اور اپنے داروغہ اصطبل سے کہتا تھا کہ کل اصطبل کی چیزوں کو اسی طرح تبدیل کیا کرو جیسے کہ باسی گھاس تبدیل کرتے ہو۔

چھٹا مقالہ (ترتیب حکام کے بیان میں)

حاکم ایسے شخص کو بنانا چاہیے جو رعایا کے ساتھ شفیق مہربان منتظم باہیبت و باوقار ہو اور اس قدر کام اس کے سپرد نہ کئے جائیں جو اس کی طاقت سے باہر ہوں اور تنخواہ اس کی معقول مقرر کرنی چاہیے ایسے اپنے لشکر کو بھی پیٹ بھر کر کھانا دے اور اگر کسی وقت قلعہ بند ہونے کا موقع ہو تو اپنے لشکر کو نہایت ترتیب کے ساتھ قلعہ کی حفاظت پر مقرر کرے اور قلعہ کی فصیل کو پہلے ہی سے درست کرے اور پہرہ داروں کو بدلتا رہے تاکہ [illegible] حفاظت کرے اور جس راہ سے یہ چیزیں قلعہ کے اندر [illegible] نفیس نفیس تمام

قلعہ اور سرحد و فصیل پر بادشاہ کو گشت کرنا ضروری ہے اور رات کے وقت اپنے سونے کی جگہ پر خبردار اور بیدار رہنا چاہیے تاکہ کوئی ضرر نہ پہنچے اور دشمنوں کے حالات سے واقف اور معلوم رہے اور چھوٹے سے چھوٹے دشمن کو بھی حقیر نہ جانے کیونکہ مکھی اونٹ کو مار ڈالتی ہے اور بہت سے ہو لیسے ہیں جن کے کاٹے سے انسان مر جاتا ہے۔ چنانچہ کسی کا قول ہے۔

و لا تحقرن صغیرا فربما تموت الافاعی من سموم العقارب

یعنے کسی چھوٹی سی بات کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر مرتبہ افعی (سانپ) بچھوؤں کے زہر سے مر جاتے ہیں۔ اور دشمنوں کے مکر سے بھی ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے۔ اور حاکم یا والی کو شراب نہ پینی چاہیے۔ کیونکہ شراب میں بہت سی آفتیں ہیں اور خصوصاً صاحب ملک سے بہت لوگ حسد کرتے ہیں۔

نجاشی حبش کے بادشاہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے سوال کیا کہ تمہارے نبی کا کھانے میں کیا طریقہ ہے جعفر نے فرمایا وہ زمین پر کھانا کھاتے ہیں نجاشی نے کہا یہ بات ان کی تواضع کے سبب سے ہے اسی لئے ان کے اصحاب کے دل ان کی طرف مائل اور منجذب ہوتے ہیں۔ پھر نجاشی نے کہا کہ اگر تمہارے نبی بادشاہ ہوتے ہیں۔ پھر نجاشی نے کہا کہ اگر تمہارے نبی بادشاہ ہوتے تو خوان پر اپنے بھائیوں اور خاص خاص لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تنخواہ میں اگر کسی کو جاگیر دی ہو تو خیر اور اگر ماہوار از نقد مقرر ہو تو ہر مہینہ میں دینی چاہیے اور بادشاہ کو السلام علیکم کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے اور جو سفیر غیر ممالک سے اس کے پاس آویں تو ان کی خاطر و مدارات میں کمی نہ کرے۔ کیونکہ اس کے سبب سے بہت بڑی بدنامی ہوتی ہے اور شعرا اور عوام الناس ہجو کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہفتہ کے دنوں کو تقسیم کر رکھا تھا۔ بعض دن لشکر کی نگہداشت کے واسطے اور بعض دن فیصلوں کے واسطے اور بعض دن بیویوں کی خاطر کے واسطے اور بعض دن عبادت اور ذکر کے واسطے اور فرماتے تھے اے ارکان سلطنت اگر تم ... اختیار کرو گے تو وہ تم کو ہدایت کرے گا اور جس بات سے تم ناخوش ہو گے وہ تم کو ... غضب میں ہو گے تو وہ تم

کو مہربان کریں گے اور جب تم محروم ہو گے تو وہ تم کو نفع دیں گے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ولا تصحب اخا الجهل وایاک وایاه فکم من جاهل اردی حلیما حین آخاه

یعنے جاہل کی صحبت میں نہ رہو اور اپنے آپ کو اس سے بچاؤ کیونکہ بہت سے جاہلوں نے حکیموں سے بھائی چارہ کر کے ان کو دھکا دیدیا ہے۔

بادشاہ کو چاہیے کہ زیادہ لوگوں کو اپنا ہمنشین نہ بنائے۔ اور ہنسی مذاق بالکل چھوڑ دے ہیبت اور وقار کی عادت ڈالنے اور وزیر بھی نہایت قابل اور عالم تجربہ کار ہر شخص کے مرتبہ اور عزت سے واقف ہونا چاہیے۔ جو ہر شخص کے ساتھ اس کی عزت اور قابلیت کے موافق سلوک کرے۔ اور جاہل شخص کی خوش لباسی کچھ عزت نہیں رکھتی نقل ہے کہ بہلول دانا ایک روز ہارون رشید کے دربار میں آگئے اور جہاں لوگ جوتیاں اتارتے تھے وہاں بیٹھ گئے ہارون رشید نے ان سے کہا کہ یہاں صدر مجلس میں تشریف رکھیئے بہلول نے کہا جو مجد (؟) حاصل ہونے والا ہے اس کا صدر کہاں ہے اور پھر یہ شعر پڑھے۔

کن رجلا قد رضی بصف النعال ولا تطلب الصدر بغیر الکمال
فان تصدرت بلا آلة جعلت ذاک الصدر صف النعال

یعنے تجھ کو چاہیے کہ ایک معمولی شخص بنے اور جوتیوں کی صف میں بیٹھنے کے ساتھ راضی ہو جائے اور بغیر کمال حاصل کئے صدر جگہ نہ تلاش کرے پھر اگر بغیر کمال کے صدر جگہ میں تو بیٹھا تو اس صدر جگہ کو تو نے جوتیوں کی صف بنا دیا بادشاہی کے لوازمات میں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ بادشاہ ایک خاص کھانا اپنے واسطے پسند کرے جیسا کہ مامون عباسی نے اپنے واسطے ایک کھانا تجویز کیا تھا جس کا نام ماموںیہ تھا۔ ایسے مہلب عراق کے کھانے کا نام مہلبیہ تھا اور نبی امیہ ہریسہ اور زلابیہ بکثرت کھاتے تھے اور گوشت کو دھلواتے نہ تھے بلکہ صرف کھال اتار کر کھوا لیتے تھے۔ ابو طالب مکی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے قوت جماعی کے ضعف کی شکایت کی انہوں نے ہریسہ کھانے کو کہا جس کے سبب سے میں اپنی پشت میں قوت پاتا ہوں اور حضرت سکندر ذوالقرنین [illegible] کہ بیشک مغرور کو تسکین دیتا ہے ایک

مگر بسبب غلبہ صفرا کے ذوالقرنین کی پیشانی میں درد ہوا تب انہوں نے سرکہ سکنجبین پی پھر کیا اس سے میری پیشانی کو تسکین ہو گئی۔

بادشاہ کے واسطے درمیانے درجہ کے آٹے کی روٹی پکنی چاہیے کیونکہ میدہ کی روٹی دیر ہضم ہوتی ہے اور کمزور معدہ کو نقصان پہونچاتی ہے۔ اور موٹے آٹے کی روٹی ضعیف معدہ اور بلغمی مزاج کو مفید ہے۔

ساتواں مقالہ (حاشیہ دولت کی ترتیب میں)

فراش کے واسطے ضروری ہے کہ پاکیزہ اور صاف طبیعت ہر چیز کو ستھرا رکھنے والا اور قوی شخص ہو اور کھانے اور میوہ جات اور ترکاریوں کی ترتیب اور دسترخوان پر لگانے سے خوب واقف ہو اور یہی باتیں باورچی اور آب دار کے واسطے ضروری ہیں اور آب دار خانہ میں سوہالی اور ہر قسم کے شربت وغیرہ موجود رہنے چاہیئں۔ اور سکنجبین کا نہار منہ پینا بہت نافع ہے کھانا اس سے ہضم ہوتا اور معدہ کو قوت ہوتی ہے۔ مگر معدہ میں نفخ پیدا کرتا ہے اگر بادشاہوں کو کھانے پینے میں اہل تصوف کے آداب اختیار کرنے چاہئیں حضرت ابراہیم بن ادہم نے بادشاہوں کے تکلف طریقہ کو چھوڑ کر اہل تصوف کا طریقہ اختیار کیا تھا۔ اور کسی چیز کے ساتھ کھانا شروع کرتے تھے کھانے کے وقت جو خدمت گار اور رکاب دار ہوں وہ نہایت چست اور چالاک اور جوان ہونے چاہئیں۔ اور لشکر کے سپاہی بھی ایسے ہی ہونے ضروری ہیں اور بوڑھے لوگ بھی ہیبت اور وقار اور مشورہ کے واسطے ساتھ ہونے ضروری ہیں اور لشکر کو دشمن کے مقابلہ پر اونچی جگہ اتارنا چاہیے۔ اور قلعہ کا محاصرہ کرنے کے واسطے جاڑے کا موسم بہتر ہے اور سامان سفر تیار کرلے اور جنگ پر جانے کے واسطے گرمی کا موسم ہونا چاہیے۔

بادشاہ کو سفر میں اس وقت جانا چاہیے جب شمس برج سرطان میں ہو۔ اور جب شمس برج ... تو پھر ... وقت سفر کو نہ جائے کیونکہ سال کی چار فصلیں ہیں نصف خزاں ... تک ... ہے اور ... نصف ... ہے پھر نصف ... تک جاتا ہے۔ اور نصف ... اور ... جب مہینے

آئے ہوتے ہیں زمانہ کا حال بدلتا ہے پھر اگر سوار ہو تو عصر کی نماز کے بعد سوار ہو
ورنہ مقامات طے کرنے یا کتابوں کے مطالعہ کرنے یا نجموں اور فصلوں کے
سننے میں وقت صرف کرے اور یہ سب باتیں بادشاہ کو خلوت میں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ
پہلے زمانہ کے بادشاہ جب سلام لینے کے لئے بیٹھتے تھے تو خلوت میں بیٹھتے تھے اور چوبدار
ایک ایک شخص کو سلام کے واسطے لاتا تھا تاکہ زیادہ لوگ اکٹھے ہو کر بادشاہ کو کسی طرح
کا صدمہ نہ پہنچائیں۔

اور نجموں سے ہر قسم کی اوٹ پٹانگ باتیں دریافت کرنی چاہئیں۔ اور کتب طب اور تواریخ
خصوصاً شاہنامہ عجم اور سکندر نامہ اور مجموعہ واقدی وغیرہ کا ضرور مطالعہ جاری رکھے اور بادشاہوں
کے واقعات جیسا کہ شہریار دیلمی اور رستم زال میں ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام اس زمانہ
میں نبی تھے۔ پھر جو قصے ان میں واقع ہوئے اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا ان سب باتوں
کو یاد رکھے تاکہ وقت پر کام آئیں۔

بادشاہ کے مصاحبوں کو چاہیے کہ حفاظت میں بہت کوشش کریں خصوصاً حمام
میں کیونکہ اکثر بادشاہ حمام میں ہلاک ہوئے ہیں۔ اور بادشاہ کے ہر ایک راز کو نہایت
پوشیدہ رکھیں اور اگر بادشاہ مر جائے تو اس کی موت کو بھی اس وقت تک پوشیدہ رکھیں
کہ کوئی دوسرا قائم مقام ہو جائے پھر اس کی بیعت کے استحکام کے بعد اس کی موت کی خبر شائع کریں۔

اے بادشاہ جہاں تک تم سے ہو سکے ایسے کام کرو جن سے ہمیشہ تمہارا ذکر خیر کے ساتھ
جاری رہے۔ اور ابن ابی الدنیا کی کتابوں اور تاریخ طبری کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے اور حنفی یا شافعی
جو مذہب رکھتا ہو اس کی کتابیں بھی ضرور دیکھنی چاہئیں۔ اور کوئی فعل بدعت اختیار نہ
کرے کیونکہ بنی امیہ وغیرہ کی سلطنت خواہش پرستی ہی کے سبب سے برباد ہو گئی۔ اور
تم کو اپنے اور خدا کے درمیان میں صلاح اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

حکایت ہے کہ ایک ظالم بادشاہ گھوڑے پر سوار کسی ضرورت کے واسطے جا رہا تھا۔
[illegible] اور وہ اپنی خواہش کو پورا نہ
کر سکا اور ایک شخص بادشاہ کے [illegible] ملک الموت

ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ مرحبا تم خوب آئے اور بہت اچھے آئے تمہارا مجھے بہت انتظار تھا اب تم جس کام کو آئے ہو اُس کو شروع کرو ملک الموت نے کہا میں یوں تمہاری روح قبض نہ کروں گا بلکہ جس حالت کو تم اختیار کرو اسی میں تم کو قبض کروں بادشاہ نے اسی وقت وضو کر کے سجدہ میں سر رکھا اور سجدہ ہی میں ملک الموت نے روح قبض کی۔ اور ایک لطیف حکایت یہ ہے کہ جب محمود بن بوسہ ملک عراق کا ملک ہوا تو اُس نے اپنے غلام کو ایک ہزار اشرفیاں دیکر کہا کہ تو اصفہان میں جا اور وہاں شاہی سڑک کے قریب ایک مکان ہے اور اس میں ایک بڑے بڑے میاں رہتے ہیں اُن کے پاس جا کر سلام کر کے یہ اشرفیاں اُن کو دینا اور کہنا کہ تمہارے بیٹے نے پوچھا ہے کہ اس کے فراق میں تمہارا کیا حال ہے۔ جب یہ غلام وہاں پہنچا اور ان سے حال بیان کیا انہوں نے کہا یہ اشرفیاں تو واپس لے جا مجھ سے کہہ ہم دونوں محتاج ہو بہتر ہے کہ یہ تمہارے کام آئیں گی انہوں نے کہا ہمارے دا ایل ابھی تک باقی ہے پھر یہ شعر پڑھا۔ لَا تَحْقِرَنِّي وَتَزْدَرِي خُلُقِي فَاِنَّمَا الدُّرُّ دَاخِلَ الصَّدَفِ مجھ کو بلا کہ بلکہ میرے اخلاق کو برا کہہ بیشک موتی سیپ کے اندر داخل ہوتا ہے۔ اور شافعی رحمۃ اللہ کے بھی دو شعر اسی مضمون میں ہیں۔

عَلَیَّ ثِیَابٌ لَوْ یُبَاعُ جَمِیْعُهَا بِفَلْسٍ لَكَانَ الْفَلْسُ مِنْهُنَّ اَكْثَرَا

وَفِیْهِنَّ نَفْسٌ لَوْ تُقَاسُ بِبَعْضِهَا نُفُوْسُ الْوَرٰى كَانَتْ اَجَلَّ وَاَكْبَرَا

یعنی میرے جسم پر ایسے کپڑے ہیں کہ وہ سب ایک پیسہ کو فروخت کئے جائیں تو ایک پیسہ بھی اُن سے بہت زیادہ ہے اور اُن کے اندر ایک ایسا نفس ہے کہ اگر مخلوق میں سے بہت سے نفوس کے ساتھ اُس کا مقابلہ کیا جائے تو اُن سے بزرگ اور بڑا ہے۔

اور بادشاہوں کے واسطے ایک گانا سنانے والے شخص کی بھی ضرورت ہے جو علم موسیقی سے خوب واقف ہو اور شاعر اور خوش آواز بھی ہو اور کتب موسیقی کا مطالعہ کرتا ہو خصوصاً شیخ الرئیس ابو علی بن سینا کی کتابیں ضرور دیکھتا ہو اور ہم نے اس کی تفصیل اپنی کتاب [illegible] بیان کرتے ہیں نکتہ کہا گیا ہے کہ [illegible] اول خال

سننے تو بیہوش ہو جائے اور اسی گردش افلاک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نغموں کی ترجیعات مثل مربع اور مسدس اور مثمن کے جو ڈو زوایا ہے بطریق تلمیحین کے انتغک میں اور اسی گردش سے زردشت نبی مجوس نے زمزمہ مرتب کیا ہے اور نصاریٰ نے بھی اس میں سے کچھ لیا ہے چنانچہ الحان روم میں اور تخفیس عراق میں اور زنائق عجم میں اور طبل زنی حبشہ میں اور ملوق یہودیوں میں ہے۔

اور یہ کل ستر داستانیں ہیں مثل دستان رجبل کے اس کے ورد میں کہتے ہیں اَلْکَبْ وَأَنْتَ الْمُظَفَّرُ اِرْكَبْ فَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور ہاتی لڑائی کے وقت اور منزل پر اترنے کے وقت وغیرہ کی داستانیں ہیں۔ سقراط کا قول ہے کہ آوازکے نغموں کا مشتبک ہونا حیوانات کی صورتوں سے ہے اور اصل اس کی گردش افلاک سے ہے اور اس کی تاثیر ایسی ہے جیسے نظر اور جادو کی ہم اس کے موقع بیان کریں گے۔

بادشاہوں کی خدمت میں حکما کے اس قول کے مطابق رہنا چاہیے کہ جب تو بادشاہ کی خدمت میں ہے تو ہر وقت خوف کا لباس پہنے رہ اور جب تو ان کے پاس جائے تو اندھا ہو کر جا یعنی ان کے کسی عیب پر نظر نہ کر اور جب ان کے پاس سے آئے تو گونگا ہو کر آ یعنی ان کی بات کسی سے نہ کہہ۔

آٹھواں مقالہ (چوبداروں اور وزیروں اور منشیوں کی ترتیب میں)

چوبدار پس پشت کھڑے ہوں اور وزیر دائیں ہاتھ کی طرف بیٹھے اور منشی بادشاہ کے تخت کے پاس زیر دست بیٹھے اور تخت کے قریب کوئی شخص نہ بیٹھا اور دربار ہیبت و وقار سے پر ہو۔

بادشاہ کو جو کام ہو وہ چوبدار سے کرائے اور خطوط کے جواب منشی سے لکھوائے اور حوالات دریافت کرنی ہو وزیر سے دریافت کرے اور معاملات ملکی میں خود بادشاہ [illegible] اور خادموں کی ترتیب و تہذیب میں بادشاہ کے بعد وزیر خیال رکھے۔

[illegible] جائے تو ایک علیحدہ مسجد کے حجرہ [illegible] کے ساتھ میں نماز پڑھے جس کا دروازہ [illegible]

جس حجرہ میں موجود ہوں اور بادشاہ سب لوگوں کے بعد اپنے خاص دروازے سے مسجد میں داخل ہو۔

ہفتہ میں دو روز بادشاہ کو قرآن خوانی اور لوگوں سے ملاقات کرنے اور اہل علم سے صحبت رکھنے کے واسطے ہونے چاہئیں۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بادشاہ قرآن شریف پڑھے۔ پھر قاری لوگ آن کر نوبت بنوبت قرآن سنائیں پھر واعظ وعظ کہیں۔ پھر شاعر شعر سنائیں۔ پھر قل ہو اللہ احد اور معوذتین اور فاتحہ اور الم مفلحون تک پڑھ کر امام ختم کرے اور بادشاہ اور مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کرے اور ہفتہ میں ایک روز بادشاہ عبادت اور ذکر اور حساب کتاب دیکھنے میں صرف کرے۔

نواں مقالہ

(نان پز اور باورچی اور قصاب کی ترتیب کے بیان میں)

قصاب اور نان پز اور باورچی غیر مذہب نہ ہونا چاہیے کیونکہ غیر مذہب پاک ناپاک کی پرواہ نہیں کرتا ہے اور طعام عزیزی کا کل سامان باورچی خانہ میں موجود رہنا چاہیے اور گوشت گو زیادہ عمدہ ہو اور ہاتھوں میں غذا اچھا نہیں ہے باورچی نہایت تجربہ کار اور ہوشیار اپنے فن سے خوب واقف ہونا چاہیے اور کشا ہم کی کتابیں جو اس فن میں ہیں اس کے مطالعہ میں رہیں اور شربت اور مربے اور روغن اور مٹھائیاں اور خوشبوئیات اور عجیب و غریب رنگ بادشاہوں کے واسطے ہر وقت موجود رہنے چاہئیں

جو مرغ اپنے گھروں میں بند رہتے ہیں ان کا گوشت کھانا مفید نہیں ہے بلکہ عمدہ اور مفید گوشت آزاد جانوروں کا ہے جن میں ترش پانی ڈال کر پکایا گیا ہو اور روٹی اس کے شوربے میں بھگو کر کھائی جائے۔ اور مٹھائی عمدہ وہ ہے جس میں آٹا زیادہ اور مٹھاس بقدر ضرورت ہو۔ مفصل حال ان سب چیزوں کا اس فن کی کتابوں سے معلوم ہو سکتا ہے مختصر طور پر اس کا بیان ہم نے اپنی کتاب سلسبیل میں کیا ہے۔

اور اگر [illegible] ہوں تب کتاب شفا و شیخ اور نجات کو دیکھنا چاہیے۔ اور اگر کتب [illegible] منظور ہوں [illegible]

کی کتاب اور ارشاد اور ہماری کتابوں میں سے الاقتصاد فی علم الاعتقاد اور کتاب قواعد العقائد
جو احیاء علوم الدین کا پہلا حصہ ہے اور رسالہ قدسیہ وغیرہ کو دیکھو اور کتب طب کو بھی ضرور
ملاحظہ کرو اور علوم شرعیہ کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے تاکہ مولوی اور مفتی کی غلطی معلوم کر سکو
اور علم حساب سے بھی واقف ہونا چاہیئے اور تحصیل دار بھی ایسے ہی لوگوں کو بناؤ جو حساب
میں پورے مہارت رکھتے ہیں اور جب مقابلہ اور مساحت سے خوب واقف ہیں اور امتحان
میں پورے اترتے ہیں جیسے کہ منشیوں سے رسائل اور جواب لکھوا کر امتحان لیا جاتا ہے
اور ان لوگوں کو کتب قوانین سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے اس کام کے واسطے صاحب بن
عباد بن اسحاق صابی کا رسالہ بہت مفید ہے اور منشی کو نہایت فاضل اور جلد لکھنے والا
اور کتب دفاتر سے واقف ہونا چاہیئے ۔

بادشاہ کو چاہیئے کہ اپنے کل حکام اور عمال سے ان کے کاموں کا حساب لے اور ہر شہر
کو دیکھے [illegible] حاکم کا حال دریافت کرے کہ وہاں کے حاکم نے کیا انتظام کر رکھا
ہے اور بادشاہ کو بد مزاج یا کھلاڑی یا بد زبان نہ ہونا چاہیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ شطرنج
کھیلنا بادشاہ کو جائز ہے مگر نرد یعنے چوسر [illegible] کیونکہ یہ قمار بازی سے مشابہت رکھتی
ہے جب اردشیر نے نرد کو ایجاد کیا تب تو کسی نے اس سے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ ہاتھ کٹ جائیں
اور شیر [illegible] کہا کہ میں اس کی طرف سے ہاتھ کاٹ لوں گا یعنے اس کے ساتھ نہ کھیلو نگا ایسے
ہی کسی [illegible] یوسف نے اپنے مٹی کھانے کی شکایت کی کسی نے کہا اپنی ہمت اور اپنا سر مٹی
میں ڈالدے پس [illegible] نے پھر کبھی مٹی نہ کھائی ۔

اے بادشاہ معلوم ہو کہ سب کام صبر و ہمت کے ساتھ انجام کو پہنچتے ہیں دیکھو حضرت
امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بقدر الکد تکتسب المعالی ومن طلب العلی سهر اللیالی
تروم العز ثم تنام لیلا یغوص البحر من طلب اللآلی
[illegible] اخذوا من شئ المحال
[illegible]

اذا عاش امرؤ بستین عاما ۔۔۔ فنصف العمر تمحقه اللیالی

وبعد النصف یمضی کیس یدری ۔۔۔ لغفلته یمینا او شمال

وربع العمر امراض وشیب ۔۔۔ وشغل بالتفکر والعیال

فحب المرء طول العمر جهل ۔۔۔ وقسمته علی هذا المثال

تکلیف کے برابر بلند مرتبے حاصل کیے جاتے ہیں اور جو شخص بلندی کا طالب ہوتا ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے تم عزت کا قصد کرتے ہو اور پھر رات کو سوتے ہو جو موتیوں کا طالب ہوتا ہے وہ سمندر میں غوطہ لگاتا ہے میرے نزدیک پہاڑی کی چوٹی سے پتھر ڈھونا کسی کا احسان لینے سے بہتر ہیں جوان سے لوگ کہتے ہیں کہ کما کر کمانے میں بدنامی ہے میں کہتا ہوں کہ بدنامی اور ذلت سوال کرنے میں ہے اگر کوئی شخص ساٹھ برس زندہ رہا تو آدھی عمر اس کی راتیں سونا ہے اور ایک چوتھائی عمر اس طرح گذر جاتی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ دائیں طرف گئی یا بائیں طرف اور ایک چوتھائی عمر بیماریوں اور بڑھاپے کا حصہ ہے اور اہل و عیال کے فکر و کاروبار کا۔ پس انسان کا دنیا میں حرص کرنا عبث ہے کیونکہ عمر کی تقسیم اس طرح ہے جیسا بیان ہوا۔

دسواں مقالہ

اے بادشاہ اگر تمہارا ارادہ کسی بادشاہ سے جنگ کرنے کا ہو تو پہلے اپنے لشکر کو دیکھو کہ کس قدر ہے اور کیسی طاقت رکھتا ہے اور اہل لشکر کے دلوں کو نفاق سے پاک کرو پہلے اپنے دشمن کی قوت کو دیکھو اگر وہ تم سے زبردست ہو تو اس کی طرف سازش کرو بلکہ اس کے ساتھ محبت اور دوستانہ کی راہ و رسم اختیار کرو اور اگر وہ خود تم سے چھیڑ چھاڑ شروع کرے اور تم اس کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے ہو تو جہاں تک ہو سکے صلح کر لو کیونکہ زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا ہے اگر تم اس وقت کمزور ہو اور ہمت سے کام لو گے تو امید ہے کہ تھوڑے عرصہ میں زبردست ہو جاؤ گے اور جہاں تک تم سے ممکن ہو اپنے دشمن کے مقربوں اور مصاحبوں اور سرداروں کو اپنے سے ملا لو اگر چہ رشوت دینی پڑے اور جس طرح ہو سکے دشمن کے لوگوں میں عداوت ڈالو اور ایک کو دوسرے کی طرف سے بگاڑ دو اور خوب دھوکے دو مگر نہایت ہوشیاری اور عقلمندی سے [illegible] ہو جائے اور [illegible] کوئی ایسا شخص ہو جس سے تم

منزلت رکھتے ہو اور اس کو سزا دینے کا موقع نہ ہو تو حکمت اور دانش کے ساتھ اس کو اپنے سے ملاؤ تاکہ تمہارا راز کسی سے ظاہر نہ کرے اور تمہارے دشمن سے نہ مل جائے اور پھر اس کی تاک میں رہو یقین ہے کہ تھوڑے عرصہ میں تمہارا قابو چل جائیگا اور تم بخوبی بدلہ لے لوگے اور اگر تم کسی قلعہ [illegible] کرو تو لازم ہے کہ ایسی ترکیب لڑاؤ جس سے قلعہ والوں میں اختلاف ہو جائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب رستم زاد پر لشکر کشی کی اور وہ قلعہ بند ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے رستم زاد کو لکھا کہ تمہارے ساتھی اور رفیق چاہتے ہیں کہ تم کو گرفتار کر کے تمہارے دشمنوں کے حوالے کر دیں اور ایک خط علیحدہ اس کے بڑے بڑے سرداروں کو اس مضمون کا لکھا کہ رستم تم لوگوں سے اندیشہ ناک ہے اور یہ خط اس نے میرے پاس تمہارے مکر و فریب کے متعلق بھیجا ہے۔ پس اگر یہ قلعہ شہر یار کے قبضہ میں گیا تو تم سب لوگ قتل ہو جاؤ گے پھر جب لڑائی ہوئی وہ سب لوگ بھاگ کر شہر یار سے جا ملے اور رستم قتل ہو گیا۔ اور حضرت سلیمان نے نہایت اطمینان سے دونوں کو منگوا لیا یعنے رستم کو بھی اور شہر یار کو بھی اور مجوسیوں کے قتل و غارت کی وہ حالت ہوئی جو بنی اسرائیل کی بخت نصر کے زمانہ میں ہوئی تھی اور عورتوں کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ جس کا جی چاہتا ان پر تصرف کرتا تھا۔

اور اے بادشاہ تم اس شخص کی طرح نہ ہو جس نے شہد کے قطروں کے چاٹنے پر اکتفا کی تھی اگر تم ایسا کرو گے تب تینوں شخصوں میں سے زیادہ بدنصیب ہو گے مظلوم کو ثواب ہوتا ہے اور ظالم اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ اور تم پر فقط حساب کی سختی باقی رہے گی اور حسرت سے یہ کہو گے کہ اے کاش میرا ذکر برباد ہو گا اور جب تم قلعہ کا محاصرہ کرو تو قلعہ والوں کو پیغام بھیجو اگر آدمی کے ہاتھ ممکن نہ ہو تو لکھ کر تیر میں باندھو اور قلعہ پر پہنچا دو کہ جو کوئی اپنی سلامتی چاہتا ہو وہ ہمارے پاس آ جائے پھر جب قلعہ فتح ہو جائے تو ہر طرف اس میں محافظ مقرر کرو کہ کوئی شخص اس میں آنے جانے نہ پائے اور جو لوگ تمہارے مخالف ہوں جس طرح چاہو ان سے سلوک کرو۔ اور شمشیر زنی شروع کرو اور لوٹ اور قتل کا چاروں طرف قلعہ میں حکم دے دو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خیبر کا محاصرہ کیا ہے تو نکلنے والوں کو راستہ دے دیا تھا مگر کسی کو قلعہ میں جانے نہ دیتے تھے اور جو لوگ قلعہ سے [illegible] نقب زنی یا منجنیق لگانے کی ضرورت ہو تو فوراً ان کاموں کو کرو اور [illegible]

تلوں کی رعایا کسی طرف کو بھاگ رہی ہو تو اُن کو بھاگ جانے دو اور اُن کی طرف سے اپنے دل میں برائی کو راہ نہ دو۔

گیارھواں مقالہ

سفر میں جانے سے پہلے سامان سفر تیار کر لینا چاہیے۔ اور سفر میں جانے سے ایک رات پہلے شہر میں اپنے لشکر میں تیاری کا اعلان کر دو پھر جب تم سفر میں چلے جاؤ تو کسی ایسے شخص کو اپنا قائم مقام کرو جو تمہارے پیچھے فوجیں تیار کر کے تمہارے پاس بھیجتا رہے اور جس قدر جس جس کام کے کاریگروں کی تم کو ضرورت ہو وہ سب تمہارے پاس موجود ہونے چاہئیں اور تمہارے لشکر کے بازار میں نہایت امن و انتظام ہونا چاہیے اور تمہارے وزیر کو کتب سیاست پر پور امبور ہونا چاہیے مثلاً کتاب مسالک والممالک اور سیاسیات مغربی جس کو شیخ الرئیس نے اپنی کتاب سو ویر تعلیہ کے آخر میں لگا دیا ہے اور کتاب قوانین الملک ابن مرحال فن بیطرہ یعنی سلوتری کے فن کی کتابوں کو بھی دیکھنا ضروری ہے، مثلاً بیطرہ کشاجم اور بیطرہ ابن قتیبہ و کتب سلجوقی ان کتابوں میں چوپایوں کی بیماری اور اُن کے علاج وادویات کا مفصل ذکر ہے اور ان کی کل اقسام کا بھی بیان ہے چنانچہ گھوڑے کی نسبت لکھا ہے کہ حضرت سکندر گھوڑے کو دیکھ کر اس کے مرض کو پہچان لیتے تھے۔ جانوروں کی طب نہایت مشکل ہے کیونکہ ان کے مرض کا حال کہنے سننے سے معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت سکندر ایک بلند جگہ خیمہ لگا کر اس میں بیٹھتے اور جانوروں کا معائنہ کرتے کسی نے کہا کیا یہ کام آپ خود کرتے ہیں کہا ہاں کیونکہ یہ کام میری ذات کا ہے ایک گھوڑا ان کے سامنے بیمار ہو گیا فوراً انہوں نے اشنان کا پانی اس کو پلایا وہ اچھا ہو گیا اور چوپایوں کے واسطے ایک مجرب علاج یہ ہے کہ کفاروں کے قبرستان میں ان کو لیجایا جائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا جانور ان کی قبروں سے عذاب کی آوازیں سنتے ہیں اور خوف زدہ ہو کر اُن کو آرام ہو جاتا ہے حیوانات اور نباتات اور جمادات کے بہت خواص اسی قسم کے ہیں جن میں سے مختصر حصے اس کتاب کے بعض مقالوں میں بیان کئے ہیں۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے شہر بیت المقدس کو فتح کر کے عبداللہ مسعودؓ کو وہاں کا امیر [illegible] بیت المقدس سنبھالا اور عبداللہ کے پاس گیا تو مجھ نے ان کے ہاں [illegible] سے دریافت

انہوں نے کہا عنقریب تم اس کو حاصل کریں گے پھر تم سنو گے کہ ان کے مکان میں کیا ہوگا۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں پھر میں نے ابن مسعود کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے کا دانہ اپنے ہاتھ سے درست اور صاف کر رہے تھے میں نے اس کا سبب پوچھا کہنے لگے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرماتے تھے جو شخص اپنے گھوڑے کا دانہ اپنے ہاتھ سے صاف کریگا ہر دانہ کے بدلے اس کو دس نیکیاں ملیگی اب تم بتاؤ کہ میں اپنا یہ ثواب غیر کو کیوں کر دوں اور جو بات کہ تم کو نجات دے وہ تمہارے اس تکبر سے بہتر ہے جو تم کو سرکش بنادے۔

اور ایسے ہی ابو حازم سے منقول ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا رات کا وقت تھا چراغ خاموش ہونے لگا عمر خود چراغ کو درست کرنے کھڑے ہوگئے میں نے کہا میں تمہارے غلام کو جگا دیتا ہوں کہا نہیں میں نے کہا میں درست کردوں کہا نہیں پھر خود ہی اس کو درست کیا اور کہا جب میں کھڑا ہوا تو میں عمر تھا اور جب میں بیٹھ گیا تو میں عمر تھا تکبر کرنے والوں کو منکرانہ سلوک کرے۔

اذا عظم الانسان زاد تواضعا وان لؤم الانسان زاد ترفعا
كذا الغصن من تقوى المكارم مجد اولاد آق مرحمل الثمر ترفعا

بارہواں مقالہ

آداب سفر کے بیان میں

اے بادشاہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے محافظ اور چوکیداروں کو خوب ہوشیار رکھو اور خود بھی ہر وقت ہوشیار رہا کرو دن کو پیٹ بھر کے کھایا کرو اور رات کو بیدار رہا کرو اور ہر بو سرکی نصیحتوں اور واقعات بڑوں سے سنا کرو اور جب گھر پر ہو تب بھی دروازہ کی وہ چوکی خوب مضبوط رکھو اور دربان نہایت خیر خواہ ہونا چاہیے اور محل میں ایک خاص کمرہ اپنے رہنے کے واسطے تیار کرو جس کی کنجی تمہارے ہی پاس رہے پھر اگر تم کو کسی وقت حرم کی ضرورت ہو تو سرد مزاج یعنی گوری عورت سے پرہیز کرو حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ آپ سیاہ

لے ... ہوتا ہے تب تواضع زیادہ کرتا ہے اور اگر احمق ہوتا ہے تو اپنے آپ کو بلند کرتا ہے
... پھل ہوتی ہے وہ اونچی رہتی ہے ...

رنگ کو سفید رنگ پر کیوں ترجیح دیتے ہیں فرمایا ایک سرد مزاج ہے اور ایک گرم مزاج ہے۔
اور سرد مزاج کام کی نہیں ہے کسی کا قول ہے کہ عمدہ جماع وہ ہے جو ہو جاتا ہے

جیسا کہ کے ساتھ ہوا ایک بادشاہ نے قوت جماعی کے ضعف کی شکایت کی اور یہ بادشاہ گرم
دواؤں کے استعمال سے خوف کرتا تھا حکیموں نے اس کے واسطے ایک کتاب لکھی جس میں اطراف
حکایات کے لکھا تھا کہ فلاں عورت نے فلاں شخص کے ساتھ یہ کیا اور فلاں شخص نے فلاں عورت
کے ساتھ اس طرح کیا بادشاہ کو اس کتاب کے پڑھنے سے آرام ہو گیا اور قوت اس کی از حد تیز ہو گئی
حجاج نے اسی مضمون میں شعر کہا ہے ؎

وَاكْرَهُنَّ النِّسَاءُ لِلشَّيْبِ إِلَّا   إِنَّهُ مُؤْذِنٌ بِنَوْمِ الذُّكُوْرِ

عورتیں بڑھاپے کو اس سبب سے برا سمجھتی ہیں کہ مرد بوڑھے ہو کر سو جاتے ہیں اور
عورتوں کے کام کے نہیں رہتے۔

مامون رشید کی دو لونڈیوں ایک سیاہ اور ایک سفید میں تکرار ہوئی سفید نے سفیدی
کی تعریف کی اور کہا برف دوا میں کام آتی ہے اور سورج کی سفیدی نہایت عجیب ہے اور چودھویں
میں بہتر کپڑا سفید ہے سیاہ لونڈی نے جواب دیا کہ عنبر اشہب اور عود قماری گردنوں کی
خوشبو میں لگائے جاتے ہیں اور جاڑے میں کوئلے گرمی کے ٹھنڈے پانی سے بیلوہ عزیز ہو
ہیں اور آنکھ میں سفیدی اندھا کر دیتی ہے اور شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جوانی کی
سیاہی کو سب عورتیں تلاش کرتی ہیں بنی عباس کے قبوں کی سیاہی کیسی ہیبت ناک ہے پھر
اس نے یہ شعر پڑھا ؎

أُحِبُّ لِحُبِّهَا السُّوْدَانَ حَتّٰى   أُحِبُّ لِحُبِّهَا سُوْدَ الْكِلَابِ

ایک معتبر شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ منصور نے بہت سے سادات علویہ کو شہید
کرایا چنانچہ بقیہ سادات ملک کی طرف ہجرت کر گئے جب مامون بادشاہ ہوا تو اس نے اہل بیت سے
محبت اختیار کی اور ان کو تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ معلوم ہوا کہ بہت سے سادات بنی فاطمہ
[illegible] کو قاصد روانہ کئے جب ان سادات کو خبر ہوئی تو انہوں
[illegible]

جو شکل و شمائل میں ہم سے مناسبت رکھتے ہیں اُن کو اپنے نام سے بھیج دیتے ہیں پھر انہوں نے ایسا ہی کیا کیونکہ مامون کی طرف سے سادات موصوف میں مطمئن نہ تھے الغرض جب یہ سادات جو در اصل غلام تھے مامون کے پاس پہنچے تو اُس نے ان کی بہت خاطر کی اور یہ لوگ سادات ہی مشہور رہے اور انہوں نے شادیاں کیں اور اولاد بھی اُن کی سادات کہلانے لگی اسی سبب سے جب تم کسی سید کو بدصورت بدخلق بددماغ دیکھو تو جان لو کہ یہ انہیں غلام زادوں میں سے ہے کیونکہ سادات کا خاندان عالیشان ایسا نہیں ہے جس میں کمینوں کی گنجائش ہو سکے اور یہی حضور علیہ السلام کے اس قول کا مطلب ہے کہ ہم پاک گھرانے کے لوگ ہیں نہ ہم خود فسق و فجور کرتے ہیں نہ ہمارے ساتھ کیا جاتا ہے۔

تیرھواں مقالہ

(قسم کے متعلق حیلوں کے بیان میں)

شراب میں اگر بسن ڈال کر جوش کریں تو قولنج بارد کے مریضوں کو نافع ہے اور ہمارے بہت سے اصحاب اس کو جائز کہتے ہیں جس عبد الرزاق کی موت کا حاکم حکم کر دے اس کا اختلاف زائل ہو جاتا ہے۔

قسم ایسے الفاظ کے ساتھ کھانی چاہیے جن سے اُس کے فسخ میں تاویل کر سکے اور قسم قسم کھانے والے کی نیت پر موقوف ہوتی ہے وکیل کی نقل سے پرہیز کرنا چاہیے اور الفاظ قسم کے محدود نہ ہونے چاہئیں۔

اور اے بادشاہ تم حکماء کے قول اور اُن کے ساتھ فتویٰ دینے کی ممانعت کرو اور اگر تم ان کو اختیار کرو تو پوشیدہ رکھنا چاہیے اور خدا کے نشانات اور اس کی صفات و افعال کے ساتھ قسم کھانے سے بہت خوف رکھو اور دیگر بزرگ چیزوں کی قسم کھانے میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور جھوٹی قسم کھانے سے شہر اجڑ جاتے ہیں اور جھوٹی قسم یہ ہے کہ جس بات کو جھوٹ جانتا ہو اُس کے سچ ہونے کی قسم کھائے اے بادشاہ جب تم دربار میں بیٹھو تو نہایت ادب اور وقار [illegible] بہت کلام کرنا برا ہے اور علماء کو بہت سے زیادہ کلام کے ساتھ [illegible]

[illegible] کر دو تم نے سنا ہوگا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے

کہ [illegible] اور اگرچہ [illegible] کو فتوی دیں کیونکہ حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے
دل سے فتوی لو اگرچہ [illegible] کو فتوی دیں کیونکہ حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے
درمیان میں امور متشابہات ہیں پس اس چیز کو چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز
کو اختیار کرو جس کی دعا قبول ہوتی ہے اور مروت اس کے اندر آتی ہے اور اندر وان اس کا
بہتر ہوتا ہے اور نام اس کا بلند ہوتا ہے اور انجید اس کی حاصل ہوتی ہے اور میت اس کی
اچھی ہوتی ہے اور اولاد اس کی پاک ہوتی ہے اور نطفہ اس کا نورانی ہوتا ہے اور آنسو اس
کے رقیق ہوتے ہیں اور حکمت اس کی ظاہر ہوتی ہے اور غصہ اس کا دور ہوتا ہے اور قلب
اس کا نرم ہوتا ہے اور گناہ اس کے ہلکے ہوتے ہیں۔ اور حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے فرمایا اے علی ایک درہم مال حرام کا نہ لینا خدا کے نزدیک چالیس ہزار مقبول حجوں سے
افضل ہے اے علی جس نے ناحق غصہ کیا اس پر غصہ کیا جائیگا اور جس نے ظلم کیا اس پر ظلم
کیا جائیگا اور جس نے کثرت کے ساتھ صدقہ دیا اس کی اولاد کی مدد کی جائے گی۔

حرام کے اندر راز یہ ہے کہ کل نفوس کی معاد ایک ہے اور کل نفوس کا قبض ہو نیکے بعد
مرجع اسی کی طرف ہے پس جب ایک شخص ظلم کرتا ہے وہ ظلم کل نفوس کے اندر سرایت کر جاتا
ہے یہی اس کلام الٰہی کے معنے ہیں۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ .... فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ
جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا — یعنے جس نے کسی
نفس کو بغیر قصاص کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اس کو زندہ کیا
یعنے قتل ہونے سے بچایا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا اور جب تم کسی نیکی یا صدقہ کا ثواب
کسی روح کو بخشتے ہو تو اس کا اثر سب روحوں کو پہنچتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ جب کوئی
شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے تیرا بعض حصہ طلاق والا ہے تو کس طرح طلاق ساری عورت
پر واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ طلاق ایسی چیز نہیں ہے جس کے حصے ہو سکیں۔ اے بادشاہ
تمہارے واسطے ایک امام ضرور ہونا چاہیے جو تم کو نماز پڑھایا کرے اور امام بوڑھا
[illegible] اور خدمتگاروں کو لکھنا پڑھنا [illegible]
[illegible] عورتوں کے

تعلیم دلوانے کو نیک نمت معلمہ تلاش کروالے بادشاہ زمانہ کے لوگ بہت خراب ہیں مرد دونوں سے اور عورت عورتوں سے بدفعلی کرتی ہیں اور یہ بات نہایت غضب الٰہی کے نازل ہونے کی ہے اور ایسی ہی باتوں میں لوگوں نے ملوکر کے تحلیل و تحریم کو اڑا دیا ہے اور عقلی اور نقلی بیہودہ دلیلیں قائم کرلی ہیں مثلاً نقلی دلیل خدا تعالےٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا یعنے خدا کی وہ ذات پاک ہے جس نے زمین کے اندر سب چیزیں تمہارے واسطے پیدا کی ہیں یہ لوگ کہتے ہیں پہلے زمانہ میں لوگ اسی طریقہ پر تھے کہ نہ کسی چیز کو حلال جانتے تھے نہ حرام انبیاء نے چیزوں میں حلال و حرام کی تفریق کی ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ یعنی خرابی ہے ان مشرکوں کے واسطے جو زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں اور یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے اموال بنی حنیفہ کو مباح کر لینے کی حجت لاتے ہیں کہتے ہیں کہ رسول کا خطاب موجود کے واسطے ہوتا ہے یا معدوم کے اگر معدوم کے واسطے ہے تو معدوم ایسی چیز نہیں ہے جس سے خطاب کیا جائے پس جو لوگ کہ ان کے زمانوں میں موجود تھے وہی ان کے مخاطب تھے اور ابن اسد اشہر الرزاق بصریہ وغیرہ فرقوں نے تمسک کیا ہے اور عنقریب ہم ان کے دعویٰ ان کے مواقع میں بیان کریں گے۔

اے بادشاہ ہم تمہارے طریقہ کے متعلق تم سے پورا بیان کر چکے ہیں کہ تم کو زرہ اور نفیس کپڑا پہننا اور کم گفتگو کرنا اور اپنے دوستوں اور ملازموں کو مؤدب رکھنا چاہیئے اور یہ بات ضرور ہے کہ وہ لوگ تم سے قریب ہوں یا دور ہوں مگر مطمئن ہوں تمہاری طرف سے شک میں نہ ہوں جیسا کہ ایک حکیم کا قول ہے کہ تین شخص ہیں اگر تو ان پر ظلم نہ بھی کریگا تو وہ تیرے اوپر ضرور ظلم کریں گے ایک اولاد دوسری بیوی تیسرے بادشاہ اور اے لوگو! تم کو بادشاہوں کے قرب سے دور رہنا چاہیے کیونکہ اگر وہ تم کو اپنے پاس رکھیں گے تو ضرور کسی وقت فتنہ میں ڈالیں گے اور اگر کہیں دور پہنچیں گے تو تکلیف کریں گے۔

یہ سب وصیتیں حصول سلطنت کے متعلق ہیں اگر تم اس کے حاصل کرنیکا قصد کرو گے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور حضرت

تو گویا یہ ہے کہ خدا تمہاری مدد کریگا اور جب خدا کسی کام کا ارادہ فرماتا ہے اس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے اور ہر کام کے واسطے اسباب کا ہونا ضروری ہے دیکھو خدا تعالے نے حضرت مریم کے لئے خشک کھجور میں پھل لگائے پھر حضرت مریم کو حکم کیا کہ اس کو اپنی طرف ہلاؤ تو تازہ بتازہ کھجوریں بھر میں گی حالانکہ خدا تعالے اس بات پر قادر تھا کہ بغیر مریم کے ہلائے ان پر کھجوریں جھاڑ دیتا اسی طرح ہر کام میں حرکت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ فی الحرکۃ برکۃ یعنی حرکت میں برکت ہے

الم تر ان اللہ قال لمریم وھزی الیک الجذع تساقط الرطب

ولو شاء ان یجنی الجذع من غیر ھزھا ولکنما الاشیاء تجری لھا سبب

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند تعالے نے مریم سے فرمایا کہ کھجور کو اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ کھجوریں جھڑینگی۔ اور وہ چاہتا تو بغیر مریم کے ہلائے کھجوریں جھاڑ دیتا۔ مگر ہر چیز کے واسطے سبب ہونا ضروری ہے۔

اے طالب سلطنت اگر تم سے ہو سکے تو سرخ و سفید بنانے کی ترکیب حاصل کرو مگر یہ کام تم سے ہونا مشکل ہے مگر جب ہمت سے کام لوگے تو کچھ نہ کچھ راستہ تم پر کھل جائیگا اور اگر تم یہ کہو کہ کیمیا نہیں بن سکتی تو اگر یہ بنتی تھی تو اب بھی بننی ممکن ہے کیا تم نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی رموز میں نہیں سنا کہ زیبق مراج میں شب مستور کے ساتھ بے انتہا مال ہے مگر کم ہمت لوگ تم کو تمہارے حصول مقصد سے باز رکھتے ہیں ورنہ جو شخص کوشش کے ساتھ تلاش کرتا ہوں کہ ایک درویش ذی علم نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ میں اس کا تجربہ کرتا ہوں کہ بادشاہت مجھ کو حاصل ہوتی ہے یا نہیں اور یہ شخص لائق سلطنت بھی تھا کیونکہ ذی علم مہذب و مؤدب آدمی تھا بادشاہ کے ہاں جا کر فراشوں میں نوکر ہوا اور اپنی خوش اخلاقی اور قابلیت سے تھوڑے عرصہ میں مشہور ہوگیا اور فراشوں کے سردار کے مرتے ہی اس کی جگہ قائم کیا گیا پھر جب وہاں بھی اس نے بڑی دیانت سے کام کیا تو اس کی اور ترقی ہوئی یہاں تک کہ وزیر نے اس کو اپنے خاص [illegible] ہوگیا اور نہایت عدل و انصاف سے کام کرنا شروع کیا تھا [illegible]

[illegible]

ﻪ بینے کیمیا کے ذریعے سونا ... [illegible]

بادشاہ بھی مر گیا اور یہ اتفاق اس کو بادشاہ بنایا گیا اور اس نے اس بادشاہ کی لڑکی سے شادی کر لی۔

پس اسی طرح تم کو اپنا عزم بالجزم حصول حکومت کے واسطے رکھنا چاہیے اور پہلے اوقات سلطنت کے حاصل ہونے کا فکر کرو جن کو ہم تمہارے تئیں خوب بتلا چکے ہیں اور تم نے حسن بن صباح کا قصہ سنا ہوگا۔ جب کہ یہ الموت کے قلعہ کے نیچے زاہد بن کر رہا ہے اور اس قدر لوگوں کو اس نے اپنا گرویدہ بنایا تھا کہ تمام اہل قلعہ یہ چاہتے تھے کہ یہ قلعہ کے اندر آ جائے مگر یہ اس میں [illegible] تھا اور رات دن لوگوں کے مرید کرنے میں مشغول تھا اور کچھ طریق ارادت اور عمل ان کو تعلیم کرتا تھا پھر اس کے بعد اپنے دل سے عجیب عجیب باتیں گھڑ کے ان کی عقلوں کے موافق ان کو سناتا تھا کہتا کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے کے حق میں تم کیا کہتے ہو اگر تم نے کہا کہ وہ حق پر ہے تو وہ کہتا کہ پھر تو یہودیوں اور نصرانیوں کا ہے اور اگر تم نے کہا کہ وہ حق پر نہیں ہے تو وہ کہتا کہ پھر اس کو کیوں بر حق سمجھتے ہو پھر اس نے مریدوں کو خوب اپنا مطیع فرمان کیا اور ان سے کہنے لگا کہ دیکھو لوگوں نے کس طرح شریعت کو پھیر دیا ہے ان کی اصلاح کرنا ضروری ہے پھر جب مریدوں کی تعداد معقول ہو گئی تب امر بالمعروف اور [illegible] کا [illegible] ہوا تب بہت مخلوق اس کے ساتھ جمع ہو گئی پھر ایک روز بادشاہ قلعہ سے نکل کر شکار کے واسطے گیا اور اکثر اہل قلعہ اسی کے مرید تھے اس نے جھٹ پٹ قلعہ پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ کو شکار گاہ ہی میں پہنچ کر قتل کیا پھر دن رات اس کے مذہب اور سلطنت کو ترقی ہونے لگی یہاں تک کہ اس کے رد میں کتاب قواصم الباطنیہ لکھی گئی اور دنیا ایسے ہی لوگ [illegible] دین کے طریقے چھوڑ دیں گے اور [illegible] کو اختیار کریں گے۔

اب تم ان سب باتوں کو خوب غور کرو ہم نے اشارہ کے طور پر سب کچھ تم کو بتا دیا ہے۔ [illegible] یہ بھولا بھالا ایمان تمہارے واسطے ایک سیڑھی ہے جس کے ذریعے سے تم اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت عمر بن خطاب نے حطیئہ کو عیش اور دنیا کے قصے جمع کرنے کا حکم فرمایا تھا ایسی کتابوں کے جمع کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ بس تم کو ایسی ہی ہمت کرنی چاہیے کہ تم [illegible] حاصل کرو اور اگر تم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں دیکھو تو [illegible] کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے تبلیغ [illegible] کے واسطے کس قدر مصائب [illegible]

بادشاہ بننا چاہتے ہو دل

میں اور تم نے داؤد [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام کے حال کا قصہ بھی سنا ہو گا کہ جب تابعد
نسبی ان کو مدد گار ہوئی وہ جالوت کو قتل کرکے [illegible] بادشاہ وقت کی جگہ سے شاہی
کی اور بادشاہ بن گئے اور اگر تم کو معروف ہو تو کتاب اسباب المعارف تصنیف ابن قتیبہ
ملاحظہ کرو اور سفر کے خیال کو چھوڑ دو دیکھو حیوان جو بالکل بے زبان ہے مار پیٹ سے ادب
اور تہذیب اور ناچنا اور کرتب دکھانا حاصل کرلیتا ہے ہارون رشید کے مرنے کے بعد جب
امین خلیفہ ہوا تو مامون بھاگ کر شہر اصفہان میں پہنچا حسن بن سہل اس کے ساتھ تھا اور
خود مامون ذی علم ادیب اور عقل مند شخص تھا جامع مسجد میں جا بیٹھا اور اس نے عالموں کا
فرش اس میں بچھوا دیا لوگ علم تحصیل کرنے کے واسطے اس کے پاس دوڑنے لگے اور حسن بن
سہل لوگوں سے کہتا تھا کہ کیا یہ خلیفہ حق نہیں ہیں ان کی بیعت کرو کیونکہ یہ بالکل اگلے
بزرگوں کے طریق پر ہیں یہاں تک کہ اسی ہزار آدمیوں کا لشکر اس کے ساتھ جمع ہو گیا اور امین
کے جس قدر لوگ تھے وہ اس کی خراب حالت سن کر اس سے بد دل ہو گئے تھے سب بھاگ بھاگ
کر مامون کے پاس جمع ہو گئے چنانچہ مامون نے طاہر بن حسین کو لشکر کا سردار کرکے امین کے
مقابلہ پر روانہ کیا اور انہوں نے جاتے ہی اسکو قتل کردیا پھر تو مامون کی سلطنت مستحکم ہو گئی۔

اسی قسم کی بہت سی حکایات منقول ہیں اور ہم نے تم کو یہ واقعات اس واسطے
سنائے ہیں تاکہ تمہاری ہمت قوی ہو اور پہلی کتابیں مثل کلیلہ و دمنہ اور کتاب الاغانی
اور عبد الوہاب کا قصہ وغیرہ کو ملاحظہ کرو اور ان کے غلط یا صحیح ہونے سے غرض نہ رکھو بلکہ
ان حکمتوں پر غور کرو جو ان کے اندر مذکور ہیں شافعی فرماتے ہیں سر کا گرنا انسان کا گرانا
ہے [illegible] بادشاہ کی تباہی رعیت کی بربادی ہے اور تم کو عہد اور بات کا پورا ہونا چاہیے
اور شہر میں ایک کوتوال مقرر کرو جو تمہارے محل اور تمام شہر کا انتظام کرے اور شب کے [illegible]
اور ہر چیز کے نرخ مقرر کرنے کا بھی انتظام کرو اگرچہ نرخ مقرر کرنے کی ممانعت ہے مگر اس
زمانہ میں کچھ حرج نہیں ہے کیونکہ لوگوں کی حالت خراب ہو گئی ہے اور امانت جاتی رہی ہے
[illegible] جس میں حضور نے آئندہ زمانہ کی حالت کو
بیان فرمایا ہے [illegible]

منقول ہے کہ جب خداوند تعالے نے حضرت موسے علیہ السلام کو مبعوث کیا تو کسی نے حکیم افلاطون
سے کہا کہ تمہارا شاگرد موسے علۃ العلل سے خطاب کرتا ہے افلاطون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلایا
حضرت موسیٰ اُس کے سامنے آئے تو پوچھا کہ اے فرزند کیا تم علۃ العلل سے خطاب کرتے ہو حضرت موسیٰ
نے کہا ہاں افلاطون نے کہا تم یہ بات کس دلیل سے کہتے ہو کہا ہم السعادت سے افلاطون نے کہا کس
طرف سے تم اس آواز کو سنتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہر طرف سے افلاطون نے کہا ہر نبی کا ایک
معجزہ ہوتا ہے تمہارے پاس کیا معجزہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالدیا جو فوراً اژدہا
بن گیا ایک حاسد بولا کہ جزیرہ سراندیپ میں ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے کہ جب اس کو اس ملک میں
[illegible] تو وہ سانپ بنجایا کرتی ہے حضرت موسے نے فرمایا تو اس لکڑی کو لے آ اگر تیرا کہنا سچ ہے
تو تیرے ہاتھ میں بھی یہ عصا سانپ بنجائیگا اس بات کو سنکر وہ شخص حیران ہو گیا افلاطون نے
کہا اے لوگو [illegible] پیروی کرو کیونکہ یہ شخص معجزہ اور سعادت کلیہ فیض اول سے لیکر آئے
ہیں اور فیض اول عقل اول سے بطریق فیض ہے کہ جس کی حقیقت کے ادراک سے عقول عاجز
[illegible] فیض اول علۃ العلل سے صادر ہوتا ہے وہ عقل فعال ہے جو بالکلیہ
[illegible] ہوتی ہے اور نفس کلیہ وہ ہے جو فیض کو اس سے حاصل کرتا ہے اور مخلوق میں
عقل اول کی مثل ایسی ہے جیسے سورج کی شعاع روشندانوں اور سوراخوں اور مکانوں میں سے
پہنچتی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے اندر عقل کا ظہور ایسا ہے جیسے صاف چٹیل میدان میں دھوپ
ہوتی ہے اور اس حدیث شریف کا بھی یہی مطلب ہے کہ فرمایا ہے خداوند تعالے نے مخلوق
کو ظلمت میں پیدا کیا پھر ان پر اپنے نور میں سے نور ڈالا پس جس کو وہ نور پہنچا اُس نے ہدایت
پائی اور جس کو نہیں پہنچا وہ گمراہ ہوا اور یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ
اور فرماتا ہے۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ۔
اور یہی نور ابراہیم علیہ السلام پر ابتدا میں بقدر کوکب کے ظاہر ہوا تھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام
نے مجاہدات میں ترقی کی انوار قدسیہ ان کے دل پر منکشف ہوئے اور شمس و قمر کا انہوں نے
مشاہدہ کیا پھر جب [illegible] تو ظلمت خالص ہو گئی اور القیاس لفظ کے ساتھ انہوں
نے ظلمات [illegible] سعادت [illegible] فرمایا اور فہم سعادت کے

ساتھ کہنے لگے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی میں نے اپنے چہرہ کو متوجہ کیا ہے اس ذات پاک کی طرف جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور جب نور الٰہی کے اشراق کو پایا تو مال اور اولاد کی طرف بالکل التفات چھوڑ دیا اور اس عالم ذوق شوق میں اپنے کمال پر نظر کر کے کہنے لگے کہ میرا جسم آتش عشق کے واسطے ہے اور میری اولاد خدا میں قربان ہیں اور میرا مال مہمانوں کے واسطے ہے۔

پس اے بادشاہ تم کو بھی طریق مذکورہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ باطن کا راز تم پر منکشف ہو اور تم تخت پر بیٹھ کر لوگوں کے احوال معلوم کرو اور اپنی فراست کے نور سے ظالم و مظلوم کو پہچان معلوم ہو کر مال و اسباب حصول سلطنت دنیوی و اخروی کا ذخیرہ ہیں پھر جب تم اس طریقہ اختیار کرو گے تو فہم السعادت کے ذریعہ سے اپنے کل مخالفوں پر غالب ہو جاؤ گے اور اس سے تم کو ہم علویہ کی تسخیر حاصل ہو گی یعنی فرشتے تمہارے مطیع ہوں گے اور تم سے ملاقات کرنے آویں گے اور یہ بات اس وقت ہو گی جب تم اپنی روح کو پاک کرو گے کیونکہ فرشتے ارواح مجردہ ہیں یعنی ان کی روح ہی ان کا جسم ہے خدا کی حمد و ثنا کرنے سے ان کی تالیف قلوب ہوتی ہے الغرض حکایات میں وارد ہے کہ فرشتوں نے آپس میں کہا کہ ہمارے پروردگار نے ناپاک نطفہ سے اپنا دوست پیدا کیا ہے اور بہت بڑا ملک اس کو عنایت فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ تم اپنے میں سے ایک بہت بڑا زاہد اور سردار فرشتہ چھانٹ لو پس سب فرشتوں کا اتفاق جبرئیل اور میکائیل پر ہوا یہ دونوں فرشتے بصورت انسان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت ابراہیم نے اس روز اپنے تمام جانوروں اور مال و اسباب کو جمع کیا تھا اور آپ کے پاس چار ہزار کتے تھے جن میں سے ہر ایک کے گلے میں ایک طوق چاندی کا اور ایک سونے کا تھا اور چالیس ہزار بکریاں دودھ والی تھیں اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کا تو کچھ حساب ہی نہیں ہے یہ دونوں فرشتے راستہ کے دونوں طرف آن کر کھڑے ہو گئے اور ایک نے نہایت خوش آواز سے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ کہا دوسرے نے رَبُّنَا [illegible] [illegible] حضرت [illegible] نصف مال تم کو دے دوں گا انہوں نے دوبارہ [illegible] کے [illegible] تمام مال د

اولاد اور میرا جسم تک تمہارا ہے پس اس وقت آسمان کے فرشتوں نے آواز دی کہ بخشش ہے
اس کو دیکھو اور ایک منادی نے عرش کے نیچے سے آواز دی کہ خلیل دوست اپنے خلیل دوست
سے اس موافق ہے۔ اور اے بادشاہ تم کو مال کے ہونے کی خوشی اور نہ ہونے کا کچھ غم نہ کرنا چاہیے
اور جب پورے طور سے تم سلطنت پر قابض ہو جاؤ اس وقت کتاب سلسبیل اور احیاء علوم
الدین میں سخاوت اور بخشش کے سبق پڑھو اور اگر تم پہلے بزرگان کے قدم بقدم چلنا چاہتے
ہو تو کتاب فتوح الدین کو دیکھو جس میں لکھا ہے کہ جب بیت المقدس کے لوگ صحابہ کے حصار سے
تنگ آ گئے تب انہوں نے کہا کہ ہم یہ شہر خاص امیر المومنین حضرت عمرؓ کے حوالہ کریں گے
صحابہ کرام نے یہ حال حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ جب اس حال سے واقف ہو گئے تو ایک
گھوڑا اور ایک گدھا آپ نے سواری کے واسطے تیار کیا اور ایک غلام ساتھ لیا۔ اہل مدینہ نے
عرض کیا کہ اس طرح آپ کے تشریف لے جانے میں اسلامی سلطنت کی بدنامی ہے آپ نے فرمایا سلطنت
کا دینے والا آسمان والا ہے تم اپنے دلوں کو صاف رکھو اور اپنی ہمتوں کو بلند کرو تاکہ سعادت کو
تم لوگ اس کے ساتھ افلاک کے اوپر سے دیکھ لو۔ پھر آپ ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے اور
اتفاق ایسا موقع ہوا کہ جس روز آپ بیت المقدس میں پہنچے وہ دن آپ کے گدھے
پر سوار ہونے اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہونے کا تھا۔ گدھا آپ کو لے کر ایک پانی کے
گڑھے میں گر پڑا اور تمام کپڑے آپ کے کیچڑ میں تر ہو گئے ہر چند لوگوں نے آپ سے کہا کہ یہ کپڑے
اتار دیجئے اور گھوڑے پر سوار ہو جائیے کیونکہ بیت المقدس کے سب لوگ آپ کو لینے اور دیکھنے
آ گئے ہیں حضرت عمرؓ نے ان باتوں کی طرف کچھ التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ شامی لوگ اپنے ترک
و احتشام کے ساتھ حضرت عمرؓ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ عمرؓ ہیں ہم آپ کو شہر تسلیم
کرتے ہیں اور آپ کے مطیع ہوتے ہیں اور آپ کا دین اختیار کرتے ہیں جیسا کہ مسیح ہم کو فرما
گئے ہیں کہ جب تمہارے پاس کیچڑ پانی میں تر کپڑے پہنے ہوئے امیر آئیں تو ملک ان کو تسلیم کر دینا
اس پیغمبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرار معارف کی ہے کہ آپ کا قلب کیا
صافی و وافی تھا اور خداوند تعالیٰ نے آپ کو تمام اسرار گذشتہ و آئندہ کے بتلا دیئے تھے اور انہیں
...... ہر کوئی اپنی حیثیت کے موافق روشنی حاصل کی ہے خصوصاً حضور کے

کے سپر اور عزیز القدر حضرت علی مرتضٰیؓ نے اسی لوح سے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں مثلاً حضرت امام اور کتاب خطبۃ البیان جس میں اکثر واقعات آئندہ کا بیان ہے۔

اے بادشاہ اگر کوئی بادشاہ تم سے صلح کرنی چاہے تو اگر وہ مسلمان ہو تو اس سے صلح کر لو اور اگر کافر ہو اور اس پر قدرت رکھتے ہو تو صلح نہ کرو کیونکہ پھر شاید فرصت کا موقع نہ ملے اور اگر اس نے قوت حاصل کر لی تو پھر ضرور تم کو نقصان پہنچائیگا۔ اور صلح ایک مدت مقررہ تک ہونی چاہئے جس کی میعاد کم از کم چار ماہ ہے۔ اور اگر صلح کرنے والوں میں سے ایک شخص مر جائے تو دوسرے کو فائدہ پہنچیگا۔ پھر اگر تمہاری ہمت صاف ہے اور تمہاری روح ملکوت اعلیٰ سے مجانست رکھتی ہے۔ پس تم اپنے ستارہ کی دعوت کرو بشرطیکہ وہ تثلیث یا تسدیس کی تم سے نظر رکھتا ہو اور اس کا قبول روشن کرو اگر وہ تمہارا دوست ہو گیا تو گویا وہ تمہارا وزیر ہے اور ان اعمال کے واسطے بلند ہمتی اور تزکیہ نفس اور کم کھانا اور خلوت میں رہنا اور ہر وقت ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ ان باتوں سے طبیب کا روزن کھل جاتا ہے اور عالم باطن سے مکاشفہ کے انوار ظاہر ہوتے ہیں اور تم فرشتوں اور جن کی باتیں سننے لگتے ہو اور تمہارا ناسوت پھر غالب ہوتا ہے پس تم مصباح مشکوۃ انوار الٰہیہ کے زیت بنجاتے ہو چنانچہ کسی کا قول ہے۔

ثَقُلَتْ زُجَاجَاتٌ أَتَتْنَا فُرَّغًا ۔ حَتَّى إِذَا مُلِئَتْ بِصِرْفِ الرَّاحِ

خَفَّتْ فَكَادَتْ أَنْ تَطِيرَ بِمَا حَوَتْ ۔ وَكَذَا الْجُسُومُ تَخِفُّ بِالْأَرْوَاحِ

جو شیشے ہمارے پاس خالی آگئے وہ بھاری تھے یہاں تک کہ جب ان میں خالص شراب بھر گئی وہ اس قدر ہلکے ہو گئے کہ قریب تھا ہوا کے زور سے اڑ جائیں اور ایسے ہی جسم روحوں کے ساتھ ہلکے ہوتے ہیں اور جب سعادت کا خیر تم کو اس علت سے حاصل ہو جائے تو کل علتوں کی مبداء ہے اور اس کے حاصل کرنے میں تم پورے مجاہدہ سے کام لو تب تم پر انوار محبت نازل ہوں گے اور تمام مخلوق تمہاری بغیر شمشیر زنی اور ہیبت بٹھانے کے مطیع ہو جائیگی۔

اور اگر مجاہدہ تم سے نہ ہو سکے اور باب طلب کو مسدود پاؤ تب زہد اختیار کرو کیونکہ [illegible] وہ درجہ ہے جو ان دونوں کے درمیان میں ہے حضرت علی فرماتے ہیں

إذا ما لم تكن ملكاً مطاعاً — فكن عبداً لمالكه مطيعاً
وإن لم تملك الدنيا جميعاً — كما تهواه فاتركها جميعاً
هما شيئان من نسك وملك — ينيلان الفتى شرفاً رفيعاً
إذا ما المرء عاش بكل شيء — سوى هذين عاش به وضيعاً

معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو لکھا کہ اگر ملک تجھ سے جاتا رہا ہے تو عبادت ہرگز نہ چھوڑیو یعنے عبادت اختیار کیجو! لوگوں نے اسی طریق سے اپنے مطالب حاصل کئے ہیں اور ہم نے بہت سے بادشاہوں کو فقیروں کے در پر حاضر دیکھا ہے چنانچہ قشیری فرماتے ہیں ؎

إذا نعم الفقير بباب الأمير — فبئس الأمير وبئس الفقير
وإما الأمير بباب الفقير — فنعم الأمير ونعم الفقير

معلوم ہوا کہ جب دل صاف ہو جاتے ہیں اور نور جلال براہین باطنہ کے ساتھ ان پر منکشف ہو گئے اور تجلیہ اور تصفیہ پورے طور سے حاصل ہو جاتا ہے تب عالم سفلی و علوی کے اسرار ظاہر ہو جاتے ہیں اور کیمیا اکبر کی معرفت نصیب ہوتی ہے فرشتے خدمت گار بنتے ہیں اور جنت اور اس کی نعمتوں کو شخص اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے جیسا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حارث سے فرمایا کہ اے حارث تو نے کس حالت میں صبح کی عرض کیا میں نے خدا کے ساتھ حق کے ایمان کی حالت میں صبح کی ہے حضور نے فرمایا ہر حق کی حقیقت ہے پس تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے عرض کیا حضور میں نے اپنے نفس کے آگے دنیا کو پیش کیا پس سونے اور مٹی کو یکساں پایا اور گویا کہ جتنے لوگ میرے سامنے باہم ملاقات کر رہے ہیں اور دوزخیوں کو دوزخ میں عذاب ہو رہا ہے۔ اور گویا خدائے تعالیٰ کا عرش میرے سامنے ہے حضور نے فرمایا یہ شخص مومن ہے خدا نے اس کے دل کو منور کر دیا ہے۔

اے بادشاہ اب سب مراتب تم کو معلوم ہو گئے پس تم ان کو لازم پکڑو اور اپنے

[illegible] پس تو خدا کا عبد ... بن جا [illegible] سلطنت [illegible]
[illegible] پس اس کو بالکل [illegible] دونوں چیزیں یعنے عبادت اور [illegible]
[illegible] تو زندگی اس کی ذلیل ہے ۱۲ حاشیہ [illegible]

شرعی دونوں کے تین حصے کرو ایک حصہ اپنے نفس کے واسطے اور ایک حصہ اپنی رعایا کے واسطے اور ایک حصہ اپنے رب کے واسطے معلوم ہو کہ سب لوگ تم سے اپنے منافع چاہتے ہیں اور اسی واسطے تمہارے ساتھ ہوئے ہیں سوا خداوند تعالیٰ کے کہ وہ تم سے تمہارا فائدہ چاہتا ہے پس تم اس کے ساتھ ہو اور اس کو لازم پکڑو کیونکہ اس سایہ کے ساتھ زوال نہیں ہے اگر چہ عمر نوح بھی تم کو نصیب ہو گا آخر مرنا ہے استاد ابو علی نے اپنے مشائخ سے روایت کی کہ کسی نے ممشاد دینوری سے پوچھا کہ تم نے طلب کا کیا قصہ کیا اور کہا کہ تم اس کے لائق نہ تھے کہا میں ایک عورت سے سنا کہ دف بجا کر یہ شعر گا رہی ہے

مَنْ طَلَبَ خَلَفَ مَنْ جَسَرَ نَالَ الْمُنَا وَالنَّحْرُ فِيهِ مُحُوْبَةٌ وَعَذَابٌ

جس نے خوف کیا وہ نقصان میں رہا اور جس نے بلند ہمتی کی وہ اپنی امید کو پہنچ گیا اس میں مشقت بھی ہے اور عذاب بھی ہے اور متنبی کہتا ہے۔

ثَبَتُ وُثُوقًا بِاللّٰهِ وَثَبَةَ حَازِمٍ يَرَى الْمَوْتَ فِي الْهَيْجَاءِ جَنَّى النَّحْلِ فِي الْفَمِ

پس خدا پر بھروسہ کر کے ہوشیار آدمی کی طرح سے اٹھ کھڑا ہو جو موت کو جنگ میں گویا منہ میں شہد سمجھتا ہے اور منصور حلاج کی بلند ہمتی کو دیکھ کر حاسدوں نے ان کو کیا کچھ کہا یہاں تک کہ سنگسار کر دیا اور حلول کی تہمت لگائی مگر انہوں نے کچھ خوف نہ کیا اور وہی بات کہے گئے جس کی حقیقت سے جاہل لوگ ناواقف تھے چنانچہ شیخ ابو العباس بن شریح سے پوچھا کیا کہ آپ حلاج کے حق میں کیا کہتے ہیں فرمایا میں ایسے شخص کے حق میں کیا کہوں جو مجھ سے زیادہ علم فقہ سے واقف تھے اور در حقیقت میں نہیں سمجھا کہ وہ کیا کہتے تھے کسی نے کہا کہ اگر آپ نے اُن سے کوئی بات سنی ہو تو بیان کیجئے کہا کہ ایک روز میں نے اُن سے سنا کہ وہ حاضروں کی طرف خطاب کر کے فرماتے تھے جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اُن کی گواہی طلب کی جاتی ہے اور جو غائب ہوتے ہیں وہ اس جھگڑے سے محفوظ رہتے ہیں۔

اور اسی مطلب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے [illegible] یعنی

[illegible]

نیکوں کی نیکیاں مقربوں کے گناہ ہیں کیونکہ یہ لوگ تجلی کی صف میں کھڑے ہونے والے ہیں پھر ان کو کسی بات کا کیا خوف ہے مجاہد کرتے کرتے ان کے احوال صاف ہو گئے ہیں اور اپنے ملوم ہمو کے پروں سے مجاہدہ اور تصفیہ اور تزکیہ میں انہوں نے خوب پرواز کی ہے اور حجاب ما سوائی کو توڑ کے مطلوب سے جا ملتے ہیں بندگی ان پر بہت تنگ ہوئی پس یہ چیز عالمین سے نکل گئی اور لاہوت صفات و جبروت کے ساتھ مل گئی اور نفوس طاہرہ اپنے معدن کی طرف رجوع کر گئے اور واجب الوجود کی رحمت کے جھونکے پر چلنے لگے پس یہ لوگ بعث کے بعد خیام راحت میں مقیم ہو گئے فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ جیسا کہ ایک عاشق مدہوش کا قول ہے ؎

إِنَّمَا الْحُبُّ مَنَالُ کُلِّهٖ ... رَحِمَ اللّٰهُ الْفَتٰى قَالَ بِهٖ

إِنَّ مَنْ اَضْحٰى بِقَلْبِیْ سَالِمًا ... لَمْ یَرِمْ رَمِیْنَهٗ إِلَّا قَالِبُهٗ

فِیْ ظِلَالِ الشَّوْقِ قَلْبِیْ وَاقِفٌ ... مِنْ هَجْرِ الْهَجْرِ قَدْ قَالَ بِهٖ

اور اگر تم بلند ہمت شیر نہیں رکھتے اور نہ قوت و شمرت رکھتے ہو تب تمہاری یہ مثال ہے

إِذَا کُنْتَ لَا تُرْجٰى لِدَفْعِ مُلِمَّةٍ ... وَلَا لِذَوِی الْحَاجَاتِ عِنْدَکَ مَطْمَعُ

وَلَا اَنْتَ ذُوْ جَاهٍ یُعَاشُ بِجَاهِهٖ ... وَلَا اَنْتَ یَوْمَ الْحَشْرِ مِمَّنْ یَشْفَعُ

فَعَیْشُکَ فِی الدُّنْیَا وَمَوْتُکَ ... وَعُوْدُ خِلَالٍ مِنْ حَیَاتِکَ اَنْفَعُ

جب تو ایسا شخص ہے کہ نہ کسی بلائی کے دور کرنے کے وقت تجھ سے امید کیجاتی ہے اور نہ حاجتمندوں کی تجھ سے کچھ طمع ہے۔ اور نہ تو ایسا مالدار کہ جس کے مال سے گزارہ کیا جائے اور نہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو حشر کے روز شفاعت کریں گے پس ایسی حالت میں دنیا کے اندر تیری موت اور زندگی یکساں ہے اور تیری زندگی کی بہ نسبت خلال کا تنکا نافع ہے اور تم کو چاہیے کہ لوگوں کے دل اپنے ہاتھ میں رکھو کسی کو خط لکھا اور کسی کو پیغام بھیج کر اور بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ رکھو اور علما و مشائخ کی خدمت گزاری کرو اور اگر ان سے کوئی خطا یا قصور سرزد ہو تو ایک حد تک معاف کرو اور دیکھو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تم کو کیسا ادب سکھایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں مجھکو حکم کیا گیا ہے کہ میں اس کو معاف کروں جو مجھ پر ظلم کرے اور اس سے ملوں جو مجھ سے [illegible] اور جو مجھکو محروم رکھے۔ اور اپنی خاموشی کو فکر اور [illegible]

[illegible] بات کو عبرت اور [illegible] تو جلدی کرو۔ اور [illegible] گفتگو کرو ایک مجمع میں دو [illegible]

لیک نامی ہے عرب کا ایک حکم کسریٰ کے پاس گیا کسریٰ نے اس کو بہت کچھ انعام و اکرام دیا بعض امیروں نے کسریٰ کو اس پر ملامت کی کسریٰ نے کہا ملک میں حکومت اور مال اور ملامت تین چیزیں ہیں دو ان میں سے دوا ہیں اور ایک بیماری ہے پس غلبہ اکثر کے واسطے ہے اور اس آیت سے بھی تمکو نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے ان دنوں کو ہم لوگوں کے اندر گردش دیتے ہیں آج ایک چیز ایک شخص کے پاس ہے اور کل دوسرے کے پاس ہے جیسا کہ یہ سلطنت تمہارے پاس آئی ہے ایسے ہی تم سے منتقل ہو کر دوسرے کے پاس جائیگی دیکھو امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اشعار

اَلنَّاسُ فِيْ زَمَنِ الْاِقْبَالِ كَالشَّجَرَةِ	وَحَوْلَهَا النَّاسُ مَادَامَتْ بِهَا ثَمَرَةٌ
حَتّٰى اِذَا مَا عَرَتْ مِنْ حَمْلِهَا انْصَرَفُوْا	عَنْهَا عُقُوْقًا وَقَدْ كَانُوْا بِهَا بَرَرَةً
وَحَاوَلُوْا قَطْعَهَا مِنْ بَعْدِ مَا شَفَقُوْا	دَهْرًا عَلَيْهَا مِنَ الْاَرْيَاحِ وَالْغَبَرَةِ
قَلَّتْ مُرُوَّاتُ اَهْلِ الْاَرْضِ كُلِّهِمْ	اِلَّا الْاَقَلَّ فَلَيْسَ الْعُشْرُ مِنْ عَشَرَةٍ
لَا تَحْمَدَنَّ امْرَءًا حَتّٰى تُجَرِّبَهُ	فَرُبَّمَا لَمْ يُوَافِقْ خُبْرُهُ خَبَرَهُ

اقبال کے زمانہ میں انسان مثل درخت کے ہوتا ہے جب تک اس میں پھل رہتا ہے لوگ اس کے گرد ہوتے ہیں اور جب درخت پھل سے خالی ہوتا ہے تو سب اس کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں حالانکہ پہلے اس کے ساتھ بہت نیک تھے اور اس درخت پر ایک مدت ہوا اور غبار سے حفاظت اور شفقت و مہربانی کرنے کے بعد اس کو کاٹ ڈالتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کل اہل زمین کی مروتیں اسی قسم کی ہیں سوا چند لوگوں کے جو عشر عشیر سے بھی کم ہیں کسی شخص کی بغیر اس کے تجربہ کئے تعریف نہ کرنی چاہیے کیونکہ اکثر اوقات اس کی تعریف اس کے حال کے موافق نہیں ہوتی ہے اور خاص خاص لوگ اپنے مصاحب اختیار کرو کیونکہ خداوند تعالیٰ نے بھی اپنی رسالت کے واسطے انسانوں اور فرشتوں میں سے خاص لوگوں کو اختیار کیا ہے اور جب تم حمام میں غسل کے واسطے جاؤ تو بدھ کا روز بہتر ہے [illegible] فقر سے امن میں رہے گا اور شب پنجشنبہ [illegible] نہیں راتوں میں جمعہ کو خلوت کیا کرو اور خدا [illegible] سے دعا [illegible]

انبیا و ملی اور اہل تقاصد اپنے مطلب کو پہنچے ہیں جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو شخص اس میں دعا کرے قبول ہوتی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ساعت شروع دن میں ہے۔ اور بعض کہتے ہیں درمیان میں اور بعض کہتے ہیں آخر روز میں اور یہی حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ اپنی ایک لونڈی سے فرمایا کرتی تھیں کہ جمعہ کے روز غروب آفتاب کا وقت ان کو بتادے۔

اور اس ساعت میں سورۂ انعام پڑھو اور درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرو اور جب اس آیت پر پہنچو اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ اپنے حصول مقصد کی دعا مانگو کیونکہ خدا اس شخص کی دعا کو رد نہیں کرتا ہے جو اس ثنا کے درمیان میں دعا مانگتا ہے۔

ہر نبی کے واسطے ایک دن اس سے مخصوص تھا چنانچہ حضرت موسےؑ کے واسطے شنبہ اور حضرت عیسیٰ کے واسطے یک شنبہ اور حضرت ابراہیمؑ کے واسطے دو شنبہ اور سہ شنبہ کے روز حضرت نوحؑ کے پاس خدا کی طرف سے امداد کی بشارت آئی تھی اور بدھ کے روز زردشت نے اہل مدینہ پر فتح پائی تھی اور پنجشنبہ اور جمعہ ہمارے حضورؐ کے واسطے مخصوص ہیں اور نجومی لوگ ہر دن کو ایک کوکب سے متعلق کہتے ہیں چنانچہ شنبہ قمر سے اور سہ شنبہ مریخ سے اور چہار شنبہ عطارد سے اور پنجشنبہ مشتری سے اور جمعہ زہرہ سے متعلق ہے اور ان اسرار سے واقف نہیں ہیں ہم ان اسرار کو تھوڑا سا بیان کرتے ہیں چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ موسےٰ علیہ السلام نے مغرب کی طرف دعوت کی کیونکہ زحل کی اس طرف حکومت ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا قبلہ مشرق کی طرف تھا بسبب آفتاب کے اور ہمارے حضورؐ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہے اس راز سے کوئی آگاہ نہیں ہوا مگر جس کو خدا نے کیا اور اس کا سبب یہ ہے کہ جب حضورؐ غار حرا میں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو زحل آپ کی دائیں طرف اور سعود بائیں طرف اور جدی سینہ کے مقابلہ میں اور نسر طائر اور سعد بلع سر کے اوپر ہوتے تھے اسی سبب سے جو کچھ سعادت آپ کو حاصل ہوئی تھی وہ حاصل ہوئی جو کسی کو نصیب نہ ہوئی تھی اور اسی کا سبب ہے کہ آپ کی حجت سارے عالم میں پہنچ گئی اور آپ کا نام و نشان بلند ہوا اور آپ کی دولت ہمیشہ کے واسطے قائم ہوئی اور اسلام کی سعادت نصیب ہوئی اور شریعت آپ کی مستحکم ہوئی کہ ترکوں نے مشرق سے اس

کی مدد کی اور اہل مغرب نے مغرب سے اور یہ سب لوگ بخوشی مسلمان ہو گئے تلوار کا کچھ خوف ان کو نہیں تھا
عیسٰے علیہ السلام کے ساتھ جالینوس کا واقعہ بھی سننے کے قابل ہے جالینوس ممالک ساحل کا
بادشاہ تھا جب حضرت عیسٰے علیہ السلام کا شہرہ بلند ہوا تو اس نے عیسٰی علیہ السلام کو لکھا کہ ہم آپ سے
مردہ کو زندہ کرانا نہیں چاہتے ہیں تم اس مریض کو جو مرض سل میں مبتلا ہے اسی مہینے میں آرام کر
اگر ایسا کرو گے تو میں تم پر ایمان لے آؤں گا مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک تربوز لاؤ اور اس مریض
کو کھلاؤ تربوز کھاتے ہی مریض نے قے کی اور ایک سیاہ چیز جیسے جلی ہوئی روئی ہوتی ہے اس کے
پیٹ سے نکلی اور حکم الٰہی سے وہ بیمار بالکل تندرست ہو گیا پھر عیسٰے علیہ السلام نے فرمایا جالینوس کی
مجھکو وجع کمر آتا ہے میں اس کا علاج کرتا ہوں یہ کہ آپ اپنے عبادت خانہ میں داخل ہوئے وہاں
جالینوس کو نصف شب کے وقت اسالو رہا اور کرانیہ کی بیماری شروع ہوئی اور صبح ہونے
سے پہلے مر گیا مجھ سے شیخ یوسف بن علی نے اپنے ملک پیر کاز کی ایک گھاس کے بہت خواص مجیب
بتلائے ہیں جن میں سے کچھ میں اس کتاب میں اور کچھ کتاب سلسبیل میں بیان کرونگا اور وہی
شیخ یوسف مجھ سے بیان کرتے تھے کہ میں اقبر ہو کر میں شیخ معری کے زمانے میں گیا اور ان
دنوں میں شیخ معری کی طرف سے لوگوں نے محمود بن صالح بادشاہ کے وزیر کو بہکا کر دشمن بنا
دیا تھا اور وزیر سے کہتے تھے کہ شیخ معرے ہند کے برہمنوں میں سے ہے تصویروں کو برا
نہیں سمجھتا ہے اور جانور کا گوشت کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ رسالت قلب کے صاف کرنے سے
ہوتی ہے اور وزیر نے بادشاہ کو بہکایا یہاں تک کہ بادشاہ نے شیخ معرے کے حاضر کرنے کے
واسطے پچاس سوار روانہ کئے شیخ کے دوستوں میں سے دو شخصوں نے جا کر شیخ کو خبر کی شیخ
تو مسجد میں چلے گئے اور شاہی سواروں کو دیوان خانہ میں ٹھہرا دیا پھر شیخ معری کے بھائی شیخ
مسلم اُن کے پاس آئے اور کہا اے فرزند تم کو اس حادثہ کی خبر ہے جو ہم پر نازل ہوا ہے یعنے بادشاہ
نے تم کو طلب کرایا ہے اب اگر ہم تم کو جانے نہیں دیتے ہیں تو مخالفت شاہی کی ہم میں طاقت
نہیں ہے [illegible] شاہی سواروں کے حوالے کر دیتے ہیں تو یہ ہمارے واسطے بڑی عار کی
بات ہے [illegible] اصحاب سواروں کی مہمانی
فرمایئے میرا ایک بادشاہ ہے جو میری حفاظت [illegible] دشمن سے بدلہ

رہے تھا پھر شیخ معری نے اپنے غلام قنبر سے کہا کہ لاؤ پانی۔ شیخ نے غسل کیا اور نصف شب تک نماز پڑھتے رہے پھر اپنے غلام سے پوچھا کہ مریخ کہاں ہے اس نے کہا فلاں منزل میں ہے شیخ نے کہا تو مجھ کو نیچے گاڑ دے اور ایک رسی مریخ کے متصل میرے ہاتھوں میں باندھ دے غلام نے ایسا ہی کیا پھر اس کے بعد ہم نے سنا کہ شیخ نے یہ دعا پڑھی۔ یَا مَلِكَةَ الْعِلَلِ يَا قَدِيمَ الْأَحْوَالِ يَا صَانِعَ الْمَصْنُوعَاتِ أَنَا لِجَمَالِكَ الَّذِي لَا يُضَاهُ ۔۔۔۔۔ پھر کہتے ہے وزیر وزیر وزیر یہاں تک کہ صبح کی سفیدی ظاہر ہوئی اور ایک بڑے غل و شور کی آواز ہمارے کان میں آئی ہم نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وزیر صاحب کا دیوان خانہ مع وزیر صاحب اڑتالیس آدمیوں پر گر پڑا اور طلوع آفتاب کے بعد شاہی پروانہ ان سواروں کے پاس آیا کہ شیخ کو ہرگز نہ ستائیں کیوں کہ وزیر دب کر مر گیا ہے۔ شیخ یوسف کہتے ہیں پھر شیخ معری نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا خدا کی زمین سے کہا تم زمین ہرکارہ سے آئے ہو اور تمہارا نام یوسف ابن علی ہے تم کو لوگوں نے میرے قتل پر آمادہ کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ میں زندیق (بے دین) ہوں۔

پس اے بادشاہ اگر تم یہ وصف رکھتے ہو تو مقاصد تمہارے حاصل ہو گئے اور بہت اعلیٰ مقام تم نے حاصل کیا کل دشمن تمہارے زیر رہیں گے بے دریغ قلعے تم فتح کرو گے اور ملک و مال و زراعت سب میں برکت ہوگی اور اگر تم نے کوشش کی تو ان ذرائع سے تم ان مقاصد کو حاصل کرو گے جو سکندر نے حاصل کئے کیونکہ جو بات ہو چکی ہے وہ پھر بھی ہو سکتی ہے۔ اور خطبۃ البیان میں منقول ہے کہ ایک بادشاہ حلوان و زاہرہ کا دنیا میں پیدا ہونا ضروری ہے جو خدا سے خوف کرنے والا ہوگا ملکوں میں انتظام کرے گا اور لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیگا اور اس بادشاہ کا ظہور تہتر برس کے بعد ہوگا۔

دیکھو کہ غیبی خبریں کس طرح آئینہ دل میں منکشف ہوئیں جب دل کا حجاب رقیق ہوتا ہے تو ہر دقائق ظاہر ہوتا ہے اور لوح محفوظ پر نظر جا پہنچتی ہے۔ اس میں جو کچھ غیب کی باتیں لکھی ہیں وہ یہ شخص لوگوں سے بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہوتا۔

بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنا راز کسی سے بیان نہ کریں سوا اس کے جس سے محبت اور یگانگت ہو۔ [illegible] تو نے حکایت سنی ہوگی پس اے بادشاہ ان نکتوں اور اشاروں کو معلوم کرے [illegible] نصیحت کرتا ہوں

کو دوست رکھتے ہو، تابلہ فساق و فجار کے سلطنت اہل علم کو زیادہ لائق ہے مگر خدائے تعالیٰ نے
تقدیر میں تو کچھ فیصلہ کر دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور نہ معلوم کیوں واسطے وارث اور مالک ہونا
ضروری ہے" اور وہ وہی ہوتا ہے جسکو خدا اپنے بندوں میں سے سرفراز کرنا چاہے۔

کتاب سر العالمین کا پہلا حصہ ختم ہوا

کتاب سر العالمین کا دوسرا حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

معلوم ہو کہ ناموس کی امارت عبادت میں ایسی ضرورت ہوتی ہے جیسے دوا کی مگر ہم عوام الناس کے
نزدیک شفقت احوال کی شرح بیان کرتے ہیں کیونکہ صاحب شرع نے لوگوں سے ان کی عقلوں کے موافق
کلام کیا ہے اور خداوند کریم نے بھی ہر ایک سے ویسا ہی کلام کیا ہے جس کو وہ سمجھ سکتا ہے اور اسی کا
مستحق ہے چنانچہ ایک قوم کے واسطے فرماتا ہے [illegible] اور ایک قوم کے واسطے فرماتا ہے
[illegible] متشعشعۃ۔ اور چند ہمت لوگوں کے واسطے فرماتا ہے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ [illegible]
[illegible] نَاضِرَةٌ ۚ معلوم ہو کہ زاہد اپنے لوگوں کو بہت پیارا ہوتا ہے اور ہر طائفہ اپنے واسطے
ایک مذہب اختیار کرتا ہے اور زہد کا ایک خاص طریقہ ایجاد کرتا ہے مثلاً کسی نے تسبیح ایجاد
کی اور کسی نے جبہ بنایا اور کسی نے کھال پہنی اور کوئی ہرن کی اور کوئی شیر کی کھال پر بیٹھتا ہے اور
کوئی جنگل میں اعتکاف کرتا ہے اور پھر لوگوں کے اعتقاد یہاں تک بڑھ گئے کہ کہتے ہیں میاں
فلاں جگہ جاؤ وہاں ان درگاہ کا چلہ ہے اور کوئی شخص نور دکھلاتا ہے اور کوئی قبروں میں [illegible]
[illegible] ظاہر کرتا ہے اور ان کو کرامتیں بتلاتا ہے اور کوئی پیر [illegible]
میل [illegible] سے ہوتا ہے [illegible]
اس کی چراغ سے آگ اثر نہیں کرتی ہے اور کوئی اور [illegible]

پانی پر چلتا ہے کوئی ہوا میں جا تا ہے کوئی نماز پڑھتا ہے کوئی...... پانی سے چراغ جلا کر دکھاتا ہے غرضیکہ اسی طرح کی باتوں کو لوگ کرامتیں سمجھے ہیں۔

معجزہ اور سحر کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ اور کرامت ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور سحر اور شعبدہ قائم نہیں رہتا ہے مثلاً قرآن مجید معجزہ اکبر اور ناموس اعظم ہے اور اہل کرامت وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدمت کی ہے اور خدمت لی ہے اور عمل کیا ہے اور کرایا ہے پس عمل نے ان کے دل سے غفلت کے حجاب کو دور کر دیا اور ذکر نے ساری سیاہی اس کی دھو ڈالی پھر اس وقت ان کو مجاہدہ کے بعد مشاہدہ نصیب ہوا اور دل ان کے انوار صدق و تصدیق کے ساتھ منور ہوئے اور نفوس مقدسہ مقام صمدانیت میں ترقی کر گئے لوح محفوظ کا راز و اسرار دیمومیہ سے منکشف ہوا اجسام رذیلہ مسلولہ کے خطرات پاک و صاف ہو گئے اور کمال وجود کے قالب میں وصل کر اہل وجود کی صحبت میں جا پہنچے اور آسمان طرائق سے حقائق کے چاند ان پر جلوہ گر ہوئے چنانچہ ابتداء حال میں ایک ستارہ دکھائی دیا پھر عرش ایمان کے نقش سے وہ نور پھیلنا شروع ہوا یہاں تک کہ بدر یعنی چاند بن گیا پھر محبت ربانی کے چشمہ حقیقت برہانی کے فیض سے جاری ہوئے بعد اس کے قلب صادق صافی دوامی بلند ہمتی کے براق پر سوار ہو کر آسمان اور فرشتوں کی سیر کرنے لگا پھر میدان محبت میں اشتیاق کے پر کھول کر قرب کا شربت پینے لگا اور بشریت کے کپڑے پھاڑ کر بیہوشی و طرب کی حالت میں بالکلیہ اس کے ساتھ جا ملا۔

جب مجالس طرب کے دروازے کھل جاتے ہیں عاشق صادق ہجر کے صدموں اور خلوت کی زحمت سے تاب نہ لا کر لوہے کے شوق لگا پھرتا ہے پس یہ شخص ابتداء حال میں مجنوں اور انتہا میں ذی فنون ہو جاتا ہے۔ جب تم اس کو ابتدا میں لغمات اور سماع کا شوقین دیکھو تو اگر اس نے اسی کو اپنا وتیرہ اختیار کر لیا اور ترقی کے دروازہ سے روگرداں ہو گیا پس سمجھ لو کہ یہ شخص بدنصیب ہے اور اس کے اور اس کے مقصد کے درمیان میں ایک دیوار حائل ہو گئی ہے اور اگر اس نے نغمات اور سماع کو .... ترقی کرنے کا ذریعہ بنایا ہے تب یہ شخص معارف سے واقف ہو کر .... ہو گا پس رب العالمین کے پاس لا ہوتی معنوں کے سر سبز درخت کے نیچے آرام کرنے .... جائے گا۔

اور اس کی سعادت کا زمانہ گردش کرنے لگیگا۔ پس اس وقت اُس کا ادنےٰ مقام کرامت کا ظاہر کرنا ہے اور جب یہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو دیکھیگا اپنے رخسارہ کو اُس کے پاؤں کے نیچے رکھیگا جیسا کر لیلےٰ مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے دیکھا کہ مجنوں اپنے کندھے پر ایک کتے کو بیٹھائے ہوئے کھلائے چلے آرہے ہیں لوگوں نے اُن کو ملامت کی انہوں نے کہا میں نے اس کتے کو لیلیٰ کے در پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اس سبب سے اس کی یہ تعظیم وتوقیر کرتا ہوں پھر مجنوں نے یہ اشعار پڑھے ؎

رَاٰی الْمَجْنُوْنُ فِی الْفَلَوَاتِ کَلْبًا ۔۔۔ فَمَدَّ اِلَیْہِ بِالْاِحْسَانِ ذَیْلًا

فَلَامُوْہُ عَلٰی مَا کَانَ مِنْہُ ۔۔۔ وَقَالُوْا لِمْ مَنَحْتَ الْکَلْبَ نَیْلًا

فَقَالَ دَعُوْا مَلَامَکُمْ فَعَیْنِیْ ۔۔۔ رَاَتْہُ مَرَّۃً فِیْ بَابِ لَیْلٰی

اور اسی کی تائید میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مروی ہے کہ ایک شخص مر گیا حضور سے عرض کیا گیا کہ آپ اس کے جنازہ کی نماز پڑھا دیں فرمایا میں ایسے شخص کی نماز نہیں پڑھتا جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے اس کو مسجد کی دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے حضور نے فرمایا میں اس شخص پر کیونکر نماز پڑھوں جس نے سوا نفل کے کوئی نماز نہیں پڑھی پس جبرائیل حضور کی خدمت میں آئے اور کہا اے محمد خدا فرماتا ہے کہ کیا لوگوں نے اسکو ہمارے دروازہ پر ایک ادمی نہیں دیکھا ہے اور جب تم اس کو میرے دروازے سے ہٹا دوگے تو پھر یہ کس کے دروازے پر کھڑا ہوگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اس کو بخشدیا ہے اور میرے فرشتوں نے اس پر نماز پڑھی ہے اور بے شک خدا تمام عالم سے بے پروہ ہے۔

چودھواں مقالہ
چند نصائح میں

بادشاہ کو چند ایسے اشخاص مہیا کرنے چاہئیں جو ان کی اطاعت کا لوگوں میں وعظ

کہیں اور لوگ خوشی ان کی فرمانبرداری کی طرف مائل ہوں ہم پہلے حصول سلطنت میں تین طریقے بیان کر چکے ہیں اور جو شخص بطریق طنز کے یہ کہے کہ فلاں شخص کیا حیثیت رکھتا ہے جو سلطنت اس کو حاصل ہو گی کیا اس کے پاس مال سے یا کثرت سے اولاد ہے یا ماں باپ اس کے صاحب ملک تھے تو اس سے کہنا چاہیے کہ نمرود بن کنعان کون تھا اور شداد جس نے جنت بنائی کون تھا اور حضرت ادریس جو درزی کا کام کرتے تھے وہ کون تھے اور حضرت نوح نجاری کرتے تھے اور حضرت ابراہیم بھیڑ بکریاں چراتے تھے اور حضرت داؤد زرہ ساز تھے اور طالوت کھالوں کو دباغت دیا کرتے تھے اور حضرت صالح سوداگر تھے اور حضرت سلیمان غواص تھے اور حضرت عیسیٰ سراج تھے اور حضرت آدم کاشتکاری کرتے تھے پھر ان لوگوں کو یہ سلطنت اور عظمت کیونکر نصیب ہوئی کیا تم کو اس فرمان الٰہی سے نصیحت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ معلوم ہو کر لوگوں کے واسطے بادشاہ کی بہت بڑی ضرورت ہے تاکہ اس کی اطاعت کریں اور اس کی طرف مائل ہوں۔ دیکھو جانوروں میں بھی ایک سردار ہوتا ہے اور شہد کی مکھیوں اور چیونٹیوں وغیرہ میں سلطنت کا دستور ہے۔ اسی واسطے لوگوں کو بادشاہ کی اطاعت کرنی چاہیے ورنہ پھر ان کی گردن ہے اور تلوار ہے کیا تم نے حضور علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا کہ اطاعت کرو اپنے امیر کی اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے جو بادشاہ ہو اس کی پس ان نصیحتوں کو تم غور سے سمجھو اور اگر پھر بھی حالت باقی رہے تو باز اور عقاب کرگس اور مکھی کو خیال کرو اور جیسا کہ ایک عقل نے فرمایا ہے۔ یَا طَالِبَ الرِّزْقِ الْهَنِیِّ بِقُوَّةٍ   هَیْهَاتَ اَنْتَ بِبَاطِلٍ مَشْغُوْفُ

اے طالب کہ ڈھونڈتے ہو رزق کے قوت کے ساتھ افسوس کہ تو بیکار کاموں کے درپے ہو رہا ہے

رَعَتِ النُّسُوْرُ بِقُوَّةٍ جِیَفَ الْفَلَا   وَرَعَی الذُّبَابُ الشَّهْدَ وَهُوَ ضَعِیْفُ

گدھ وغیرہ مردار جانور قوت کے ساتھ جنگل کے مرداروں کو کھاتے ہیں۔ اور مکھی بھی قوت ہی کے ساتھ شہد کھاتی ہے حالانکہ نہایت ضعیف جانور ہے۔ اور اے عقل مند تم کو [illegible] جب اہل ریاست تمہارے مخالف ہوں تو نہایت حکمت کے ساتھ [illegible] ایک متنافیسی

یہ
قوت جذب ہوتی ہے کیا تم نے انہیں سنا کہ جب سکندر کو ہندوستان کے چالیس برہمنوں کا
حال معلوم ہوا جو سکندر کے نہایت مخالف اور بڑے ریاضت کرنے والے تھے سکندر نے حکمت
کا ایسا پہلو اختیار کیا جس سے خود بخود وہ برہمن نہایت پریشان ہو گئے مساوی ہمتیں ان کی
ٹوٹ گئیں اس وقت سکندر نے ان سب کو گرفتار کر لیا۔

جو جو معانی اور مطالب اس کتاب میں ہم نے بیان کئے ہیں ان میں غور کرو کیونکہ یہ کافی
ہیں اور ان کی تکذیب نہ کرو کیونکہ یہ مثل معجزات کے ہیں معلوم ہو کہ جسم بغیر سر کے اور آسمان بغیر
سورج کے اور زمین بغیر حرارت اور تجارت اور زراعت اور زندگانی اور موت اور غنا اور فقر اور
ملک و سیاست اور امارت و وزارت کے اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے غرضیکہ کل امور ایک دوسرے
وابستہ ہیں جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

پندرہواں مقالہ

دلیل مستدل کے قطع کرنے میں

اے عزیز تم کو معلوم ہے کہ ہر شخص نے ایک دلیل کے ساتھ تمسک کر رکھا ہے اور اپنے
نزدیک اس کو کافی دلیل سمجھتا ہے پھر دوسرا مناظر اس سے ایسی دلیل کے ساتھ معارضہ کرتا ہے
جس سے وہ دلیل ٹوٹ جاتی ہے اب بتلائیے کہ جو دلیل منقوض ہو گئی وہ کیسے دلیل ہو سکتی
ہے اور ناقص ہے جب اس کو کیا تو اس میں علت داخل ہوئی اور دلیل کے مرتبہ سے یہ دلیل ساقط
ہو گئی اور علت نے نقض کے ساتھ اس کا معارضہ کیا پس دونوں دلیلیں متزلزل معلول غیر معقول
ہو گئیں پھر یہ دلیل منقول ہے اور نقض کے ساتھ اس کا معارضہ ہوا ہے تو اس کا حکم یا قول باطل
ہوگا پس اگر تم یہ کہو کہ قول باطل ہوا تب تو شریعت بھی جاتی رہی کیونکہ حکم اور قول دونوں شرع
ہیں اور اگر یہ کہا جائے کہ حکم باطل ہوا پس اس کے ساتھ عمل بھی باطل ہوا اور اگر تم یہ کہو کہ حکم اور
قول دونوں باطل ہو گئے پس مستدل کی غرض کے آثار کہاں ہیں اور اگر تمہاری دلیل معقولی قیاسی
ہے تو پھر کس طرح [illegible] کے ساتھ منقول منقوض پر بلند لیجا سکتی ہے اور اگر دلیل غیر قیاسی
ہے [illegible] باطل ہوا اور جب تم نے
یہ جان لیا کہ تمہارے کلام کے واسطے علت و [illegible] پس وہ علت ہی کیا

ہے جو معلول سے جدا ہو یا وہ معلول سے غیر منفصل ہے پس اگر علت معلول سے غیر منفصل ہے تو
کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ دلیل ہو اور اگر معلول میں داخل ہے تو یا وہ جلیہ ہوگی یا غیر جلیہ ہوگی
پھر اگر تم یہ کہو کہ غیر جلیہ ہے تو قول کے ظاہر کرنے کی دلیلیں کہاں ہیں اور اگر یہ کہو جلیہ ہے تو پھر
ظاہر کے بعد یا نتیجہ اس کے ہونے سے کیا فائدہ کیونکہ وہی علت ہے اور وہی معلول ہے اور جس
نے کسی چیز کی فقہ حاصل کی ہیں وہ فقیہ ہے پھر کیونکہ فقہ کی خصوصیت باقی رہی اور اس کے
ساتھ تخصیص کے آثار اور اس کی دلیل مقطوع کہیں ہے اور نظر کہاں ہے اور مناظرہ اور مجادلہ
کے معنے کیا ہیں اگر تم یہ کہو کہ مجادلہ بطور بیان کے جہت سے اشکال کا دور کرنا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے
کہ فلاں شخص خوب عربی جانتا ہے یا فلاں شخص نے اپنا قصیدہ یا رسالہ پڑھا اب بتلاؤ کہ تمہاری
بات ظاہر ہونے کے آثار کہاں ہیں جب کہ دلیل اور برہان قطع ہو گئیں اور اگر تم کہو کہ جدال مشاکلہ
ہے یا اور کچھ معنے بیان کرو تو ان لغو باتوں سے کیا فائدہ کیونکہ تمہاری دلیل منقوض ہے اور مخالف
کی طرف سے علت اس پر داخل ہے اس کے واسطے معقول جواب دینا چاہیے کیونکہ اس مقام اور
اس گفتگو میں مغالطہ اور مناقضہ کی گنجائش نہیں ہے مگر تمہارا جواب سوال کے خلاف ہے تو
یہ حال فضول ہے اور اگر نفس مسئلہ سے ہے تب برہان قاطع غیر منقوض معلول ہے جواب کی
صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔

جب تم سے کسی چیز کی ابتداء حد یا معرفت کا سوال کیا جائے پس یا تو تمہاری معرفت برہان قاطع
ہوگی منقول غیر منقوض پس یہ دلیل مشترکہ ہے اس کے ساتھ حجت پکڑو۔

کسی چیز کی معرفت یا تو بنفسہ ہوتی ہے یا بغیرہ ہوتی ہے اگر بنفسہ ہے تو یہی برہان مطلوب ہے جب
کہ صفت کو کسی کے اندر دخل نہیں ہے۔ چنانچہ براہین تصدیق میں برہان اور تصدیق ایک ہے
جیسا کہ تم کہو کہ یہ ایک ہے یا کچھ سات یا دس ہے یا دس پانچ سے زیادہ ہوتے ہیں پس
اس کے واسطے برہان کی ضرورت نہیں ہے ایسی ہی مثال تم کو بھی لانا چاہیے کیونکہ تم جانتے ہو کہ علت
[illegible] سے جدا نہیں ہوتی ہے۔ براہین یا تصدیق ہوتے ہیں یا معلول یا منقول غیر منقوض
[illegible] ہو جاتا ہے اور یہی ہمارے قول قطع
[illegible]
دلیل کا مطلب ہے۔ پھر اگر تم [illegible]

اور شکار کے ارسانوں کو تم جانتے ہو پھر متواتر بغیر ہی تمہارے نزدیک دلیل ہے اور تم علم کا اس کے اندر اعتبار نہیں کرتے ہو کیونکہ تم کو صرف خصومت اور جھگڑے سے مطلب ہے اور اظہار حق کے واسطے بحث کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

سولہواں مقالہ

طہارت اور اسکے آداب و اسباب کے بیان میں

معلوم ہو کہ طہارت فرض ہے ظاہری ہو یا باطنی باطنی طہارت قلب کا ہر چیز سے سوا اللہ کے پاک کرنا ہے جب یہ طہارت قلب کے اندر حاصل ہو جاتی ہے تو قلب فیض ربانی اور علوم لدنیہ کا محل ہو جاتا ہے اسرار کے پردے اٹھ جاتے ہیں کرامات کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور عقل حضیض شہوات سے آسمان معارف کی طرف ترقی کرتی ہے پھر کشف اسرار ربوبیت کے آسمان پر پہنچتی ہے پھر یہ عقل کمال کرسی مراقبہ کی طرف ترقی کرتی ہے پھر عرش حضرۃ القدس میں جا پہنچتی ہے پھر طعام محبت کے تھال اس کے سامنے آتے ہیں اور احسان کا نور طبائع منکرہ کے اجسام کو روشن کرتا ہے اور تائید کے نور پر تقدیر کا قلم لوح تمہید پر جاری ہوتی ہے پس کوئی ان میں سے نیک بخت ہے اور کوئی بدبخت ہے جب یہ باطنی سلطنت تم کو حاصل ہوگی تو موت کی طرف تم التفات نہ کرو گے کیونکہ موت دوستوں کے جمع کرنے والی اور متنافر طبیعتوں کی متفرق کرنے والی ہے۔

جب مقام تجلیہ میں وصال کے پیالے تمہارے سامنے آویں گے اور صبح کی ٹھنڈی ہوا تم پر چلے گی منادی تقدیم غلاف کا اسی میں کوشش کرنے والوں کو چاہیے کہ کوشش کریں اور اس وقت تمہاری روح خوب روشن ہو جائیگی معلوم ہو کہ خداوند تعالے نے حیوان کو پیدا کر کے اس کی تین قسمیں کی ہیں ایک قسم عقل مجرد ہیں بغیر شہوت کے یعنے فرشتہ اور ایک قسم شہوت مجرد ہیں بغیر عقل کے یعنے بہائم اور ایک قسم شہوت اور عقل سے مرکب ہیں یعنے [illegible] جس کی عقل شہوت پر غالب ہوئی وہ ملائکہ سے مل جاتا ہے اور جس کی [illegible] ملا ہوتا ہے [illegible] یعنے بہائم کو حکم کیا ہے اس کے [illegible]

اب ہم طہارت ظاہری کا بیان کرتے ہیں برتن میں پانی لے کر وضو سے پہلے تین بار ہاتھ دھوؤ
اور قبلہ رو بیٹھ کر وضو کرو اور یہ خیال رکھو کر تمہارے کپڑوں پر چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کہہ کر مسواک شروع کرو اور وضو کی نیت بھی کرو۔ وضو کے اندر فرض چھ یا تین ہیں ایک تو وضو کا فرض
رکن یعنی منہ دھونے سے پہلے نیت کر لینا پھر منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونے پھر سر کے اگلے
حصہ کا مسح کرنا پھر دونوں پیروں دھونا مع ٹخنوں کے اور ترتیب اور موالاۃ ہی دو قولوں میں سے
صحیح قول کے موافق فرض ہے اور حیض اور جنابت کے غسل میں وضو کر کے تین تین بار تمام اعضاء
کو دھونا چاہیے اور جنابت یا حیض کے غسل کی نیت جدا گانہ کرنے وضو کے توڑنے والی یہ باتیں
ہیں لیٹ کر آرام سے سو جانا یا عقل کا کسی سبب سے دور ہونا یا مرد عورت کو بغیر حائل کے ہاتھ
لگائے اس سے ہاتھ لگانے والے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے عورت کا نہیں ٹوٹتا اور فرج کو ہاتھ
لگانے استنجے کو جب جائے تو قبلہ اور چاند اور سورج کی طرف منہ یا پشت نہ کرے مگر جب
کہ درمیان میں حائل ہو اور داخل ہونے کے وقت بایاں پیر اندر رکھے اور نکلنے کے وقت دایاں
پیر باہر نکالے اور اسم الٰہی لکھے ہوئے کوئی چیز پاس ہو تو اس کو باہر رکھ جائے۔ استنجا ہر ایک
پاک چیز کے ساتھ جائز ہے مگر جس میں عزت ہو جیسے کھانے کی چیز وغیرہ اور ہڈی یا شیشہ
جیسی چیز سے جو نل کو تکلیف پہنچانے والی ہو استنجا کرنا جائز نہیں ہے حضور علیہ السلام نے
فرمایا ہے ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جناتوں کا کھانا ہے اور خداوند تعالیٰ
ہڈی پر گوشت پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتے ہیں اور افضل یہ ہے کہ ڈھیلوں سے استنجا کرنے
کے بعد پانی سے استنجا کرے اور یہی اہل فنا کی طہارت ہے پاخانہ میں جانے کے وقت یہ
کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَمِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
اور جب پاخانہ سے باہر آئے یہ کہے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّی الْاَذٰی وَ
عَافَانِیْ ـــ بند پانی میں پیشاب نہ کرنا چاہیے اور زمین کے سوراخ میں جو

ـــ ... اور شیطان نجس و ناپاک ہے۔

اب ہم طہارت ظاہری کا بیان کرتے ہیں برتن میں پانی لے کر وضو سے پہلے تین بار ہاتھ دھوؤ اور قبلہ رو بیٹھ کر وضو کرو اور یہ خیال رکھو کہ تمہارے کپڑوں پر چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر مسواک شروع کرو اور وضو کی نیت بھی کرو۔ وضو کے اندر فرض چھ ہیں ایک تو وضو کا فرض رکن یعنی منہ دھونے سے پہلے نیت کر لینا پھر منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونے پھر سر کے اگلے حصے کا مسح کرنا پھر دونوں پیروں دھونا مع ٹخنوں کے اور ترتیب اور موالاۃ بھی دو قولوں میں سے صحیح قول کے موافق فرض ہے اور حیض اور جنابت کے غسل میں وضو کر کے تین تین بار تمام اعضا کو دھونا چاہیے اور جنابت یا حیض کے غسل کی نیت جدا گانہ کرنے وضو کے توڑنے والی یہ باتیں ہیں لیٹ کر آرام سے سو جانا یا عقل کا کسی سبب سے دور ہونا یا مرد عورت کو بغیر حائل کے بدن لگائے اس سے ہاتھ لگانے والے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے عورت کا نہیں ٹوٹتا اور فرج کو ہاتھ لگانے استنجے کو جب جائے تو قبلہ اور چاند اور سورج کی طرف منہ یا پشت نہ کرے مگر جب کہ درمیان میں حائل ہو اور داخل ہونے کے وقت بایاں پیر اندر رکھے اور نکلنے کے وقت دایاں پیر باہر نکالے اور اسم الہٰی لکھے ہوئے کوئی چیز پاس ہو تو اس کو باہر رکھ جائے۔ استنجا ہر ایک پاک چیز کے ساتھ جائز ہے مگر جس میں جزرگی ہے جیسے کھانے کی چیز وغیرہ اور ہڈی یا شیشہ یا ایسی چیز سے جو نل کو تکلیف پہونچانے والی ہو استنجا کرنا جائز نہیں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جناتوں کا کھانا ہے اور خداوند تعالیٰ ہڈی پر گوشت پیدا کرتا ہے جس کو وہ کھاتے ہیں اور افضل یہ ہے کہ ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرے اور یہی اہل فنا کی طہارت ہے پاخانہ میں جانے کے وقت یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَمِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الْخَبِیْثِ اور جب پاخانہ سے باہر نکلے یہ کہے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ ۔ بند پانی میں پیشاب نہ کرنا چاہیے اور زمین کے سوراخ میں ہ

[illegible]

... راستہ کے درمیان میں نہ پھلدار درخت کے سایہ میں یا ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں
لوگ آرام پاتے ہوں اور بیماری یا سخت سردی کے عذر سے تیمم کرنا جائز ہے مٹی یا غبار ہو کہ
ہاتھ میں لگ جائے اور حیض جنابت سے بھی خوفناک عذر کے وقت تیمم کے واسطے دو ضربیں
لگائے ایک منہ پر اور ایک دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک اور علماء کہتے ہیں کہ جو چیز زمین سے
نکلے مثلاً پتھر وغیرہ اس کے ساتھ بھی تیمم جائز ہے مگر تیمم نماز کے وقت داخل ہونے کے بعد کرے
اور انگوٹھی اتارے تیمم کرنے والے کو وضو کرنے والوں کی امامت کرنی جائز ہے اور صحابہ کرام نے
ایسا کیا ہے زخم کے پٹیوں پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ پاک ہوں۔

سترہواں مقالہ

کم سے کم حیض کی مدت ایک شبانہ روز ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ روز ہیں پھر ان کے
بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اور کم سے کم مدت طہر یعنی پاکی کے جو حیضوں کے درمیان میں
ہوتی ہے پندرہ دن ہیں حیض والی روزہ اور نماز کو چھوڑ دے پھر روزوں کی قضا کرے اور نماز
کی قضا نہ کرے معلوم ہو کہ حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پھر سرخی اور زردی کی طرف مائل ہو جاتا ہے
اور جب موقوف ہونے کو ہوتا ہے تب سفیدی ظاہر ہوتی ہے حیض یا نفاس والی پہلے
نماز کے وضو کی طرح سے وضو کرے پھر تین بار تمام اعضا کو دھوئے اور حیض یا نفاس کے
غسل کی نیت کرے نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ ساٹھ روز اور کم سے کم ایک ہی بار خون
کا آنا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرزند پیدا ہونے کے بعد غسل کر کے نماز شروع کر دیتی تھیں
اور اسی سبب سے بتول آپ کا نام ہوا ہے کیونکہ نفاس کا خون اور دنیا کی محبت آپ سے
منقطع ہو گئے تھے۔

معلوم ہو کہ نجاست کی یہ چیزیں ہیں خون جب کہ بہے خنزیر کا گوشت اور اس کا
[illegible]
[illegible]

کا یہ مختصر بیان بطور اشارات کے ہے اور اگر تم کو مفصل دیکھنا ہو تو بڑی بڑی کتابیں دیکھو جیسے
ہماری کتاب بسیط اور وسیط اور وجیز ہیں اور اگر علم خلاف حاصل کرنا ہو تو ہماری کتاب تحصین
اور کتاب الاشراف فی مسائل الخلاف دیکھو اور اگر انتہا کی واقفیت چاہو تو ہمارے امام اور
ابو المعالی الجوینی الحرمین کی کتاب نہایت المطلب فی الخلاف والمذہب دیکھو اور اگر علم اصول
دین کی کتابیں چاہو تو ہمارے استاد کی کتاب ارشاد اور محیط اور منید کو ملاحظہ کرو اور ہماری
کتاب الاقتصاد فی علم الاعتقاد کو دیکھو اور اگر اصول فقہ کا ارادہ ہو تو کتاب مجہول فی علم الاصول
اور کتاب المنحول فی علم الجدل اور کتاب تہذیب الاصول اور ماخذ الخلاف اور شفاء العلیل کو دیکھو اور اگر فلاسفہ کی کتابیں چاہو
تو کتاب مقاصد الفلاسفہ اور کتاب الشافی اور کتاب المحاک اور کتاب [illegible] اور ہماری کتاب
تہافتہ الفلاسفہ اور مقاصد کو دیکھو اور تفاسیر میں تفسیر حضرت علیؓ اور تفسیر ابن عباس اور
تفسیر حسن اور تفسیر کلبی اور ثعلبی اور رمانی اور تفسیر خلف الزاسانی اور علی الواحدی کی بسیط
اور وسیط اور وجیز وغیرہ کو دیکھو۔ اور معلوم ہو کہ تصانیف بہت کثرت سے ہیں مگر
سب میں بہتر وہ ہے۔ جو آخرت کا رستہ دکھائے جیسے قوت القلوب شیخ ابو طالب مکی کی
اور ہماری کتاب احیاء علوم الدین وغیرہ۔ ان سب کتابوں کو دیکھ کر ان علوم میں قوت حاصل
کرو اور ہماری اس کتاب کو خوب یاد کرو تاکہ لوگوں سے ہر قسم کی گفتگو کر سکو اور قصص
و حکایات کی کتابیں دیکھنے میں کچھ حرج نہیں ہے جیسے والمعافی کی کتاب مجمع الحکایات اور
حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم کی ہے اور طبقات مشائخ کی کتابیں بھی ملاحظہ کرو کیونکہ چھوٹے
کام غریبوں کو پڑھا کر سمجھاتے ہیں۔ جو علم کہ معنے معلوم کرنے کے واسطے حاصل کیا جاتا ہے
جیسے علم الغیب اس سے اسماء مشتقہ اور اصطلاحات کا جاننا مراد ہوتا ہے اور نحو سے اعراب
کی حالت یعنی زیر زبر پیش اور سکون کا معلوم کرنا مراد ہے۔ مثلاً انّ وغیرہ اسماء کے نصب کرنے
والے حروف اور کانَ وغیرہ اسماء کے رفع کرنے والے حروف اور حروف ظرف اور حروف جارہ اور
اسماء مدح و ذم مثل حَسُنَ وَ نِعْمَ وَ بِئْسَ وَ سَاءَ اور حروف شرط اور انّ ثقیلہ اور انْ خفیفہ
[illegible] معلوم کرنے [illegible] کلما کا لفظ ہے اور اہل شرع
کے نزدیک دو کے مشترک [illegible] کا معنی

انقلاب حاصول پر ظاہر ہو گیا تو کوئی نقص اس میں باقی نہ رہا اور بہت قوت اسکو حاصل ہو گئی اور مسئلہ کی صحت میں قرآن کا مضمون روشن ہوا کہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ... اس دلیل کی قوت نے مجھکو اس بات پر آمادہ کیا کہ رسائل دور کے اندر میں پورا غور کروں علم فقہ سے مراد ان آداب اور احکام کا معلوم کرنا ہے جو دوزخ سے نجات دینے والے اور جنت میں پہنچانیوالے ہیں اور علم منطق گویا عقل کی نحو ہے یعنے جمال کو اس کے ساتھ اس طرح قید کیا جاتا ہے جیسے علم نحو کے ساتھ الفاظ کو قید کیا جاتا ہے اور خطائیات اور ظنیات اور اوزان معانی قلبیہ کی پہچان ہوتی ہے مثلاً شک اور ظن اور یقین میں فرق کو معلوم کرنا۔ اوزان لفظیہ میں سے الفاظ قرآنی کا جو وزن ہے وہ نہ شعر کے مشابہ ہے نہ خطب کے نہ فصول کے عقلا اس معجزہ میں حیران ہو گئے اور فصحا کو اس کی آیات نے گونگا کر دیا اور متکلمین کی زبان درازی اس کی فصاحت نے قطع کر دی پس یہ معجزہ ہمیشہ رہنے والا ہے جس نے بولنے والوں کا بولنا بند کر دیا۔ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ اور علم طب کی بنا علت اور معلول اور دوا پر ہے۔

اب ہم ایک ایسا مسئلہ بیان کرتے ہیں جس کے جواب سے اطبا عاجز ہیں ہم کہتے ہیں جب یہ بات ثابت ہے کہ حرارت غالبہ اور برودت غالبہ دونوں قاتل ہیں پس جب دوا ہی مخالف ہوئی تو پھر شفا کہاں ہے اگر حکیم نے کہا کہ ہاں یہ بات ٹھیک ہے تو پھر یہ کہا جاتا ہے کہ دوا کی کیا ضرورت رہی اور اگر حکیم نے کہا کہ دوا کے اتحاد اجزا کے ساتھ علاج کرتے ہیں جس سے اعتدال پیدا ہوتا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب مثلاً گرم دوا مرض کے واسطے مفید ہے تو پھر سرد دوا نقصان کریگی پس شفا جو مطلوب ہے کیونکر حاصل ہوگی اور اگر شفا کو تعدیل کے ساتھ رکھا جائے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ تعدیل سے اجزا کا وزن مراد ہے یا تعدیل کے ساتھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کوئی اور خاصیت اس کے اندر آجاتی ہے پھر اے حکیم یہ مزاج جو ایک چراغ مجسم ہے بطریق
کمال کے جب اس کو اسکا روشن کرنیوالا گل کر دیتا ہے تب اس کا نور کہاں چلا جاتا ہے۔ بعد
پھر اس قول کے کیا معنے ہیں کہ پنیر کا کھانا بیماری ہے اور اخروٹ کے ساتھ اس کو کھانا دوا ہے
حالانکہ یہ دونوں گرم خشک ہیں اور ہر ایک ان میں سے فی نفسہ نقصان دہ ہے پھر دوا کا
وجود کہاں رہا معلوم ہو کہ نجومی کہتے ہیں جب دو ستارے منحوس ایک برج میں جمع ہوتے ہیں
ضرور کوئی منقلب خلطہ ہوتی ہے ایسی ہی پنیر جب اخروٹ کے ساتھ جمع ہوا تو یہ دو خلطیں
خشک ہو گئیں اور ایک بخار لطیف ان سے ظاہر ہوا جس میں بہت سی اچھی تاثیریں ہیں
اب تم نے سمجھ لیا کہ علموں کے حاصل کرنے سے کیا کیا فوائد ہیں اور معلوم ہو کہ سب علموں سے
افضل علم وہ ہے جو تمہارے ساتھ تمہاری قبر میں جائے اور وہ علم توحید اور معرفت الٰہی
کا ہے اس کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ معلوم کرو اور یہ جان لو کہ کشف حاصل نہیں ہو
سکتا ہے مگر علم پر عمل کرنے سے اور جب کشف حاصل ہو جاتا ہے اس وقت مراقبوں کے چشموں
سے محبت کی حلاوت ظاہر ہوتی ہے۔

جب علم کے ساتھ عمل نہ ہو تو وہ علم بالکل حماقت ہے اور ایسا عالم مغز کو چھوڑ چھلکے
کے ساتھ راضی ہو گیا ہے ایسے لوگ بہت برے علما ہیں ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے
کسی شخص کے پاس تلوار ہے مگر وہ لڑائی کا فن نہیں جانتا ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ تلوار
سے چاندی سونا اتار کر اس کا زیور بنا کر عورتوں کی طرح سے پہن لے کیا تم نے ایک طویل حدیث
میں جو ابو ذر... رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہیں سنا کہ فرمایا ہے بے شک خداوند تعالیٰ
برے علماء کو قبیح صورتوں میں مسخ کر دیگا اور ریشمی کپڑے جو وہ پہنتے ہیں وہ ان کی
گردنوں میں سانپ بن جائیں گے یہ وہ علما ہیں جنہوں نے علم ظاہر پر قناعت کر لی ہے
اور اس کے ذریعے سے اپنی شہرت چاہتے ہیں ان لوگوں کے واسطے بہت بڑی خرابی ہے۔
دنیا اور آخرت میں ان کے واسطے کوئی قدر نہیں ہے۔ اور بہت سی حدیثیں ان ناپاک
[illegible] ایک جماعت کے پاس
سے گزرے جن کے منہ [illegible]

کی شامت اور نفاق کا فعل ہے پھر فرمایا آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میاں انگیٹھیں گے اور رشوت کھاویں گے اور لوگوں کے سامنے شیخی اور تکبر کریں گے اور باریک کپڑے پہنینگے اور میدہ کی روٹی کھائیں گے اور بادشاہوں کی صحبت پسند کریں گے اور یہ سمجھینگے کہ ہم علماء ہیں اور ان کا فتوے لیا جائیگا افسوس ہے اس امت پر جس کے علماء ایسے ہوں۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں توبہ کرنی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کس گناہ سے اُس نے کہا زنا اور شراب سے آپ نے فرمایا جھوٹ اور مناظرہ سے پہلے توبہ کرے تاکہ تیرے اندر خلوص آجائے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ مناظرہ کرنیوالا اپنے ہاتھ پر حق کو ظاہر کرنا چاہتا ہے یا اپنے بھائی مقابل کے ہاتھ پر اگر وہ اپنے بھائی کے ہاتھ پر چاہتا ہے تب وہ سلف صالحین کے ساتھ پہلی صف میں جنتوں کے اندر خدا کے پاس رہے گا اور اگر اس مناظرہ کرنے والے نے غلبہ اور قہر اور جھگڑے کا ارادہ کیا ہے تب یہ دوزخی ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ٥

کتاب الصلوٰۃ

اس کے اندر دو مقالہ ہیں ایک متعلقہ احکام ظاہرہ میں اور دوسرا احکام باطنہ میں۔

پہلا مقالہ

معلوم ہو کہ فرض نمازیں پانچ ہیں اور ان کی کل سترہ رکعتیں ہیں اور کل سنتوں کی اٹھارہ رکعتیں ہیں اور نماز کے واسطے یہ احکام ظاہری ہیں جیسے پاک پانی سے وضو کرنا کپڑے اور بدن کا پاک ہونا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور سورہ فاتحہ پڑھنی اور رکوع و سجود اطمینان کے ساتھ کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھنا اور رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا اور رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور سجدہ میں تین بار کہے سُبْحَانَ [illegible] اور جہرے اور نماز و وقتوں کا بیان یہ ہے کہ صبح کا وقت [illegible] طلوع آفتاب [illegible] وقت سورج کے

ــــــــــــــــــــ

[illegible] اور منفرد [illegible] گے قائم کر کونہ پہلو [illegible]

ڈھلنے سے عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب ہر چیز کا سایہ
کے علاوہ سایہ اصلی کے اس کے برابر ہو جائے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے اور مغرب کا وقت
شفق کے غائب ہونے تک ہے اور عشاء کا وقت سرخ شفق کے غائب ہونے سے طلوع
فجر تک ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور مزنی کے نزدیک سفید شفق کے غائب ہونے سے شروع
ہوتا ہے اور یہ وقت نیک لوگوں کی نماز کا ہے نماز کے واسطے اذان کہنا شرط علی الکفایہ
ہے فرض نہیں ہے اب نماز کے آداب بھی تم کو معلوم کرنے چاہئیں کم سے کم خدا سے اتنا
تو خوف رکھو جیسا کہ اپنے بادشاہ سے ڈرتے ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے آدمی تو مجھکو اپنی
طرف اونا نظر کرنے والا سمجھ اور فرماتا ہے اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗ اَحَدٌ یعنے کیا انسان یہ سمجھتا
ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا اور احکام الٰہی کی تم کو ان کے وقت میں پابندی کرنی چاہیے
مگر جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو اور فجر کی نماز بھی روشن وقت
میں پڑھو اور عصر کی نماز میں بھی دیر کرو اور نوافل کی پابندی بھی بجا لاؤ جیسے نماز اشراق و چاشت
و نماز [illegible] ہیں اور عشاء کے بعد کے نفل اور نماز تہجد اور اوابین کی دس سنتیں۔ اور جمعہ کے آداب
یہ ہیں کہ غسل کر کے پہلے ہو پہنچنے کی کوشش کرے اور سورہ کہف پڑھے اور کثرت کے ساتھ
حضور پر درود بھیجے اور زوال سے پہلے ورد مسبعات پڑھے جو ہماری کتاب احیاء العلوم
میں مرقوم ہے اور بارہ رکعتیں نماز حاجت کی پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی
ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین بار پڑھے نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ [illegible] لَہٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ
سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالنِّعَمِ اَسْاَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ
مِنْ کِتَابِکَ وَبِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّکَ الْاَعْلٰی وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ کُلِّھَا الَّتِیْ
لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پھر اس کے بعد [illegible] مانگو۔
[illegible] کر دے اور سونے کی انگوٹھی
وغیرہ کے ساتھ نماز [illegible] اور دولت کے ساتھ [illegible]

تو یہ سمجھو کہ قیامت کے میدان میں جمع ہیں

اور موذن کی اذان کو صور کی آواز تصور کرو پھر امام کے خطبہ پڑھنے کو حق تعالیٰ کی تجلی خیال کرو کہ نہایت عظمت اور جلال و ہیبت کے ساتھ موجود ہے اور جب لوگ نماز میں کھڑے ہوں تو اس کو خدا کے آگے حاضر ہونا سمجھو پھر مسجد سے باہر جانے کے وقت یہ خیال کرو کہ حساب و کتاب کے بعد کچھ لوگ جنت میں اور کچھ دوزخ میں جا رہے ہیں۔

وضو کے اندر حکمت یہ ہے کہ ایک تو اعضا پاک ہوتے ہیں دوسرے ان کو تنبیہ ہوتی ہے انسان بھی مثل درختوں کے ایک درخت ہے اس کی خدمت بھی اس طرح کرنی چاہیے جیسا کہ درخت کی خدمت کی جاتی ہے یعنے جمعہ کے روز ناخن کترے اور زیر ناف کے بال یہ درخت کو چھانٹنا ہے اور وضو و غسل کرے یہ درخت کو پانی دینا ہے اور اس باغ میں نیک گھاس پھوس کو نکال کر علوم کے پھل پھول لگائے اور خدمت کی نہروں سے پانی دے اور اقوال تعبیر سے باز رہے تاکہ فضل کا پانی عقل کی نہروں میں جاری ہو اور بلبل توحید و معرفت بر شاخ درخت پر نغمہ سنجی کرے یقین کے انوار و برکات نازل ہوں اور صدق کی نسیم باغ معرفت کی خوشبو لائے اور ازل کا منادی ہر پھول کے دلوں میں آواز دے اور ایسے باغ کی ... جہاں زیتون کا وہ مبارک درخت ہے جو شرقی ہے نہ غربی ہے روغن اس کا قریب ہے کہ بغیر آگ کے لگے روشن ہو جائے اور یہی مطلب اس حدیث قدسی ہے کہ خدا فرماتا ہے میرا مومن بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور جب میں اس کو دوست بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے بس وہ میرے ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ دیکھتا ہے اور کم سے کم چیز جو میں اس کو عنایت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ پٹ اور اس کے درمیان میں ایک روزن کر دیتا ہوں جس میں سے وہ مجھ کو دیکھتا ہے اور مجھ کو بغیر مثال کے دیکھتا ہے اور میں اس کو ایک ایسا نور دیتا ہوں جس کے ساتھ وہ ... تو تفریق کرتا ہے۔

مطلب اس ... ہے ... کہ دل میں ... بارگاہ قدس کی طرف

موج کرتے ہیں اور جلال ربوبیت کا دیمومیت سے مشاہدہ کرتے ہیں اور آسمانی دل کے صاف ہونے سے معرفت کا آفتاب جلوہ گر ہوتا ہے آخرت کے حالات منکشف ہوتے ہیں منازل عقل اور مراتب یقین سب ظاہر ہو جاتے ہیں یہی اس آیت کے معنے ہیں واسجد واقترب یعنے سجدہ کرو اور اسی میں خدا کی قربت چاہو حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں جب عارف سجدہ کرتا ہے حجاب اٹھ جاتا ہے اور قلوب طاہرہ سدرۃ المنتہی کیطرف ترقی کرتے ہیں اور انوار قدس اپر متجلی ہو جاتے ہیں۔ حرم حق کی جنتوں کے دروازے کھلجاتے ہیں اور جو کچھ یہ چاہتا ہے اسکو دیا جاتا ہے۔ جب نماز میں دل وسوسوں سے صاف ہوتے ہیں اس وقت افلاک و املاک کا مشاہدہ انکو نصیب ہوتا ہے اور ایک اور مثال تمہارے سمجھانے کے واسطے بیان کرتا ہوں سنو دل ایک میدان ہے اور اس کے اندر ایک درخت ہے جس پر پرندے بسیرا لیتے ہیں اور تم اس درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے ہو پرندے تم پر بیٹ کرتے ہیں اور اڑانے سے نہیں اڑتے ہیں اب اگر تم آسائش سے نماز پڑھنی چاہتے ہو تو اس درخت کو کٹوا ڈالو ایسے ہی تم نے اپنے دل میں حب دنیا کا درخت لگایا ہے اور تمہارے دنیاوی تفکرات کے پرندے اس پر بیٹھے ہیں اگر تم اس درخت کو کاٹ ڈالوگے تو دل تمہارا صاف ہوگا اور جمعیت تمہاری بڑھ جائیگی اور جلال الہی کی تم پر تجلی ہوگی جیسا کہ حضرت جنید نے فرمایا ہے

ترکت ام الدنیا فصفی عیشی وترکت ام الاخرۃ فصفی قلبی

دنیا کا جھگڑا چھوڑ دیا اسلئے میری زندگانی صاف و پاک ہو گئی اور آخرت کا فکر جو میں نے چھوڑ دیا تو میرا دل خراب ہو گیا۔

نماز میں رمز ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جیسے خادم کا اپنے مخدوم سے مقرب ہونیکا وقت ہوتا ہے اور جب مخدوم اپنے خادم کو عجز و انکساری کے ساتھ دیکھتا ہے تو اس پر مہربان ہو جاتا ہے۔

بعض اہل نجوم بیان کرتے ہیں کہ پانچوں نمازیں پانچ ستاروں سے متعلق ہیں اور بڑے ستارہ سے متعلق ہیں۔ نمازوں سے غرض حاصل ہوتی ہے

[illegible]

اور یہی معنے سقراط کے اس قول کے ہیں کہ آوازوں کے نغمے عبادت کی صورتوں سے پیدا ہوئے ہیں اور ان سے وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جو گردش کرنے والے افلاک میں پوشیدہ ہیں اس لئے کہ خواص ادعیہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں خدا فرماتا ہے
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ۔

اور حضرت داؤد علیہ السلام کا مزامیر کے ساتھ شوق و ذوق حاصل ہونا مشہور ہے۔ جب کوئی حاجت درپیش ہوتی تھی تمام زاہدوں کو مسجد میں کھڑا کر کے ہر زاہد کے پاس ایک باجا مقرر کرتے تھے تاکہ باجے کی آواز سے زاہد یکسو ہو کر حضرت داؤدؑ کی حاجت کیواسطے دعا کرے چنانچہ اس ترکیب سے دعا بہت جلد قبول ہوتی تھی۔

اور اسی طرح یکسوئی کے ہونے سے استغفار اور سحر میں اثر ہوتا ہے۔ معلوم ہو کہ اوزان قلبیہ بغیر طہارت عمل کے پاک نہیں ہوتے ہیں پھر جب دل سے حجاب دور ہو جاتا ہے معارف اُس کے اندر حاصل ہوتے ہیں اور حق کا راستہ ظاہر ہوتا ہے معرفت الٰہی کے باغ کا دروازہ کھل جاتا ہے جب اندر کی ناپاکی دور ہوتی ہے۔

جب تم یہ طریقہ اختیار کرو تو اپنی کل حاجات اپنے مولا سے طلب کرو اور معرفت کی خوشبو لگا کر ندامت کے کپڑے پہنو اور اپنا رخسارہ تواضع کی خاک پر رکھو اور جان لو کہ ہر چیز کا وزن ہوتا ہے شعر کا وزن عروض سے معلوم ہوتا ہے اور ضمیر کا نظر سے اور ماکول و مشروب ترازو اور سونے وجواہرات کا کانٹے سے اور صوفیہ دن کی اوقات کا وزن کرتے ہیں اور غلبوں کا وزن تصریف کلام سے معلوم ہوتا ہے اور قیامت کا وزن قصاص افعال سے ایک پلہ میں تمہارے جرم کی ظلمت ہوگی اور ایک پلہ میں تمہارے پاک اعمال کا نور ہوگا اب تم کو اختیار ہے کہ اپنے حال کو معلوم کرو اور ہدایت پر قائم ہو حضرت ابراہیم کو دیکھو کہ جب ان کا حیران نظر سے ظاہر ہوا تو بطریق تشکیک کے کہنے لگے هٰذَا رَبِّیْ یعنے کیا یہ ہے میرا رب جب ترددکے دونوں پلوں میں قائم ہوئے تو فرمایا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ۔ یعنے میں نے

اٹھارہواں مقالہ

خواص کے بیان اور تحقیق میں

معلوم ہو کہ خواص غیر محصورہ ہیں اور ان کے اندر تاویل نہیں ہے لہٰذا وہ بعینہا اخذ کیے جاتے ہیں مثلاً ایلوا اور سقمونیا مسہل ہیں اور ہم یہ سوال نہیں کر سکتے ہیں کہ یہ کیوں مسہل ہیں اور قبض کرنے والی چیزیں کیوں قبض کرتی ہیں پھر ہم طبیب شریعت سے کیونکر دریافت کر سکتے ہیں کہ یہ چیز حلال کیوں ہے اور یہ حرام کیوں ہے اور ہم کیسے خواص قرآن سے شفا حاصل ہونے میں شک کر سکتے ہیں اور ہیں بھی ہر سورہ اور آیت کے مختلف خواص ہیں مثلاً سورہ واقعہ حصول غنا اور مال کے واسطے ہے اور غم دفع کرنے کے واسطے سورہ دخان ہے اور بلا کے دور کرنے اور اس سے محفوظ رہنے کے واسطے سورہ کہف ہے اور اس سورہ کے اندر جو یہ آیت ہے۔ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اس آیت کو بغیر سورہ کے پڑھنا نہ چاہیے جیسا کہ تم کہتے ہو کہ مفرد دوا استعمال کرنی نہ چاہیے مسئلہ نجومی کے عاجز کرنے کے واسطے کیوں حکیم صاحب آپ کیا فرماتے ہیں بکر ستارہ [illegible] پر پیدا ہونے والے آدمی پر تصرف رکھتا ہے تصرف اس کا بجنسہ ہے یا بالطبع ہے یا بالخاصیت ہے اگر تم یہ کہو کہ بالطبع ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ طبائع مختلفہ ہیں پھر اگر تم یہ کہو کہ بجنسہ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ سماوی ہے اور یہ ارضی ہے اور اگر تم یہ کہو کہ بالخاصیت ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ خاصیت مرض ہے اس کے واسطے بقا نہیں ہے اور اگر ہم بالفرض بالخاصیت کو تسلیم بھی کر لیں تب تم یہ بتاؤ کہ خاصیت نفس ستارہ میں ہے یا نفس شخص میں ہے اسکو تمہارے تئیں ظاہر کرنا اور اس پر دلیل و حجت تام کرنا لازم ہے۔

مسمر عمل اور کلام دونوں سے مرکب ہے جسکو اوقات معلومہ اور طوالع معینہ میں طلسمات کہا جاتا ہے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب تم یہ چاہو کہ اپنے مطلب کے واسطے کوئی طلسم تیار کرو تو ہر تین حرفوں میں سے ایک حرف لینا شروع کرو پس جب محبت کے واسطے نو حرفوں میں سے تین حرف جمع کر لو تو [illegible] کے واسطے [illegible] اور محبت کی ساعت کو اس طرح یا ساعت ناظر سے [illegible] ث جیم کو لے لو اور جیم کے بعد [illegible] کو لینا بہتر ہے ج ح خ صاد کو نوس [illegible]

عقرب ہو اور ہر طلسم کی یہ ترکیب ہے کہ جب قمر عقرب میں ہو تو ایک انگوٹھی پر بچھو کی صورت بناؤ
اور ہاتھ میں پہن لو اس کی خاصیت یہ ہے کہ عورتوں کی جانب سے کوئی مضرت تمکو نہ پہنچے گی اور اگر
پانی میں دھو کر بچھو کے کاٹے ہوئے کو پلاؤ گے تو اس کو آرام ہوگا اور اگر یہ پانی دشمن کی چھت
پر یا اس کے گھر میں چھڑک دوگے تو اسی سال میں اس کا گھر تباہ ہوگا جب قمر برج اسد میں
ہو تو انگوٹھی پر سیاہی سے شیر کی صورت اور یہ کلمہ نقش کرو اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ پھر بادشاہ کے پاس
جاؤ بادشاہ تمہارا مسخر ہوگا بادشاہوں کو تابعدار کرنے کے کلمات یہ ہیں۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ
فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ذَلَّ الْبَحْرُ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ وَلَا يَعْقِلُوْنَ وَلَا يَسْمَعُوْنَ وہ کلمات جن کے کہنے سے وہ شخص
امن میں رہتا ہے جو بادشاہ سے خوف رکھتا ہو جس وقت اس کے سامنے جائے یہ کہتا رہے۔
یا قدیم [illegible] یہ کلمات جن کے پڑھنے سے بادشاہ کی زبان بری بات کہنے سے بند ہو
جاتی ہے۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ
وَلَا يَعْقِلُوْنَ وہ کلمات جن کے پڑھنے سے لوگوں کی جماعت متفرق ہو جاتی ہے چند ہو کے
دانے لیکر چار بار یہ کلمات پڑھکر دم کرے اور ان کے مکان میں ڈالدے ها طاش ناطاس حطاشہ
وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پھر دیکھو کر خدائے تعالیٰ کیا کرتا ہے۔

دو شخصوں کے درمیان عداوت ڈالنے کے واسطے ایک انڈے پر یہ کلمات لکھکر بھون
کر کھلاوے [illegible] بَيْنَهُمْ [illegible] دیگر۔ ایک انڈے پر سات حرف
صاد لکھکر ایک کپڑا لپیٹ کر گاڑ دیں اور لوگوں پر کہیں انڈا برہان ہوگا اور کپڑا نہ جلے گا [illegible]
بخار والے کو کھلائیں اس قسم کی بہت سی ترکیبیں ہیں جنکو ہم نے کتاب عین الحیات میں بیان
کیا ہے یہ کتاب اگرچہ چھوٹے حجم کی ہے مگر فوائد اس میں بہت ہیں اور اس کے ایک مقالہ میں
اجساد اور ارواح کے جمع ہونے کا سبب بھی بیان کیا ہے اور یہی طریقہ اکسیر کا ہے۔

معلوم ہو کہ علم صناعت الٰہیہ یعنے علم کیمیا اگر پہلے تھا تو اب بھی ہو سکتا ہے اور سب
[illegible] تھا تو اب بھی ہو سکتا ہے اور منقول کے دلائل
[illegible]

جلیبیٓا و مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اور فرماتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ....

اور معقود پر صابون کا عمل دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ اضداد کے درمیان میں جامع ہے یعنے دہنی اور ابی اور ناری طبیعتوں کو روکتا ہے بس یہ منجمد ہو گیا تو اس کی تمہید نے کیمیا کی تمہید پر دلالت کی ہے اور اگر یہ صفات نہ ہوتی تو اس کثرت سے سونا دستیاب نہ ہوتا کیونکہ اس کی کانیں بہت کم اور دور ہیں اور یہ صنعت بھی مثل اور صنعتوں کے ہے بہت لوگ اس کے حاصل کرنے کے پیچھے گمراہ ہو گئے ہیں اور تمام مال اپنا برباد کر دیا ہے، مگر یہ صنعت انہیں کو حاصل ہوتی ہے جو نباتات اور حیوانات کے خواص سے خوب واقف ہیں مگر اے موسٰے تمہارے واسطے ایک خضر کی سورۃ ہے جو کشتی کے توڑنے اور لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار کو سیدھا کرنے کا مطلب سمجھائے جس کے نیچے خزانہ تھا جب تم نے اس صنعت کی کشتی کو توڑا رفیق کو جو بھاگنے والا غلام ہے حل کر کے پانی بنا دیا پھر اس میں تصعید زرنیخ کی دیوار اضافہ کی تو بس اس کا قوام درست ہو گیا اور تم اس اکسیر کے مالک ہو گئے یہ چاندی بنانے کی ترکیب ہوئی مگر اس اکسیر کو تانبے پر ڈالو گشتہ کر کے پھر ہموزن تانبے کے ساتھ خوب گلاؤ چاندی تیار ہو گی۔

معلوم ہو کہ زرنیخ ایک مرکب نام ہے زر سونے کو عجمی زبان میں کہتے ہیں اور نیخ سے یہ مراد ہے کہ تونگری حاصل کرنے کے واسطے اپنے استاد کے دروازہ پر حاضر ہو اور اپنی عقل کے ذوالقرنین کے ساتھ مغرب شمس ... کے پاس جو چشمہ حیوان کے پاس ہے جا پہونچو چشمہ حیوان سے بیضہ مرغ مراد ہے سفیدی اس کی سفید کام کے واسطے اور زردی زرد کام کے واسطے ہے پھر مطلع شمس مراد زیبق کی سیر کرو اور اس کو بیضہ میں لاؤ اور پھر جب تم دونوں سمندروں کے درمیان میں پہونچو تو نرم آتش اس کے نیچے جلاؤ پس اگر یہ اکسیر تمہیں میسر ہو جائے تو بہت بہتر ہے ورنہ ابرک حل کر دو یہ اکسیر بہت عمدہ اور نایاب ہے اور موجود ہے اور اس کا پورا عمل ہم نے کتاب معنی الحیات میں لکھا ہے اس میں دیکھ لو۔

[illegible] ہو کہ یہ صناعت ربانی ہے اور وہی لوگ اس پر مطلع ہوتے ہیں جن کے دلوں [illegible] سے گئے ہیں اور کلام کی [illegible] کی [illegible] شخص سے ہوتا ہے جو اس کے ذریعے [illegible]

اس کام سے پہلے چالیس کام سیکھنے چاہئیں تاکہ یہ کام درست ہو مثلاً سرمہ بنانا اور پارہ
کرنا اور دوائیں بنانی ہم یہاں چند عجیب و غریب مضامین بیان کریں گے مگر اصل صناعت
کا مفصل بیان میزان الحیات میں ہے اور اس صناعت میں سب سے بڑا کام زرنیخ کی تصعید اور
اس کے اجزا اور معتدل وقت کا معلوم کرنا ہے کہ نہ زیادہ سردی ہو نہ گرمی۔

چاندی بنانے کو اس فن کے لوگ صناعت قمری کہتے ہیں اور اس کی اکسیر انڈے کی سفیدی اور
زرنیخ مصعد سے جو معتدل القوام اور موزوں ہو بنتی ہے اس بات کو غور کرو اور معتدل
زمانہ میں اس کام کو بناؤ نہ اس قدر گرمی پہنچاؤ کہ جلا دے نہ اس قدر سردی پہنچاؤ کہ اس کے اجزا
کو متفرق کر دے اکسیر کی تربیت اسی طرح کی جاتی ہے جیسے بچوں کی سردی گرمی کا لحاظ رکھا جاتا ہے
اب پہلے تم کو صنعت ابرار اور سرموں کا بنانا سیکھو جیسا کہ عنبری صغیر اور کبیر اور جلا صدفی کے
نسخے ہیں۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ عرق سیب و مرم و انار و عرق مامیروں و عرق زنج و
داؤدی صعفران و بہمنی سرخ عرق رازیانج و عرق حسک و توتیائے اصفر رقیق ان سب کو ملا
کر دھوپ یا سایہ میں رکھو تاکہ خشک [illegible] اس کے قرص بنالو یہ توتیا ہندی تیار ہو گیا
ایک مثقال اس کی ایک مثقال کو کافی ہے اور اگر اس میں عرق مامیشا اور عرق حی العالم ملا دیں
تو بہتر ہے کیونکہ یہی سردی جامع اور جلا نافع اور توتیا سے ہندی قاطع ہے اور یہی کیمیائے
بزرگ ہے اور اس علم کو ایسا کسب حاصل ہو سکتا ہے جس سے تم راحت کے ساتھ گزران کر سکتے
ہو اور کوئی مشقت تم کو نہ ہو گی اور اگر تم لاوق بنانا چاہو تو ایک تولہ خالص لاکھ لیکر
تین تولہ صاف موم اس میں ملا کر نرم آگ پر پگھلاؤ اور نیچے اتار لو۔ ہر مصنوع چیز میں اصلی چیز
ملانی ضروری ہے کیونکہ اس کی اکسیر وہی ہے۔

زعفران بنانے کی ترکیب

گائے کے گوشت کی بوٹیاں سرکہ میں زعفران حل کر کے اس کے اندر جوش کرے اور
پھر دھو کر اس کے ریشہ جدا جدا کر کے زعفران حل شدہ میں ملا کر خشک کرے ایک چوتھائی
زعفران [illegible]
[illegible]

[illegible]

مشک بنانے کی ترکیب

مشک اصلی میں ہم وزن اس کے کلیجی سوختہ ملائے معنوی مشک تیار ہو گی بہت سی صنائع پردہ کے اندر پوشیدہ ہیں جب ان کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ راز ظاہر ہوتا ہے اور اس قسم کے بہت سے عجائبات نسخے جن الحیات میں مذکور ہیں۔

معلوم ہو کہ مشک ہرن کا منجمد خون ہے اور یہ ہرن جنگل کی خوشبودار گھاس کھاتا ہے جس کے سبب یہ خوشبو اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور عنبر کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ شہر منصوریہ کے ایک چشمہ سے اس کو نکالتے ہیں اور کافور بھی ایک چشمہ سے نکلتا ہے اور عنبر و بہ کے اندر مختلف رنگ کے [illegible] دوں میں چپک جاتا ہے آسمان سے دس چیزیں نازل ہوتی ہیں جیسے شیر خشت اور ترنجبین اور لادن وغیرہ اور بعض کا قول ہے کہ لادن شہر مرعش کے پہاڑ کے ایک چشمہ سے نکلتا ہے اور مینہ بھی آسمان سے برستا ہے اس میں تھوڑا انڈا مرغ سے ملا کر آب جو میں جوش کرے اور رات عورتوں کو پلائے جن کو دودھ یا حیض نہ آتا ہو فوراً جاری ہو جائیگا اور کبھی آسمان سے بعض [illegible] گرتے ہیں یہ بیماری کے واسطے بہت مفید ہیں اور کبھی ملک سقسین میں آسمان سے سرخ رنگ کے رم اور ٹھنڈے گیہوں برستے ہیں مزہ انگاکی اور شہد کا ہوتا ہے اور مثل برف کے ٹھنڈے ہوتے ہیں مگر ان کو حل کر کے جب دار پر لگائیں تو جب سکا جاتا رہیگا اور اگر کوئی شخص ان کی دھونی دے فرشتوں کو دیکھنے لگے اور انہیں گیہوں کے ساتھ عطارد کے عمل کے وقت دھونی روشن کی جاتی ہے انبیا علیہم السلام بھی اس دھونی کی پابندی کرتے تھے چنانچہ حضرت کلیم اللہ نے زحل کے واسطے ہفتہ کے روز دھونی روشن کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام نے مشتری کے واسطے پنجشنبہ کے روز ابراہیم علیہ السلام نے شمس کے واسطے یکشنبہ کے روز اور آتش کے واسطے منگل کے روز دھونی روشن کی تھی اور زردشت نے مریخ اور عطارد کے واسطے اور ہمارے حضور نے زہرہ کے واسطے جمعہ کے روز دھونی روشن کی تھی اور اسی واسطے غار حرا میں خلوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جبرائیل وحیہ کلبی کی صورت میں آپ پر ظاہر ہو گئے جو شخص جنوں سے ملاقات کرنی اور ان سے کلام کرنا اور ان [illegible] ایک خالی مکان میں یکشنبہ یا چہار شنبہ کو بیٹھ کر لوبان [illegible] روشن کرتا ہے پھر ایک گشتل [illegible]

کو ضائع نہ کرو کیونکہ جادوگر اکثر ذبیلہ پر جادو کرتے ہیں اور جادو باطل کرنے کے وقت سورہ یونس کی دس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔

اس بوٹی کے دانوں سے تذاسو جو ایک خوشبودار چیز سے بنتا ہے کشنی اور زعفران اور عود قماری کا برادہ پیس کر یہ دانے اس میں ملائیں اور عرق گلاب نہایت عمدہ ڈال کر جوش کریں جب خوب گاڑھا ہو جائے اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے کے بعد قرص تیار کریں۔

تریاق نافع بندق مقوی کو اخروٹ اور بادام اور تل اور پستہ کے ساتھ پیس کر شہد اور قند گلاب ملا کر رکھ لیں بچھو کے کاٹنے کے واسطے بہت مفید ہے اور قوت جماعی کو بے حد زیادہ کرتا ہے اور مغز اخروٹ کا گیہوں کے آٹے کے ساتھ حریرہ بنا کر کھانا کمر کے درد اور قوت جماع کو مفید ہے اور ریاح بارده کے مریض کو نفع کرتا ہے اور تریاق اکبر کا نسخہ جس کے اندر چالیس اجزاء ہیں عین الحیات میں مذکور ہے معلوم ہو کہ حیوانات اور نباتات اور روغنوں میں اس قدر تاثیریں ہیں جن کا بیان بہت طویل ہے ہم صرف ایک روغن کے عمل کا ذکر کرتے ہیں ایسی ساعت دیکھ کر جس شخص پر عمل کرنا ہو اس کے نام کے ساتھ موسم ربیع کے لحاظ سے تو اس کو ایک شیشی میں روغن زیت کے عدد ڈالو اور اگر بغض کا عمل کرنا ہو تو روغن عشقی لو اور اگر محبت کا عمل کرنا ہے تو قرشی لو اور بادشاہ کی تسخیر کرنی ہے تو فارسی لو اور بیماری یا نقصان سے نکلنے کے واسطے کرمانی لو اور دھوپ میں رکھ دو اور جس قدر روغن کم ہو اسی قدر بڑھاؤ اور روز اس کی خدمت کرتے رہو ہر روز سولہ دفعہ یہ کلمات کہو أيها الملكوت الطاهرة كوني لما أريد اور ہر ایک حالت میں دسویں دن یہ روغن چاند کی کمی میں کم ہوگا اور زیادہ میں زیادہ ہوگا اگر اس روغن کو جسم پر ملیں اثر کرے گی۔

بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کا ہتھوڑا یا کلہاڑا بنائیں اور اس سے کام لیں تو بالکل کوئی ضرر نہیں ہوتی اور ایک پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اگر اس کو تنور میں ڈال دیں تو کوئی روٹی سالم نہ نکلے تنور میں گر پڑے گی اور مقناطیس کے خواص بھی تم کو معلوم ہیں اور حیوانات کے خواص [illegible]

بیسواں مقالہ

علم عزائم و تسخیر کواکب کے بیان میں

ہفتہ کے روز صبح کے وقت سیاہ یا نیلگوں لباس پہنکر مغرب کی طرف منہ کرکے بیٹھ اور بخور روشن کرو لوبان سیاہ دانہ انار کے چھلکے لالی اور زحل کی تسخیر کے واسطے یہ عمل پڑھو مگر تسدیس یا تثلیث کا وقت ہونا ضروری ہے۔ عزیمت یہ ہے۔ اَيُّهَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَالْمَلِكُ الْمُعَظَّمُ مَلِكُ الْفَلَكِ السَّابِعِ لَهُ النُّجُوْمُ الْخَاسِفُ الْمَنَازِلُ نَحَسٌ اَنْتَ اَشْرَفُ الْكَوَاكِبِ وَسَيِّدُهَا وَمُؤَيِّدُهَا اَسْأَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ وَاَنْ تَحْمِيَنِيْ وَتُصْلِحَ مِنْكَ لِيْ۔

اور ایک شنبہ کے روز طلوع آفتاب کے وقت اس کی طرف منہ کرکے حضور قلب کے ساتھ یہ عزیمت پڑھو۔ اَيَّتُهَا الشَّمْسُ النَّيِّرَةُ الرَّفِيْعَةُ وَالْمَلِكَةُ الْمُطِيْعَةُ وَالْمُتَدَبِّرَةُ الْكَبِيْرَةُ الَّتِيْ حَاجَتْ بِعَيْنِهَا عَلَى الظُّلْمِ وَصَارَتْ اَنْوَارُهَا [illegible] وَسُلْطَنَتُهَا قَاهِرَةٌ اَسْأَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مَا يُصْلِحُ مِنْكَ لِيْ وَاَمْرِيْ فِيْ حَسَنَتِكَ اِلَيَّ وَاَنْتِ الْمَلِكَةُ الْعَزِيْزَةُ وَالسُّلْطَانَةُ الْمُنِيْرَةُ حَتّٰى مَنْ يَحْرُسُ [illegible] وَهُوَ الْمُرْوَانُ الْعَظِيْمُ۔

دوشنبہ کے روز پہلی ساعت میں قمر کا یہ عمل پڑھو۔ اَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْاَظْهَرُ وَالْقَمَرُ الْاَبْهَرُ الْبَارِدُ الرَّطْبُ الْمَائِلُ فِي الْفَلَكِ الْمُعْتَدِلُ الْبَارِدُ اللَّطِيْفُ اَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ الْمَوْكَلِ الْمُعْطِيْكَ مِنْ نُوْرِهٖ اَسْأَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مَا يُصْلِحُ مِنْكَ لِيْ۔

اور سہ شنبہ کے روز مریخ کے واسطے یہ عمل پڑھے۔ اَيُّهَا السُّلْطَانُ الْحَارُّ الْمَرِّيْخِيُّ النَّارِيُّ الْمُنْزَجُ الْمُدْهِشُ اَنْتَ بَهْرَامُ السُّلْطَانُ صَاحِبُ السَّيْفِ وَالسُّفْكِ وَالْحَرْبَةِ [illegible] صَاحِبُ الْحَرْبِ وَالشِّدَّةِ [illegible] اَنْ تُعْطِيَنِيْ [illegible]

اور چہار شنبہ کے روز عطارد کے واسطے یہ عمل پڑھو۔

اَيُّهَا الْكَوْكَبُ اللَّطِيْفُ الشَّرِيْفُ وَالْكَوْكَبُ الْكَاتِبُ الْحَاسِبُ الْعَالِمُ

لہ [illegible] بادشاہ [illegible] جس کے ستارے [illegible]
[illegible] کرنے والا ہے میں تیرے سوال [illegible]
[illegible] کے معنے قیاس کرلینے چاہئیں۔

مُمَازِجُ الْفَلَكِ وَوَزِيرُهُ وَمُلَاطِفُهُ وَمُشِيرُهُ بِلَطَافَةِ اَخْلَاقِكَ وَطِيبِ مِزَاجِكَ وَحُسْنِ مُنْتَكَ وَصِفَاتِكَ الْجَمِيلَةِ وَاَخْلَاقِكَ الْحَمِيدَةِ الْحَسَنَةِ الطَّيِّبَةِ اَنْ تُعْطِيَنِي مَا يَصْلُحُ لِي مِنْكَ

اس عمل کے وقت خوش طبیعت رہنا اور خوشبوؤں کی حالت بنانا ضرور ہے۔

اور پنجشنبہ کے روز یہ دعا مشتری کے واسطے پڑھے اَيُّهَا الْكَوْكَبُ الزَّيْنُ الْحَلِيمُ التَّقِيُّ الرَّفِيعُ الْبَدِيعُ الْمُطِيعُ السَّمِيعُ الْخَضِيعُ الذَّاكِرُ الشَّاكِرُ الْعَاشِرُ الْحَامِلُ الْبَاهِرُ الْخَائِفُ الْمُسْتَغْفِرُ مِنْكَ الْكَثْرَةُ اِحْيَاءُ الْاَمْوَاتِ وَالَّذِي يَبْرَءُ مِنْ حَلِّ عَمَلِكَ بِحَقِّ دِينِكَ وَاَمَانَتِكَ وَمُوَكِّلِكَ وَكَرَامَتِكَ وَطَاعَتِكَ اَنْ تُعْطِيَنِي مَا يُصْلِحُ لِي مِنْكَ۔

اور جمعہ کے روز زہرہ سے مخاطب ہو کر یہ وظیفہ پڑھو اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّاهِرَةُ الزَّهْرَةُ الزَّاهِرَةُ ذَاتُ اللَّهْوِ وَالطَّرَبِ وَالرَّقْصِ وَاللَّعْبِ وَالشُّرْبِ وَالْاَكْلِ الْفَرِحَةُ الْمَرِحَةُ النَّاظِرَةُ الْمُرَتَّبَةُ الطَّائِعَةُ لِرَبِّهَا الْحُرَّةُ الطَّاهِرَةُ اَسْاَلُكِ اَنْ تُعْطِيَنِي مَا يَصْلُحُ مِنْكِ لِي۔

اس فن کے حکما فرماتے ہیں کہ ہفتہ کا روز حضرت نوح کے واسطے مخصوص تھا اور اتوار حضرت سلیمان کے واسطے اور بہت سے نبی بھی اس میں شریک تھے اور بہت سے بادشاہ بھی اس روز میں شمس کے واسطے بخور روشن کرتے تھے اور پیر کا روز قمر سے متعلق ہے اور روز پیر ولی کے واسطے مناسب ہے اور اسی دن میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بھی دھونی روشن کی تھی اور بدھ کا روز عطارد سے متعلق ہے اس میں زردشت مجوسیوں کے نبی نے دھونی روشن کی تھی اور جمعرات کا روز عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے مخصوص تھا اور جمعہ کا روز ہمارے حضور کے واسطے مخصوص ہے زحل کی تسخیر سے اس قسم کے منافع پہونچ سکتے ہیں خزانوں کا نکالنا نہروں کا کھودنا درختوں کا لگانا وغیرہم شمس سے ملک و سلطنت کے نوائد پہونچتے ہیں اور قمر سے وزارت کے اور مریخ سے لڑائی جھگڑے کے اور عطارد سے کتابت اور حساب اور نقاشی و ہندسہ وغیرہ کے اور اعمال ...... مشتری زہد اور دیانت اور زحل طلسمات سماویہ کے واسطے ہے ... [illegible] ... بعد زوال کے لوگوں اور شمس زہرہ کے واسطے ... [illegible]

کو حاجات کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس میں حکمت ہے کہ اس وقت خواص حصول مطالب
میں ذکر تے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔
معلق ہو کر لوگوں نے خاصیت کے اندر بہت اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم اول کتاب میں ذکر کر چکے ہیں
میوات و نباتات کے خواص بہت ہیں جن کے متعلق ہمنے ایک طویل فصل حاجت سے زائد بیان کر دی ہے

اکیسواں مقالہ (گفتگو کے بیان میں)

جبکہ کلام کی حد یہ ہے کہ سننے والے کو فائدہ پہونچائے لازم ہوا کہ ہم تم ہی سے تمہارے مقاصد پوچھیں
تمہارے قول کی حقیقت معلوم کریں تم جو کہتے ہو کہ کلام فی النفس قائم ہے اور پھر کہتے ہو کہ کلام کرنے والا
حکم کرنے والا ہوتا ہے پھر ناسخ کرنے والا اور حکم ناسخ ایک ہی نفسہ ہوتا ہے۔ اب بتاؤ کہ تو بات اس کے نفس میں
ہے اسکو وہ ہمارے تئیں کیسے سنا سکتا ہے اور کس طریق سے وہ ہم تک پہونچ سکتی ہے اگر یہ ہو کہ
الہام کے ذریعے تو وہ ایک مخلوق ہے جسکو اس واسطے پیدا کیا ہے تاکہ تم اس بات کو محسوس کر لیں
سمجھتے تھے اور اگر تم کہو کہ کتابت کے ذریعے تو یہ ایک قسم کا مغالطہ ہے اور نیز تمہارے مقابل تم
کو حرف اور آواز کے اقرار کرنے سے اور بھی تنگی ہے اس کے متعلق اس قدر بیان کافی ہے۔

عبدالرزاق

اور چونکہ علم توحید کا طلب کرنا فرض ہے ہم پر واجب ہوا کہ اس کی طرف بھی ہم اشارہ کریں اور جو بیان
ہمکو بعض اپنی اور کتابوں میں کیا ہے اس میں کچھ یہاں بھی نقل کریں پس سب سے پہلے ہم صانع کا ذکر کرتے
ہیں معلوم ہو کہ کوئی مصنوع بے صانع نہیں ہے اس صورت انسانیہ کو دیکھو جو الف کی شکل کی
ہے کہ اس کو صانع نے کس کے اندر کیا کیا بدائع اور عجائب رکھے ہیں دیکھو اس کا سر اس کے جسم کا آسمان
ہے اور دونوں آنکھیں ستارے ہیں اور یہ چہرہ شمس و قمر ہے فرمایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
پھر بال کو دیکھو کہ بال کے مختلف رنگ اور مختلف مزے ہیں کوئی کڑوا ہے کوئی نمکین ہے اور کوئی
شیریں اور کوئی بدبودار ہے۔
زمین میں جو جو چیزیں ہیں وہ سب جسم انسانی میں موجود ہیں۔ دونوں مونڈھے پہاڑ ہیں اور دونوں
[illegible] انگلیاں شاخیں اور ناخن پھل ہیں اور بال گھاس ہے اور دانت
[illegible] ایک قوت اس کے اندر ایسی ہے
جو [illegible] ہوتا ہے

اس کے ساتھ جسم کی تربیت ہوتی ہے اور جو رقیق ہوتا ہے وہ باریک مقاموں میں پہنچتا ہے پھر بھی
خون پشت میں پہونچکر حرارت غریزی کے اثر سے پختہ ہوکر ایک گاڑھا سفید پانی بن جاتا ہے جسیا کہ اطبا
بیان کرتے ہیں پھر وکیل حرارت اس کو خصیوں کے خزانہ میں پہونچاتا ہے اور خصیوں کی رگیں اس
سے پہونچکر مرد کے دل میں عورت کا خیال پیدا ہوتا ہے اور ایک گرم بخار قضیب کی رگوں میں پہنچ
کر اس کے اندر استادگی پیدا کرتا ہے اور شہوت کی قوت قضیب کے منہ سے خزانہ تصویر میں جو اسکا
محل قابل ہے اس پانی یعنے منی کو رحم میں داخل کرتی ہے پھر قدرت کا ہاتھ بواسطہ حرارت کے
اس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جیسے زمین میں دانہ کی پرورش ہوتی ہے اور یہ پرورش اس
کی طرح ہے جو سونے یا چاندی کی اکسیر کے واسطے کی جاتی ہے اور سلطنت یا فقر کی سعادت
یا نحوست نطفہ کے رحم میں آنے کے وقت لکھی جاتی ہے پھر یہ نطفہ علقہ یعنے خون منجمد ہو جاتا
ہے پھر قدرت اس کو بواسطہ حرارت غریزی کے تربیت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ ایک جسم
پورا ہو جاتا ہے پھر اس میں خطوط مثل تصویر کے پیدا ہوتے ہیں اور اندر پیٹ و سینہ میں
تجویف پیدا ہوتی ہے اور قلب وغیرہ اعضاء پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں پھر اس کے بعد روح
کے نور مطلق بخار صاعد کے مکشوف ہونے میں طبیبوں کے نزدیک یہی بخار روح ہے اور
یہی بخار خون سے پیدا ہوتا ہے اسی روح ہی کے ساتھ جسم حرکت کرتا ہے اور وہ نفس لطیفہ غریزہ
جو کہ [illegible] پیدا ہوتا ہے وہ ان مجاہدات مذکورہ لطیفہ اور اجزاء مصورہ سے علاوہ ہے وہ نفس عالم محقق مدرک
لطیفہ [illegible] موت کے بعد باقی رہنے والا ہے جیسا کہ جسم سے پہلے اپنے مسکن میں موجود تھا
پھر جب وہ اپنے وقت مقررہ کو پورا کرتا ہے اپنی ماں کے پیٹ سے بغیر اختیار کے نکل آتا ہے جیسے
کہ اس کا مرنا اور پھر قیامت کو اٹھنا اس کے اختیار میں نہیں ہے مثل نیند اور بیداری کے یہی نفس
عالم جسم کے اندر بادشاہ ہے جو قلب کے تخت پر متمکن ہوتا ہے اور یہی امر نہی کرنے والا ہے عقل اس کی
صاحب ہے اور علم وزیر ہے اور نفس چراغ ہے اور تصدیق شہ بالا ہے اور قلب دریائے مملکت
[illegible] ہیں اور جسم ایک شہر ہے اور اعضاء لشکر ہیں اور دوست و دشمن ہیں اور حسن اقوال و
[illegible]
[illegible] عارفوں کے نزدیک قلب [illegible]

لوح پر لکھتا ہے اور زبان ترجمان ہے اور آٹھ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ یہ چار حواس ظاہری سننا دیکھنا سونگھنا چکھنا اور چار باطنی علم اور عقل اور تصدیق اور یقین ہیں اور خوف رجا [illegible] اس کو گھیرے ہوئے ہیں۔

جب یہ قلب کا عرش جو خدا کا گھر ہے وسوسوں اور رذائل سے پاک ہوتا ہے اور ذکر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے اور فکر کی خوشبو اس میں روشن ہوتی ہے اس وقت وہ تجلی الٰہی کا مستقر ہو جاتا ہے اور انوار کمال قلب پر نازل ہوتے ہیں اور محبت کا سائبان طہارت قلب کی کرسی پر قائم ہوتا ہے اور معشوق سدرہ وصال کی سرحد پر جلوہ فرماتا ہے اور مجاہدہ کرنے والا مجاہدہ کی حکمتوں کے درخت کے سائے میں آرام کرتا ہے اور شرح صدر کے حوض سے توحید کا نور پیتا ہے اور خصال حمیدہ کے جام دیدار کے غازہ سے زیب بدن فرماتا ہے اور ان چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے جن کا مشاہدہ غافل لوگ نہیں کرتے بیشک یہی بڑی کامیابی ہے اور اسی کے واسطے چاہیئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں۔

پھر اے وہ شخص جو علم و عمل کے ساتھ کامل اور اخلاق حمیدہ کے ساتھ متصف اور اخلاق ذمیمہ سے منزہ ہے جب تم کسی مطلب کے [illegible] ہوگے اعمال کے فرشتے تمہارے مطیع ہو کر سجدہ کریں گے اور مہربانی کا ہاتھ تمہارے دل کی جنت کے دروازے کھولدینگے اور تمہارے احسان کی خوب صورت حور جلوہ کریگی اور محبت دنیا سے تم بچے رہتے اور ہٹ جانے کے عمل تیار ہونگے اور اپنی ہمت کے موافق تم اپنی تمنا کو پہونچو گے۔

پھر تمہارے بدن کا آدم اور محبت حق میں رونے کا نوح اور تمہارے خلوص و عشق کا خلیل تمہارے حسن جمال کے ساتھ جلوہ کرے گا اور یعقوب تمہارے عقوبت نفس اور دفع شہوات کا اور موسیٰ تمہارے کسفار حال کا اور داؤد تمہارے دعا کا اور سلیمان تمہاری سلامتی کا تمہارے لسان الحال پر جلوہ فرمائے گا اور تمہارے اعمال کے جنات اور تمہارے مجاہدہ کی خوشبو ہوا تمہارے مسخر ہوگی پھر تمہارا خضر ایمان تمہارے چشمہ حیات کے قریب ابرار کے ساتھ ظاہر ہوگا اور تمہارے عقل کا ذوالقرنین تمہارے بلند ہمتی کی لگام پکڑ کر تمہیں شہوات کے دریا کنارے لگاوے گا اور تمہارے مستور نفس [illegible] مطلع شمس عقل کی طرف لے آئیگا پھر تمہاری [illegible]

بڑے تعجب کی بات ہے کہ معبود کی نافرمانی کی جائے یا کوئی اس کا انکار کرے ہر ایک حرکت و سکون میں
توحید خداوندی کی گواہی موجود ہے اور ہر شے میں اس بات کی نشانی ہے کہ وہ واحد اور یکتا ہے
اے شخص سننے اور دیکھنے اور پڑھنے اور لکھنے وغیرہ میں وجود صانع کی نشانیاں ہیں اس کے متعلق
سورہ نحل اور شروع سورہ ذاریات اور مرسلات اور سورہ نبا کی آیات دیکھو اور سورہ حشر اور حدید کی
توحید ملاحظہ کرو پس پاک ہے اس ذات کو جو قدیم باقی یکتا ہے اپنی کل مصنوعات میں اس کے ارادہ
میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے زندہ ہے علم والا ہے غالب حکمتوں والا ہے سننے دیکھنے ارادہ
کرنے والا ہے اپنے کلام قدیم کے ساتھ متکلم ہے جو کچھ ہوا یا ہوگا سب اس کی لوح میں موجود ہے اور
سب کو وہ جانتا ہے پس اے بھائی اسی کو اختیار کرو اور بس اسی کو کافی سمجھو تم کو راحت اور
نصیب ہوگی۔ اور اس کے ساتھ تجارت کرنے سے تم کو بہت بڑا فائدہ ہوگا۔

بائیسواں مقالہ (وجود عالم کے بیان میں)

معلوم ہو کہ عالم مخلوق ہے خدا نے اسکو بغیر کسی ضرورت کے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ اپنے خالق
کو پہچانے اور خالق کی سلطنت اور عجیب صنعت الا ارواح میں سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ عرش
ہے پھر کرسی پھر آسمان پھر دوزخ و جنت پھر زمین اور کل کائنات کی اصل ایک جوہر ہے جسکو فلاسفہ عقل
فعال اور نفس کلیہ کہتے ہیں پھر اس جوہر کے بخارات سے آسمان اور اس کے جھاگوں سے زمین پیدا کی
اور ہوا کے سبب سے زمین پانی پر منجمد ہو گئی فلاسفہ کہا کرتے ہیں یہ فیض اس چیز کو عقل فعال اور نفس کل
سے پہونچتا ہے پس عقل ہمارے نزدیک عرش ہے اور نفس کلیہ لوح ہے اور نفس فیض [illegible]
ہوتا ہے سب عبارات و اصطلاحات ہیں کیونکہ فیض کے اندر مرجع ایک ہے اور عبادات مثل [illegible]
کے کہ اس میں کھانے پینے سے رکنا ہوتا ہے بے کار نہیں ہے بلکہ ان کے اندر بہت سے اسرار ہیں
چنانچہ ہمارے سر کے اوپر کرہ نار و کرہ ہوا ہیں جس شخص کو عبادت کی عادت ہوگی وہ اپنے صبر کے
ساتھ ان کو طے کر جائیگا اور اس معتدل مکان میں جا پہنچیگا جہاں نہ سردی ہے نہ گرمی یعنی جنت
میں فرشتوں کے ساتھ رہیگا اور اہل معارف سے نہایت خوشحالی کی حالت میں ملاقات کریگا
[illegible] جنت میں [illegible] معتدل و مفرح ہے اور اس کے رہنے والوں
[illegible]

تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا عبادت میں مشغول ہونا بھی عین عبادت ہے، ٹیڑھا راستہ تم چلتے ہو اور تم
کہتے ہو کہ تم نیک ہو بیہودہ باتوں میں مشغول ہو کر ان کو سچا سمجھتے اور اپنے نفس کے خواص کی معرفت
سے جاہل رہتے ہو تم کو خبر نہیں ہے کہ تمہارے بالوں پر جادو ہوتا ہے اور تمہارا اپنے دانت سے
کوٹنا دیوانہ کتے کے کاٹنے سے بڑھ کر ہے اور تمہارے منہ کی بھاپ لڑائی پیدا کرتی ہے اور تمہارے
کٹے ہوئے ناخن ہلاک کرتے ہیں اور اسی قسم کے بہت سے خواص حیوانات کے اندر ہیں جن کو تم نہیں جانتے
ہو شلغم کچہ کلیجہ اور چربی فربہ کرتا ہے اور گوشت اس کا باوجود حرام ہونے کے ریاحوں کو دور کرتا
ہے خرگوش کا جگر جگر کو فائدہ کرتا ہے اور اس کی آنکھیں آنکھوں کو مفید ہیں اور چربی اس کی ریاحوں
کو فائدہ کرتی ہے خنزیر کی چربی جانوروں کے چارہ میں ملا کر دینی ان کو فائدہ کرتی ہے۔ انڈے کا تیل
بالوں کے واسطے مفید ہے اور کانٹوں اور گیہوں کا تیل مسوں کے واسطے نافع ہے۔
اور سی کی چربی ریاحوں کو نافع ہے اور گنٹھیاں کو دفع کرتا ہے۔ گدھے کا دماغ قاتل ہے اور
ہدہد میں بہت سے منافع ہیں جن کو کتاب الحیوان کے مصنف نے وضاحت سے لکھا ہے اور جوز ہندو کا
پینا خوشبو [illegible] کے اندر جماع کے واسطے نافع ہے اور بہت سی معجونیں اور روغن ایستادگی کو
فائدہ کرتے ہیں غالب سردی اور غالب گرمی دونوں قاتل ہیں کھانے کے بعد پانی پینا نقصان کرتا ہے
اور پیشاب کو کثرت سے [illegible] ہے فصد بہت اچھی ہے اور پچھنے لگانے اور بھی زیادہ مفید ہیں
قے معدہ کو پاک و صاف کر دیتی ہے ککڑی کا گودا نافع ہے اور مرغ کا شوربا سرد مزاج والے
کو فائدہ کرتا ہے گیہوں کے پراٹھے جماع کرنے والے کے واسطے بہتر غذا ہیں ہریسوں کا کھانا بہت افضل
ہے۔ شربت انار معدہ میں کمزوری کرتا ہے تربوز میں دس فائدے ہیں کھانا بھی ہے اور پینا بھی ہے
اور ٹھنڈا میٹھا خوشبودار بھی ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور مثانہ کو دھو ڈالتا ہے اور اس کو کھانے
سے خلط فاسد نکل جاتی ہے اور اس کے اندر چار مرضیں ہیں حلق کو نقصان کرتا ہے صفرا کو زیادہ کرتا ہے
اور کھجلی پیدا کرتا ہے اور سکنجبین اس کی مصلح ہے۔ بہتر میوہ وہ ہے جو پختہ اور تازہ ہوتا ہے کھانے
سے پہلے کھانا چاہیے سوا امرود کے کہ اس کو کھانے کے بعد تھوڑا سا کھا لینا نافع ہے۔
[illegible] بدہضمی کا علاج مشکل ہو جاتا ہے
کھانے کے بعد جلد پانی پینا [illegible]

کھانا بہت برا ہے گرمی کے موسم میں ترش چیز نفع کرتی ہے اور جاڑے کے موسم میں میٹھی چیز مفید ہے
کل میووں میں بہتر انجیر اور انگور ہے اور انار اسی قسم کا عمدہ ہوتا ہے کھانا کھانے کے بعد یا سونے
کے وقت قدرے کھا لینا چاہیے جماع کرنے والوں کو نقصان کرتا ہے خصوصاً ترش انار۔

تیسواں مقالہ (شربتوں کے بیان میں)

سکنجبین کو سب سے پہلے ذوالقرنین نے ایجاد کیا ہے صفرا اور بدہضمی کو مفید ہے شربت
انار معدہ کو کمزور کرتا ہے اور جگر میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے شربت خشخاش و بنفشہ و نیلوفر سب
کے واسطے مفید ہیں شربت ورد اس خلط سوداوی کو دور کرتا ہے یہاں تک کہ ابو نصر فارابی کا قول
ہے کہ اس شربت کے آگے مفرح صغیر کی ضرورت نہیں ہے شربت سیب میں قلب کے واسطے
نافع ہیں۔ شربت گلاب خلط صفراوی کو دور کرتا ہے اور اگر پانچ ماشہ ترید اور سات ماشہ سورنجان
کا سفوف بنا کر اس شربت سے پہلے یا اس کے بعد پھانک لیا کرو تو بہت بہتر ہے۔

مربوں کا بیان

بہی کا مربہ گرم مزاجوں کو نفع کرتا ہے سیب کا مربہ ضعف قلب کو جو گرمی سے ہو مفید ہے
شہوت کی حرارت حلق کے دکھنے کو آرام کرتا ہے گل قند مربے اور دوائیں اس وقت فائدہ
کرتی ہیں جب کہ پرہیز کیا جائے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ معدہ مکان دوا کا ہے اور
پرہیز دواؤں کا سردار ہے اور ہر بدن کو جس چیز کی عادت ہو وہ اس کو کھلاؤ جس شخص کو جس شربت
کی عادت ہو اس کے واسطے کچھ حرج نہیں ہے کہ بوقت ضرورت اس کو پابندی کے ساتھ نوش کرے۔
ابو طالب مکی فرماتے ہیں تندرستی کے وقت دوا کے پاس نہ جاؤ کیونکہ اس سے بھی بیماری پیدا ہوتی
ہے۔ موسم خریف میں دوا کا استعمال بہ نسبت ربیع کے بہتر ہے کیونکہ اس میں کھانے کی ایسی چیزیں پیدا
ہوتی ہیں جو صحت پیدا کرتی ہیں ساگوں میں بہتر ساگ لیموں اور پالک کا ہے ابن قتیبہ نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا چار ساگ جنت کے ہیں اور شب میں ان پر ایک قطرہ
جنت کے پانی کا برستا ہے پالک اور کاسنی اور لیموں اور کاہو کاسنی میں [illegible] ہے اور پالک اور لیموں
[illegible] کے ساگ کھانے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] کو قلیل استعمال

حضور نے دیکھ کر فرمایا آہ دیکھنا دولتمندوں کا ہے افسوس دولتمندوں کو بڑا حساب دینا ہوگا اور پھر ایک
دودھ کا پیالہ اور کھجوریں حضور کی خدمت میں آئیں آپ نے فرمایا اے عائشہ اس کو نوش کرو کیونکہ
تم عورتوں کو جسم کی فربہی زیادہ لائق ہے اور حضور اکثر اوقات صرف شہد سے روٹی نوش فرماتے تھے۔

پس جس شخص نے باوجود قدرت کے دنیاوی خواہشوں کو چھوڑ دیا اس کو بے حساب ثواب
دیگا اور اس میں راز یہ ہے کہ اس نے اپنے نفس کا خلاف کیا اور نفس لذتوں اور شہوتوں کے
ترک کرنے کا عادی ہوگیا پھر جب اس نفس نے دنیا سے جو نہایت ذلت کا ظلماتی قید خانہ ہے
مفارقت کی تو ان حقیر چیزوں کی جدائی پر غم نہیں کرتا ہے بلکہ عالم اعلیٰ کی طرف ترقی کرتا ہے اور جو
علم کہ اس کے اندر منتقش ہیں مثلاً علم توحید جو اسنے براہین عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ حاصل کیا ہے
اس کے سبب سے شرف حاصل کرتا ہے اور ایسے بازو اسکو حاصل ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ عالم
ملکوت میں اڑتا ہے کیونکہ روحیں تین قسم کی ہیں ایک روح عارف کی ہے ایک ناسک کی اور ایک تاجر
کی اور جس شخص میں یہ تینوں باتیں جمع ہونگی اس کو موت و فوت سے کچھ ضرر نہ پہونچیگا کیونکہ یہ روح
کامل ہے عالم کمال کی طرف اسے ترقی ہوتی ہے پس یہ روح جنت میں مقامات علیہ اور انوار قدسیہ کے
اندر حضور خداوندی میں پھرتی ہے روحانی فرشتے اس کے پاس آتے جاتے ہیں اور جو علوم کہ اس کے
اندر ہیں ان کو سنتے ہیں پس یہ روح اس عالم کون وفساد سے جدا ہو کر عالم بقا میں پہونچتی ہے
جس کے واسطے فنا نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کے واسطے اپنی جنت
میں وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے اوپر اس کا خطرہ
گذرا معلوم ہوا کہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنت کی نعمتوں کے علاوہ ایک اور نعمت
ہے جس کو کوئی نفس ادراک نہیں کر سکتا ہے مگر مشاہدہ کے ساتھ اور مشاہدہ کی بات بیان نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ
یہ لذت ذاتی ہے اس کا بیان اور تفسیر نہیں ہو سکتی ہے چنانچہ اگر مرد سے لذت جماع کا بیان کیا جائے
تو وہ بڑا اسکو نہ سمجھ سکیگا اور جو شخص کسی لذت کا ادراک کرتا ہے اس کو بیان نہیں کر سکتا اسی طرح یہ
مشاہدہ کی لذت ہے کہ مشاہدہ کرنیوالے کے سوا کوئی اس کو ادراک نہیں کر سکتا ہے اور اس مشاہدہ
[illegible] بلکہ مشاہدہ کی لذت معلوم کرو سو یہ معلوم
[illegible] اپنی آنکھ
[illegible] اس غفلت کے ساتھ تم کے حجاب کے اٹھنے کی [illegible]

حضرت زین العابدین علیہ السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو خدا کے اور ان کے درمیان کا حجاب اٹھ جاتا تھا اور وہ اپنے قلب کے ساتھ ملکوت حق کا طواف کرتے تھے اور یہی مطلب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اس فرمان کا ہے کہ مجھ سے آسمان کے راستے دریافت کرو میں تم کو بتاؤں گا اور تو اے غافل! اگر رات اپنے نفس کا غلام اور اپنی خواہش کا قیدی ہے اور پھر تو ابرار اور مقربین سے ملنا چاہتا ہے جا اپنی ذات اور جہالت پر صالحین کی کرامات میں طعن کرتا ہے پس تم کو چاہیے کہ مجاہدہ کرو اور انکار کو چھوڑ دو اور حسن ظن کے گھوڑے پر سوار ہو کر مسافت طے کرنی شروع کرو یہاں تک کہ تم ایک نشانی بن جاؤ اور اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو شفا کے کپڑے پہن کر مختصر معیشت کے ساتھ راضی ہو جاؤ اگر تم بزرگ عالم میں مقام ملکوت کے اندر ترقی کرنی چاہتے ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے زاہدوں نے دنیاوی عزت اور نعیم آخرت کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے ایک دفعہ مجنوں نے لیلیٰ کو سلام کیا لیلیٰ نے جواب نہ دیا مجنوں نے سبب پوچھا لیلیٰ نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو رات کو ایک لحظہ بھر سویا تھا اگر مجھ کو سچا عشق ہوتا تو کیوں سوتا مجنوں نے کہا چونکہ تمہاری ملاقات کی امید تک نہ تھی اس واسطے میں نے چاہا کہ خواب ہی میں تم کو دیکھ لوں اس واسطے میں سویا لیلیٰ نے کہا معلوم ہوا کہ میری صورت مثالی تیرے دل سے زائل ہو گئی مجنوں نے کہا مثال تو میں خوب جانتا ہوں مگر تمثال کے دیدار کا بہت مشتاق ہوں لیلیٰ نے یہ شعر پڑھے۔

لَمْ يَكُنِ الْمَجْنُونُ فِي حَالَةٍ إِلَّا وَقَدْ كُنْتُ كَمَا كَانَ

بَلْ لِي عَلَيْهِ الْفَضْلُ مِنْ أَجْلِ مَا بَاحَ وَإِنِّي مِتُّ كِتْمَانًا

مجنوں کسی حالت میں نہ تھا مگر کہ میں بھی اسی کے مثل اس حالت میں مبتلا تھی بلکہ مجھ کو اس اس سبب سے فضیلت ہے کہ اس نے اپنے عشق کو ظاہر کر دیا۔ اور میں پوشیدہ کرنے سے مر گئی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بشر اور ہند باہم محبت میں مر گئے ہیں فرمایا یہ دونوں محبت کا بوجھ اٹھانے سے عاجز ہو کر مر گئے پھر فرمایا اے عائشہ میرے بعد تم کو مجھ سے ملنے کا شوق ہوگا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کیا میں آپ کے بعد باقی رہوں گی فرمایا ہاں تم باقی رہو گی مگر جب تک مجھ سے نہ ملو گی چین [illegible] حضور نے فرمایا اے عائشہ جب دو میاں بیوی مرتے ہیں اور ان کی باہم محبت ہوتی ہے تو [illegible] ایک دوسرے کا انتظار کرتے ہیں

ؔ مجنوں کسی حالت میں [illegible] مگر میں بھی اس میں [illegible] محبت میں [illegible] اپنے عشق کو ظاہر کر دیا اور میں [illegible] پوشیدہ [illegible]

جب حضرت صدیق کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو انکی بیوی کہنے لگیں ہائے جدائی حضرت صدیق نے کہا نہیں بلکہ مجھکو بہت خوشی ہے کیونکہ میں اپنے دوستوں سے ملونگا اس واسطے تمکو بھی خوشی سے نہ رونا چاہیے اگر تم اپنے دوستوں سے ملنے کی مشتاق ہو اور ملاقات دار البقا میں ضروری ہے پس تم ہاتھ میں اپنی کمر باندھ لو کیونکہ جو شخص شب چالاکی کے ساتھ منزل پر جا پہونچو کیونکہ جو شخص راتوں رات چلتا ہے وہ جلد منزل پر پہونچ جاتا ہے اور جو رات کو آرام کرنا مقدم سمجھتا ہے اس کو دن کے وقت دھوپ میں ہولناک جنگل طے کرنا ہوتا ہے پس تم کو چاہیے کہ خدا پر بھروسہ کر کے جھٹ پٹ اٹھ کھڑے ہو

حضرت جنید نے جب ایک شخص کو یہ کہتے سنا اپنا گریبان چاک کیا وہ شخص یہ کہتا تھا میں اپنے زمانہ کو دیکھتا ہوں کہ بیکاری اور مغالطہ میں گذرا جاتا ہے اور میرے زمانہ نے مجھکو ایسے حال میں کر دیا کہ میرا کچھ حال نہ رہا جب اعمال درست اور اجسام پاک ہوتے ہیں اور عاشق شب بیداری کرتے ہیں اور کھانا اور سونا کم کر دیتے ہیں بانہائے اشتیاق کے دروازے کھلجاتے ہیں اور معرفت کے سوتے جوش کرتے ہیں اور قرب کے حصول پردوں کے پیچھے سے ظاہر ہو جاتے ہیں تمنائیں منقطع ہو جاتی ہیں اور انوار جمال کے ساتھ قلب روشن ہو جاتا ہے اور عاشق اپنے معشوق کو آواز دیتا ہے کہ تمام سبب اسپر منکشف ہو جاتے ہیں حقائق موجودات مشاہدہ کرتا ہے اور انواع مکاشفات کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے کرامات اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اعلےٰ مقامات کی انکو بشارت ملتی ہے۔

ابو الحسن نوری فرماتے ہیں ہم ابو یزید بسطامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے پاس ہم نے کھجوریں رکھی ہوئی دیکھیں انہوں نے ہم سے فرمایا کہ ان کھجوروں کو کھاؤ یہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہدیہ ہے جسکو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے ہیں اور میں نے ان کو خاص خداوند تعالیٰ سے مانگا تھا خضر کے واسطے سے نہیں مانگا تھا اور خضر نے ان میں سے میرے سامنے کھائی ہیں۔ ابو الحسن نوری فرماتے ہیں پھر ہم دوسرے ملک کو حضرت جنید کی خدمت میں گئے تو ایک سونے کے طباق میں ہم نے تر کھجوریں رکھی دیکھیں جنید نے کہا اس میں سے ہم کو نہیں کھلاتے ہو انہوں نے کہا نہ میرے واسطے ہے نہ تمہارے واسطے ہے ہم نے کہا اس کا قصہ ہم سے بیان کیجیے فرمایا [illegible]

[illegible] واسطے خضر کے ہو۔

[illegible] کے ساتھ

ایسے انداز کرتے ہیں جیسے معشوق اپنے عاشق کے ساتھ انداز کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ حضرت ابو بکر شبلی نے دعا کی کہ اے خدا بطفیل اس معاملہ کے جو میرے اور تیرے درمیان میں ہے آج شب کو میرے پاس میرے مرشد یونس بن جنید کو پہنچا دے۔ یونس بن جنید آ گئے اور کہا اے بکر تو نے ایسے کام کے واسطے اپنی دعا کو کیوں ضائع کیا جو ضروری ہو نہ ہو الا تمہارا بعد نے کہا اے شیخ اس خیال کو چھوڑ دو اگر یہ بات ہو تو دوستوں کے انداز کہاں رہیں اور تم سبب بغیر شے چاہتے ہو یہی درویشوں کی خواہش ہے۔

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے جو اجرت معمولی پاتا تھا فرمایا کہ صاحب آپ ان کے ساتھ ہم کو کیوں نہیں دیتے ہیں اس شخص نے کہا اے احمق تیرے نفس کی یہ تمنا کرنا فضول ہے اگر تو بھی یہ کام کرتا تو اس کی اجرت لیتا شبلی ایک مکان میں جا کر رہے سنا کہ بیوی میاں سے کہتی ہے تو اپنے کام سے زیادہ اور امید زیادہ رکھو تو بغیر کسی چیز کے خلاق اور رزاق چاہتا ہے خاوند نے کہا میری کاہلی اس سے زیادہ کام کرتی ہے پھر حسرت سے کہنے لگا کہ اگر میں کچھ کام کرتا تو میرے دوست مجھ سے راضی ہو۔

عبدالرزاق

چوبیسواں مقالہ (کھانے پینے کے آداب میں)

معلوم ہو کہ خداوند تعالےٰ نے آدمی کو پیدا کر کے اس کی زندگی کا سبب غذا کو بنایا ہے پھر اس غذا میں آدمیوں کی بہت قسمیں ہیں بعض ایسے ہیں جو تھوڑی غذا پر قناعت کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جو اپنی خصائل و عادات کے ساتھ فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور کھانا اور سونا ان کا بہت کم ہوتا ہے جس قدر غذا کم ہوگی اسی قدر اہل آسمان سے مشابہت زیادہ ہوگی اور کم کھانے کا ایک ظاہری ثمرہ یہ ہے کہ عافیت حاصل ہو کر طبیب کی ضرورت نہیں رہتی ہے اور کم کھانے سے قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے اور بہانا کم آتا ہے جو شخص اپنی ہمت کو اپنے پیٹ کے اندر داخل کرنے میں مصروف کریگا اس کی قیمت وہی ہے جو پیٹ سے نکلتا زیادہ سالنوں اور میووں کو ... سلامتی پیدا کرتے ہیں۔

... اونٹ کو اس رسی کے کسی کرنے سے پہنچتا ہے جو اس کی رفتار کم کرنے کو ... ہو کر رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کبھی دو طرح کے سالن نہ کھاتے تھے اس بات میں زہد بھی ہے اور طب بھی ہے پیٹ
کے اندر ایک آتشی قوت ہے جو غذا کو کھا لیتی ہے۔ دوزخ کے سات دروازے ہیں اور پیٹ کے
اندر بھی سات دروازے ہیں جیسے حرص اور لالچ اور چغلخوری اور زیادہ بھوک اور خطاؤں سے
پرواہ کرنی وغیرہ دروازے ہیں اور سب سے بڑھ کر گناہ مال حرام کھانا ہے اور ایسے ہی جہنم کے
دروازوں کی مثل جسم کے اندر بھی دروازے ہیں کان۔ آنکھ۔ پیٹ اور فرج اور دونوں ہاتھ
اور دونوں پیر یہ سب دروازے تمام گناہوں کی طرف راہبری کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر برا پیٹ
ہے اور افعال قبیحہ میں سب سے بڑا فعل بندوں پر ظلم کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے
وہ لقمہ حرام کے کھائے چالیس روز تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور جس شخص نے اپنے
پیٹ کو مال حرام سے بھر لیا وہ دوزخ کے زیادہ لائق ہے اور حرام مال غصب اور چوری اور ٹیکس
لینے اور قزاقی اور رشوت وغیرہ کا ہے جس کی تفصیل ہم نے کتاب احیاء علوم الدین میں لکھدی ہے
اور حلال مال وہ ہے جو آدمی اپنی محنت مزدوری یا تجارت سے جس میں دھوکا نہ ہو حاصل کرے
سود کے متعلق علماء نے اختلاف کیا ہے اس کا ترک کرنا ہی بہتر ہے اور خصوصاً جو کام کر تم
اپنے ہاتھ سے کرو وہ سب سے بہتر کسب ہے ایک دفعہ ابو الحسن نوری اور ابو حریرا اور سفیان
بن عیینہ نے جمع ہو کر اپنی اجرتوں میں سے تھوڑی اجرت کی روٹی خریدی اور باقی اجرت کا صدقہ
دے دیا پھر جب یہ لوگ کھانے بیٹھے تو سفیان بن عیینہ نے کہا تم جانتے ہو کہ تم نے کھیت کاٹنے میں
مالک کی کچھ خیر خواہی کی تھی سب نے کہا اس بات کا ہم کو کچھ خیال نہیں ہے پھر یہ سب روٹی کو
وہیں چھوڑ کر چلے گئے معلوم ہو کہ حرام کا راز نہایت باریک ہے ہم تھوڑا سا ظاہر کرتے ہیں معلوم ہو کہ
صانع ایک ہے اور کل مخلوق اس کے فیض سے ہے پس جب کوئی شخص ظلم کرتا ہے اس کے ظلم کا
اثر ساری مخلوق میں سرایت کر جاتا ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا
وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا اور قیاسی دلیل یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی بیوی سے کہا
کہ تیرے بالوں پر طلاق ہے پس اس کہنے سے تمام جسم پر طلاق ہو جائیگی اور جب تم صدقہ دو گے
[illegible] خدا کے نزدیک بڑے صدقوں
[illegible] بھوک

کے وقت کھانا چاہیے اور اتنا کھائے کہ پھر بھوک باقی رہے اور کھانے کے وقت اس طرح بیٹھو
جیسے استاد کے سامنے سبق پڑھنے بیٹھتے ہو معلوم ہو کہ خداوند تعالیٰ نے حرام اور گرم کھانے کو
برکت اٹھال ہے اور گرم کھانے میں بار نقصان ہیں دانتوں کو گلاتا ہے اور رنگ کو زرد کرتا ہے
اور جگر کو بھی ضرر پہنچاتا ہے اور بعض اوقات اور خرابیاں بھی گرم کھانے سے پیدا ہو جاتی ہیں
کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ ضرور دھونے چاہئیں اور بدبودار چیز کو جیسا لہسن کے
تئیں کھانا نہ چاہیے مگر جب ایک دوسرے کو اجازت دیدیں کیونکہ اس کے کھانے سے باہم نفرت
پیدا ہوتی ہے اور خوشبو کی چیزوں سے محبت ہوتی ہے کھانے کے بعد ہاتھ نہ دھونے سے بو کی
اور بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی وارد ہے کہ جھوٹے ہاتھ کو شیطان چوس لیتا ہے اور ایسا لاگ
اور چونکہ حلال روزی کھانے سے مقصود تصفیہ قلب اور تقلیل ذنوب ہے۔۔ طلب کرنا فرض ہوا
جیسے کہ علم کو طلب کرنا فرض ہے کیونکہ علم جب تک کہ خیر کی طرف راہبری نہ کرے تو وہ علم نقصان
ہے حدیث میں ہے کہ جس نے ایک سال تک مال حلال کھایا اس پر عرش منکشف ہوتا ہے
اور اس کی نو فکر کے انوار صاف حلال روزی کا کمانا کیمیائے سعادت ہے سینہ اس سے
کھل جاتا ہے اور معرفت کے انوار صاف ہوتے ہیں اور قلب سے حکمت کی نہریں بہتی ہیں اور غفلت
کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور غرور کی دیوار دور ہوتی ہے پھر آسمان توحید صاف ہو کر نور مجید منکشف
ہو جاتی ہے اور اپنی صفا خاطر کے کان کے ساتھ ذکر مقربین کی تسبیح سنتا ہے۔

معلوم ہو کہ روحیں مرنے کے بعد کسی گناہ کے سبب سے رہن نہیں ہوتی ہیں مگر بندوں پر
ظلم کرنے سے رہن ہو جاتی ہیں کیونکہ اس کا مطالبہ خدا کے سامنے ہوتا ہے جو نہایت عادل حاکم
علم والا ہے اور اس کے بندوں میں برابری ہونی ضروری ہے اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ
سَلِيْمٍ اور جو روح کہ مظالم وغیرہ سے پاک ہوتی ہے وہ قید نفوس سے چھوٹ جاتی ہے
اور جہاں چاہتی ہے پھرتی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے روحیں اپنے گھروں میں آتی ہیں
اپنے لوگوں کی ... میں شکر کرتی ہیں ورنہ نفرت کرتی ہیں اور کہتی ہیں اے ہمارے لوگو
[illegible] دوست کی خوشبو
اور جو روحیں کہ گناہوں کے میل کچیل سے پاک ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں اڑتی

پھرتی ہیں اور روحیں جوہر ہوں یا ہیئت ملکوتی یا جسم لطیف ہوں جیسا کہ لوگ بیان کرتے
ہیں کچھ بھی ہوں ادراک کرنے والے احساس اور ساتھ جسم کی مفارقت سو خبردار ہوتی ہیں اور علم
جاہل پر ترقی کر جاتا ہے حدیث میں لکھا ہے کہ ظلم سے ایک درہم کو رد کرنا خدا کے نزدیک چار ہزار
مقبول حجوں سے بہتر ہے پھر جب کہ تم حج اور جہاد گناہوں کے خوف سے کرتے ہو تو پہلے تم کو
گناہوں کی جڑ قطع کرنی چاہیے۔

پچیسواں مقالہ (تہذیب نفوس کے بیان میں)

معلوم ہو کہ تمہارا نفس تمہارا سخت دشمن ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ تیرا نفس
جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے تیرا سب دشمنوں سے بڑھکر دشمن ہے وبال کی طرف
تجھکو بلاتا ہے اور گمراہی کا راستہ تجھ کو دکھاتا ہے اور ذلت و ناپاکی میں تجھکو گرا دیتا ہے اور نفس
خواہش کو تیرے اوپر سوار کر کے تجھ کو طرح طرح کی طمع اور آرزو دلا کر ہلاک کرتا ہے۔ پس لازم ہے کہ اس کی
عادتیں ترک کرو اور اس کے شر اور شرک کو چھوڑ دو اور اس کی طمع اور آرزو اور ہوس سے بچو
حدیث صحیح میں وارد ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جب نفس کو پیدا کیا تو فرمایا کہ میں کون
ہوں اس نے عرض کیا کہ اور میں کون ہوں پس خداوند تعالیٰ نے اسکو طرح طرح کے عذاب میں
مبتلا کیا اور پھر جب اس سے فرمایا کہ میں کون ہوں اس نے یہی کہا کہ اور میں کون ہوں یہاں
تک کہ خداوند تعالیٰ نے اس کو بھوک کے عذاب میں مبتلا کیا تب اسے کہا کہ تو وہ خدا ہے کہ تیرے
سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تیرا نفس نہایت خصلت ہے جب اس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے تو
طمع کرتا ہے اور اترا کر کے رقص کرتا ہے یہی باتوں میں پھنسانے والا اور کل برائیوں کا مخزن
ہے اس کو ایک نہایت مکار بھیڑیا اور سخت دشمن سمجھو اسکی دوا قلیل اور مرض کثیر ہے ؎

إذا سلبت النفس [illegible] عليها الهوى [illegible] الطريق
[illegible] سلكت [illegible] هوا [illegible] حقيق

[illegible] بعض دوا کی کمی [illegible] سخت کی طرف [illegible] پس نفس کو اس قدر تکلیف
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس کے مذہب [illegible]

سخت تکلیف پہنچاؤ اور تواضع کے ساتھ اس کے تکبر کو نکالو اور ریاضت کی آگ پر اسکو خوب جوش
کرو اور علم کو اس کا دوست اور عمل کو اس کا رفیق بناؤ اور اخلاق حسنہ کی تعلیم دے کر اس کا لباس
عشق کراؤ اور لطائف و ظرائف اور عقل و کیاست سے اسکو آراستہ کرو۔
معلوم ہو کہ خداوند تعالیٰ لطیف ہے اور لطیف کو یہ لائق نہیں ہے کہ لطیف کو
اور لطافت اس میں اسوقت پیدا ہوتی ہے جب یہ مجاہدہ کی آگ میں عذاب کیا جاتا ہے
اسی کی تہذیب ہے۔
معلوم ہو کر شر سے بچا کر خیر کی عادت نفس کے اندر پیدا کرو اور نوافل کے ساتھ اس کی پرورش
کرکے اپنے شیخ یعنی مرشد کے سامنے ان کی اطاعت کے ساتھ اس کو مہذب بناؤ۔
معلوم ہو کہ شیخ کی حرمت سے زیادہ ہے اور شیخ ہی حقیقی والد اور طریقت کا رہبر
کو حجاب کی تاریکی سے معرفت کے نور اور سعادت ابدی اور نجات سرمدی کی طرف نکالنے اور
کے ساتھ ملانے والا ہے کیونکہ شیخ ہی گناہوں کا طبیب ہے اور والدین صرف اپنی حاجت شہوانی
پوری کرکے تیری پیدائش اور عدم سے وجود میں آنے کے سبب ہوئے اور ان کی اس نیت سے
جو وہ تیرے ایجاد سے پہلے وطی یعنی صحبت کے وقت رکھتے تھے تو تم شہوت کے بچے
پس انہوں نے تجھ کو عدم سے وجود میں نقل کرنے کا تو اچھا کام کیا مگر شہوت کے سبب سے
عقل میں تم رہ گئے اور تمہارے علم کی علامت یہ ہے کہ اگر لوگ تم سے تمسخر کریں تم کچھ پروا
نہ کرو اور اگر وہ تمہارے کام میں خلل ڈالیں تم ان کی طرف متوجہ نہ ہو غرضیکہ ان کے افعال
و حرکات سے تمہارے دل میں اثر پڑنا موقوف ہو جائے اور جہاں تک ہو سکے تکبیر سے
کرو اور جب تم تہذیب نفس کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہو تو لازم ہے کہ ایک تنگ و تاریک
مکان میں چالیس شبانہ روز خلوت کرو اور اگر پورے چار مہینے خلوت میں رہو تو بہت بہتر
ہے اور لوگوں سے ترک تعلق میں میت کی شکل ہو جاؤ اور جینے کے لائق کھانے کا سامان
اپنے پاس رکھو گویا کہ تم سفر کر رہے ہو اور مشاہدات شریعت کو سواری بناکر منزل مقصود

جہاں تک ہو سکے

نفس کشی کے جنگل و بیاباں طے کرنے شروع کرو۔

[illegible] ہو اور اس خلوت کے واسطے جاڑے کا موسم بہت مناسب ہے اور سوا فرض کے زیادہ نوافل نہ
پڑھو صرف یہ ذکر دل اور زبان سے ہمیشہ جاری رکھو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور بغیر حضور
قلب کے نہ سوؤ اور جب زبان ذکر سے تھک جائے تو فقط دل ہی سے جاری رکھو اور جس قدر بھوک
ہو اس سے ایک تہائی کم کھانا کھاؤ اور جو صورتیں اثنا چلہ کشی میں تم کو نظر آئیں ان سے خوف نہ کرو
بعض جنات اور شیاطین تم کو وسوسے دیں گے ان کے وسوسے میں ہرگز نہ آنا کوئی کہے گا میں
کیمیا سکھاتا ہوں اور کوئی کہے گا کہ میں خزانہ بتاتا ہوں اور کوئی ڈراتا ہے اور کوئی خوشی کی باتیں
بناتا ہے سب اطراف تم کو توجہ نہ ہونا چاہئے اور اسی اثنا میں تم پر عجائب علوم و فنون
منکشف ہوں گے اور دل کی کثافت دور ہو کر قلب اور لوح محفوظ کے درمیان سے حجاب اٹھ
جائیگا اور جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے سب تم مشاہدہ کرلو گے اور لوگوں کے سامنے بیان کرسکو گے
اور بیداری میں تیرہ ایسے حالات منکشف ہوں گے جنکو تم خواب میں دیکھا کرتے تھے پس قلب
تمہارا منور ہوگا اور سینہ انوار جمال کے ساتھ کشادہ ہو جائیگا کل کائنات اور موجودات
پیش نظر ہو جائینگے اور ایسی کرامتیں ظاہر ہوں گی جو ابھی ہم پڑھ چکے ہیں اور حرف اظہار و
استتار اور [illegible] میں اور معجزات میں فرق ہے ہاں جب یہ خلوت نشین مقام تمکین
میں پہونچے گا کل شیاطین اس کے زیر حکم ہوں گے جو کچھ چاہے کرسکیگا خداوند تعالیٰ فرماتا ہے
[illegible] اور جو بات خلوت میں تمہارے سامنے پیش آئے اس میں
شبہ واقع ہو اس کو فوراً اپنے مرشد سے بیان کرو کیونکہ شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے
جماعت میں اور جس شخص کا شیخ نہیں ہے اس کا شیخ شیطان ہے اور جو بغیر شیخ کے
مرا جاہلیت کی موت مرا شیخ اس کو تعلیم و تلقین کرتا اور خدا کی معرفت کا راستہ بتاتا ہے۔

خلوت نشین پر قرب کی نسیم ہوا کے اندر سے چلتی ہے اور دیوان [illegible] جو
[illegible] اور اولیاء اس کی ملاقات کو تشریف لاتے ہیں پس تم اس کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور منفیات کو معلوم کراتا ہے اور غائبات پر مطلع ہوتا ہے وہ اصل حق کی علامت ہے کہ جس
خلق بکثرت علم، حلاوت کلام اور تواضع سے آراستہ ہو اور باوجود ان سب خوبیوں کے
اندر حسد اور بخل ہو نہ تکبر ہو اور نہ وہ ظالم متکبر اور زیادہ کھانے پینے والا ہو اور نہ زیادہ خوشامد
اس کو آتی ہو نفس اس کا مادی ہو جبرائیل علیہ السلام اس کی ہمت کو قوی کرتے ہیں اور اسرافیل
اس کی ہمت کے صور میں سعادت کو پھونک دیتے ہیں پس وہ اسی ہمت کے ساتھ ثبت
کی راہ کو طے کرتا ہے اور معرفت کے میدان میں قدم اٹھاتا ہے یہاں تک کہ حضرت ذوالجلال کی
اس پر تجلی ہوتی ہے اور پانی پر چلنے اور ہوا پر اڑنے کی خاصیت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے
دور دراز کے راستے اس کے لئے نزدیک ہوتے ہیں۔

اے لوگو ایسے شخص کو تلاش کر کے اس کی نزدیکی اختیار کرو اس کی خدمت سے تم کو بھی
فیض پہونچے گا جو ماہتاب کو آفتاب سے پہنچتا ہے اور اکثر اوقات ابدال کے مریدوں اور شاگردوں
کو حاصل ہوئے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے انکے شاگرد یوشع بن نون کو نبوت مل گئی
تھی اور معلوم ہو کہ احوال و مکاشفات کی تصدیق وہی شخص کریگا جو تھوڑا یا بہت ان کو جانتا
ہوگا جیسا کہ علم کیمیا کی تصدیق وہی شخص کرتا ہے جو اس کو معلوم کریگا پس بے ہوش شخص
جاننے والے کے سامنے بیان کریگا تو بیشک اسکو ہدایت ہوگی کیونکہ اندھا چاند سورج کو
نہیں دیکھتا ہے اور دریا میں شکار کے پیچھے دوڑ سکتا ہے، اور جب کہ تم نہ اس علم سے واقف
ہو نہ تم کو اس کا شوق ہو پس تم اس سے بے نصیب ہو پیٹ تمہارا پر ہے اور آنکھیں اندھی
لنگ اور علم قلیل اور امید طویل اور گناہ کثیر ہیں اور پروردگار دانا اور بینا ہے۔ پس تم نے
کو نیک کر دیکھو مگر تم نے گرا دیا پس تم گر گئے اور تم نے زخمی کیا پس تم زخمی ہوئے اور اگر تم میل ہوتا
تو ملتا تے اور خدمت بجا لانے سے مخدوم بنتے مگر تم لالچی ہو طمع تم نے اختیار کی ہے میں کی
معروف لقمہ سے خالی ہیں اسی سبب سے تم ہلاک ہوئے اور جو کچھ کمایا اس کا حساب
کہ تمہارے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

اپنے خواص
کے ساتھ ہے جو تقویٰ کرتے ہیں اور جو

چھبیسواں ۲۶ مقالہ

نبوت اور سعادت کے بیان میں

علما نے اس کے اندر اختلاف کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ سعادت اور نبوت کیسی چیز ہے کیونکہ
خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنے جو لوگ ہماری راہ میں
کوشش و مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے بتلاتے ہیں اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے مجاہدہ کو
ہدایت پر مقدم کیا ہے اور اسکو ابواب ہدایت کی کنجی گردانا ہے اور حرکات کو اسباب اکتساب قرار دیا ہے
اور اس میں کسی موافقت اور مشارکت نہیں ہے اور ایک شخص یہ کہتا ہے کہ افعال خدا کی طرف سے ہیں جو کلام
میں چاہتا ہے ان کو بسر کرتا ہے اور ایک شخص کا یہ قول ہے کہ افعال بندوں کے ہیں۔ اور اس بات
میں اختلاف نہیں ہے کہ افعال بندوں کے ہیں۔ اور اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ افعال مخلوق
ہیں مگر بندہ کے ارادہ پر ان کو موقوف کیا گیا ہے اور بندہ کو ان میں تصرف اور اختیار اور اکتساب
حاصل ہے۔ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ چنانچہ کسی شخص نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور کہا حرکت دینے والے
ایسی کو خلق ہے تو اہل تناقض کے نزدیک اس کی بیوی کو طلاق ہو جاویگی۔

معلوم ہو کہ ہر چیز علم الٰہی کے ساتھ ہے یعنے مخلوقات میں سے جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا سب
علم اور اسکی تقدیر کے ساتھ ہے مگر یہاں گفتگو نفس کے کسب میں ہے کہ نفس جو برائی کا کسب
کرتا اور فعل کرتا ہے جب وہ خدا کی طرف ہے تو پھر خدا اپنے فعل پر ہم کو کیوں عذاب کرتا ہے اور اگر
وہ فعل ہماری اور اس کی دونوں کی طرف سے ہے تب دونوں پر اس کی جنایت ہونی چاہیے اور
اگر ہماری طرف سے وہ فعل صادر ہوتا ہے تب ہم ہی اس کی سزا کے مستحق ہیں کیا تم اس آیت کے معنوں
میں غور نہیں کرتے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اور اس آیت میں وَمَنْ يَّقْتُلْ
مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ... آیات میں بندہ کے فعل کو اس نے نفس کی طرف اضافت

؎ ... کوشش کریں گے ہم ضرور ان کو اپنے راستے بتائیں گے۔

یہ اشارات تمہارے واسطے کافی ہیں اور انہی سے تم ولایت اور نبوت میں ظہور معجزات کے ساتھ اندازہ کر سکتے ہو اور یہ دونوں طبعاً غالب اور اکسیر جاذب ہیں جو شخص معجزات اور کرامات کا انکار کرتا ہے ہم اس سے حجت نہیں کرتے کیونکہ اسکو حسن ظن نہیں ہے کاش وہ دریا سے مجاہدہ میں غوطہ لگاتا تو مشاہدہ کی صورتیں اس کے اندر مرتسم ہو جاتیں اور وہ سارا اکسیر فرینی بنجاتا کسی ناظم نے کیا خوب کہا ہے

لا تحسبن اذا ما کنت ذا ادب　　مع الخمول بان ترقی الی الفلک

بینا تری الذهب الابریز مطرحا　　فی الارض اذ صار اکلیلا علی الملک

ہر شخص کے ارادہ کے موافق اُس کی ہمت ہوتی ہے جو شخص ان نصائح پر عمل کریگا خود اس کے واسطے حصول مقصد کے سبب ہوں گے کیونکہ مجاہدہ کے ذریعہ سے طبیعت اکسیر بنجاتی ہے اور بغیر مشقت کے مرتبہ حاصل نہیں ہوتا اور یہ جو ہمنے بیان کیا ہے اس عمل کا نسخہ ہے جس کے ساتھ منزلیں طے کی جاتی ہیں لہذا تم کو اعلیٰ مقامات کا شوق کرنا چاہئے اور اگر یہ شوق تمہارے اندر نہیں ہے تب تم ایک جسم مردار ہو تمہاری ناپاک اور سڑی ہوئی بدبو کے خوف سے تم کو زمین کے اندر پوشیدہ کیا جائیگا اور یہ بدبو تمہارے عنصر تمہارا کمزور اور رذیل ہمت کی ہے پس تم خدا سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو اگر تم اس رستہ کے اندر مر گئے تب بھی تمہارا ثواب خدا کے ذمہ میں واجب ہوگا اور اگر تم مقصد کو پہنچ گئے تب تم کو دروازے پر ٹھیرنا چاہیئے چنانچہ کسی کا قول ہے کہ میرے ذمہ میں اس در پر حاضر ہونا ہے اور آپکے ملنا میرے ذمہ میں نہیں ہے ملنے کا آپ کو اختیار ہے چاہے آپ ملیں یا نہ ملیں بیا آپکا فعل ہے ہمارا کام یہی ہے کہ ہم حاضر ہو جائیں۔

تو اب جب تم معصیت اور طاعت کے پھل کا مزہ تم چکھ چکے ہو پس رات اور دن وہ کوشش کرو کہ تم ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جو تم کو نفع پہنچائیں اور ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جو تم کو نقصان پہنچائیں ضرور ہے کہ ایک روز تمہارا سارا سامان بادشاہ کے حضور میں پیش ہوگا پس یا تم انعام کے مستحق ہوگے اور یا تم کو سزا سخت ملے۔ اس مقالہ کے متعلق یہ اشارات کافی ہیں۔

[illegible]

ستائیسواں مقالہ

اذکار کے بیان میں

معلوم ہو کہ ذکر کے متعلق بہت سی آیات و احادیث وارد ہیں چنانچہ آیت فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا اور وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝ ان آیات میں ذکر کے مراتب اور اوقات سب بیان کر دیے ہیں اور ذکر خفی بہت بہتر ہے کیونکہ اس کے ساتھ سننے والوں کو تکلیف نہیں پہنچتی اور ریا و نفاق سے بالکل خالص ہوتا ہے مثل پوشیدہ روزے اور پوشیدہ صدقہ کے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص تو اپنے حلال طیب مال سے صدقہ دیتا ہے اور دوسرا صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک خدا کا ذکر کرتا ہے ان دونوں میں کون افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا ذکر بہت بڑا ہے اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے طلوع شمس تک خدا کا ذکر کرتا ہے اسکو سو سیاہ اونٹنیاں صدقہ دینے کا ثواب ہوتا ہے جن پر سونا لدا ہوا ہو اور گویا اس نے سو غلام بنی عبد المطلب کے آزاد کئے پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں ایک تو ذکر ظاہر یعنی ذکر جلی جو کہ اسکو جہاد اور تلاوت میں کرنا بہتر ہے اور ایک ذکر خفی ہے جو چپکے چپکے کیا جائے اس کو عبادات اور صدقات میں چھپانا بہتر ہے اور ایک ذکر قلب ہے اس کے ساتھ تمام عالم سے بے پروائی اور خدا کے ساتھ مشغولی پیدا ہوتی ہے فرماتا ہے میں اس کا ذکر کرتا ہوں جو میرا ذکر کرے اور میں اس کا ہمنشین ہوں جو میرا شکر کرے اور جو مجھ سے محبت کرے میں اسکا محب ہوں جو اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے میں بھی اپنے دل میں اسکا ذکر کرتا ہوں اور جو اپنی قوم کے لوگوں میں میرا ذکر کرتا ہے میں اپنے فرشتوں میں اسکا ذکر کرتا ہوں پھر اس بے پرواہی کے بعد فنا حاصل ہوتی ہے یعنی حضرت قدس کے مشاہدہ کے باعث نفس کے سامنے سے غائب ہو جاتا ہے اور ذکر کی عادت ذاکر کو ہو جاتی ہے رابطے کے بعد اس ذاکر کی ... میں اس کا شکار ہو جاتا ہے اور خطرہ قدس کے گرد

ثواب والے کام شہید اسکو حاصل ہوتا ہے اور جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اس کے قریب کی سرفرازی پاکیزہ ہو بیٹھ ہم دوام شام کا مرتب ہے

اور یہ ذکر قرآن شریف ہے پھر ایک بار تسبیح پھر درود شریف پھر استغفار اور دعا لیس اسکی وظائف کی پابندی تم کو لازم کرنی چاہئے اگر ایسا کرو گے تو لاہیت کا راز تم پر منکشف ہوگا اور ذاکر کا ملاقات کو اچھی لگے اور مسلمان جنات تمہاری خدمتگزاری کریں گے جمادات کی تسبیح تمکو سنائی دیگی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ۔

اور ذکر کے رو سے بعض وہ باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جنکا تہذیب نفس میں بیان ہو چکا اور بعض وہ باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جو سیدنا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو حاصل تھیں آپ ہر شبانہ روز میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو کل کائنات آپ کے سامنے ہوتی تھی اور خطیرۃ القدس آپ کے پیش نظر ہوتا تھا۔ ذکر ہی کی بدولت تمام مقامات و درجات مکاشفات میں پہنچے ہیں۔ اور پانی پر چلنے اور ہوا پر اڑنے کی قدرت پا کر اور ذکر ہی کی بدولت ملائکہ شرف کے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہیں اور دوام بقا کے مستحق ہوئے ہیں کیونکہ وہ ذکر کی حلاوت کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ ضرورت سے بھی منزہ ہیں اور یہ ذکر ہی کا طفیل ہے کہ ملوک و سلاطین زاہدوں کے دربار میں حاضر رہتے ہیں اور ذکر ہی کے بدولت عاشقوں کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور جذب قلوب کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے اور ذکر کے سبب سے بعض اوقات ذاکر پر ایسا حال طاری ہوتا ہے کہ تمام وسوسے اس سے دور جاتے ہیں اور جب دنیا سے نکلکر مقصد اصلی کو پہونچ جاتا ہے اور سفارت طلب کے طور پر کھڑا ہو کر اپنی پاکیزہ عقل کی وادی میں اپنے رب کا کلام سنتا ہے اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور اسی سلسلت تنقیح کا یہ قصہ سن لینا تم کو کافی ہے اس شخص کو نبوت کی از حد تمنا تھی اور اسی کے خیال میں ہر وقت گرفتار رہتا تھا ایک اپنے بھائی سے کہنے لگا کہ میں تو سوتا ہوں تم میرے واسطے کھانا تیار کرو اس کا بھائی کھانا تیار ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو پرندے آسمان سے اترے اور ان میں سے ایک نے اسکا سینہ چاک کیا ... اس نے کہا ہاں معلوم او لیں سب

اسی کو ہار ہو گئے پھر اس نے پوچھا کیا یہ پاک بھی ہو گیا اس نے کہا پاک نہیں ہوا تب اس نے کہا کہ اسکے دل کو اس کی جگہ پر واپس کر دو کیونکہ یہ نبوت کے لائق نہیں ہے نبوت خلاصۂ آل عبد المطلب کے واسطے ہے امیہ کا بھائی کہتا ہے کہ جب امیہ بیدار ہوا اور یہ واقعہ جس نے اس سے بیان کیا تو وہ اس کے رنج و صدمہ سے بہت رویا اور آخر کار اسی حسرت و افسوس میں مر گیا اور اس کے شرک نے اس کے مقصد کو حاصل ہونے نہ دیا کیونکہ شہوات قطع کرنے والی اور لذت باز رکھنے والی ہیں جو شخص پانی کا قصد کرتا ہے وہ گدلے پانی پر بھی صبر کر لیتا ہے اور جو راتوں رات راستہ طے کرتا ہے وہ راستہ کی دھوپ سے محفوظ رہتا ہے اور جو اپنے نفس کو سراپا شہوت بناتا ہے ہر طرح کی نجاست کے گڑھے میں گر پڑتا ہے اور جو شخص مصائب و نوائب پر صبر کر کے مجاہدہ کی ہمت کے ساتھ جلدی کو طے کرتا ہے وہ بلند مرتبہ پاتا ہے اور جو شخص زیادہ کھاتا اور نفس کو پالتا ہے کبھی بری تدبیر سے خطا نہیں کرتا اور کبھی خلاصی پاتا ہے۔

اٹھائیسواں مقالہ

جہاد نفس اور اس کی تدبیر کے بیان میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے فرمایا نفس کا مجاہدہ اور فرمایا ہے کہ سب سے بڑا تیرا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے اور فرمایا میں بھیجا گیا ہوں تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کروں۔

معلوم ہو کہ نفس کے اخلاق ذمیمہ اور غیر مستقیم ہیں کیونکہ اس کے اندر ہاویہ اس کے لئے بھڑک رہے ہیں آسمان و زمین کی تمام چیزیں ہیں۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں اور یہ نفس نار موقدہ ہے اور اسی کے اندر خبیث کے بھیڑیے اور شہوت کے کتے اور غضب کے درندے اور آفت کے چیتے اور حیلہ کی لومڑیاں اور شر شیاطین کی کمین گاہیں ہیں جو خواہش سے ملے ہوئے ہیں [illegible] سب کے سب نفس کے گرد اس کو گھیرے ہوئے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاتا ہے اور نفس حیوانی کے ساتھ پوشیدہ ہے جو قلب کے خون سے پیدا ہوتے ہیں اور قلب
صنوبری شکل گوشت سے مجوف بنا ہوا ہے اور یہ وہ قلب نہیں ہے جس کی طرف خطاب کیا گیا
ہے اور روح وہ چیز ہے جس کی طرف خطاب ہوتا ہے۔ فَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ
اور فرماتا ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اور یہی اس آیت کے معنی ہیں [illegible]
دابتہ اور نفس جس کی طرف اشارہ کیا گیا یہی شہوتوں کا اسیر اور غفلتوں کا قیدی ہے مختلف خیالات میں
پھنسا ہوا اور دنیا کا عاشق ہے اس کی نجاست اس نے نوش کی اور اس کے نشہ ڈالنے میں خطر
اداس ہو گیا جسد خاکی خدمت میں مشغول ہے اور خرطہ میں ڈالنے کے واسطے اس کو لے پھرتا
ہے اور ہمیشہ ترتیب اور تعقد میں مشغول ہے پھر جب موت کے ساتھ ان دونوں میں تفریق
ہوگی اس وقت نفس افسوس کریگا اور ایک عرصہ کے بعد جسم کو بالکل بھول جائے گا جیسے کہ
کبھی اس نے اسکو دیکھا ہی نہ تھا اور پھر جب جسم میں قیامت کے روز دوبارہ داخل کیا جائیگا
تو اس سے نفرت کریگا جناب کبریائی قدس کا اشارہ ہے کہ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی
رَبِّکِ یہ خطاب موجود کے واسطے ہے نہ مفقود کے واسطے کیونکہ معدوم کے واسطے خطاب
کرنا صحیح نہیں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اعمال میرے سامنے
ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پیش کئے جاتے ہیں پس جو نیکی ہوتی ہے اس کو میں دیکھکر خوش ہوتا
ہوں اور جو برائی ہوتی ہے اس کے واسطے میں مغفرت مانگتا ہوں۔ خدا کا غضب زنا کاروں پر
سخت ہے اور فرماتا ہے کہ میرے اوپر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے
پیش کیا جاتا ہے پس اے مکذب و مذہب خاطل تاویل کرنے والے میں دیکھتا ہوں کہ تو صانع
قادر کو عاجز سمجھتا ہے اور اے مسکین تو یہ کہتا ہے کہ اجسام اور ارواح ضائع قدیم تلوار کی طرف واپس
نہیں ہونگے اور تو اس کو اس کی قدرت اور آیت اور حدیث میں عاجز سمجھتا ہے کیا جس ذات پاک
نے تجھ کو تیری ماں کے پیٹ میں پرورش کیا ہے وہ تجھکو تیری قبر میں پرورش نہیں کرسکتا پھر تو جو
[illegible] جاتی ہیں پھر وہ کیسے خالص ہو سکتی ہیں اسی کی طرح

[illegible] نصیحت اس [illegible]
کے بیٹے اس کی حفاظت کریں کہ حفاظت کر جو دوسرے ہو تو [illegible]

یہ کر دیکھو سونے چاندی اور تانبے ولوہے وغیرہ کے ذرے خاک میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اور تمہارے
نزدیک ان کا باہم متصل ہونا کس قدر دشوار معلوم ہوتا ہے مگر سنار کے نزدیک کچھ دشوار نہیں ہے وہ
ان اجزا کو مٹی سے بالکل پاک اور خالص کر لیتا ہے اور چونکہ تو خود عاجز ہے اس سبب سے تو قدرت
والے کو بھی عاجز کہتا ہے اور ابو علی بن سینا کے مقالات کے فریب میں آگیا ہے کیا ابو علی سینا
تیرے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ راست گو ہے تجھ کو لازم ہے کہ ابو علی کے مقالات
اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خوب غور سے نظر کرکے اپنی عقل سے فیصلہ کرے اور
پھر نقل ہے تب ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جب تو بیمار ہو کر طبیب سے علاج کراتا ہے اور طبیب
تیرے واسطے نسخہ لکھتا ہے تب تو اس سے یہ سوال کیوں نہیں کرتا کہ یہ دوا قبض کیوں کرتی ہے اور یہ
اسہال کریگا تو تجھ کو یہ جواب دیں گے کہ تو مریض ہے یا معارض ہے پس جب یہ بات ہے تو اب تو
اپنی قوت کے طبیب سے کیوں معارضہ کرتا ہے اور ان کے بتلائے ہوئے نسخہ پر کیوں حجت و برہان کرتا
ہے اور تو نہیں جانتا کہ تجھ سے پہلے جو لوگ تھے وہ تجھ سے زیادہ عقل کی روشنی رکھتے تھے اور
جانتے تھے کہ اعتراض اور تمیز کفر ہے پس وہ صاحب کفر کو چھوڑ کر اسلام لائے اور ایمان کو انہوں نے
اختیار کیا پس تجھ کو لازم ہے کہ اپنے کتاب کی جو قرآن شریف ہے تعظیم و تکریم بجا لائے کیونکہ یہ کتاب تیری
طرف خدا کا بھیجا ہوا ہے اور وہ شخص نہایت نالائق ہوتا ہے جو اپنے بادشاہ کے بھیجے ہوئے
حکم کی بات کے عوض تمسخر سے پیش آئے پس مرنے کے بعد تو اس بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور اس وقت
تجھ کو شرمندہ ہونا پڑیگا اور اگر روح اپنے مبادی کی طرف اپنے خالق کے پاس رجوع کریگی اور سوال ہے
پس اگر شریعت کی تصدیق کی تو وہیں خلیفہ تو بیچ ظاہر ہوگی اور عجائب تجھ سے زیادہ ہیں کیونکہ تو
جاہلوں کے شمار میں ہے اور اصلاح تیرے برخلاف ہے تو نے اپنے نفس کی پیروی کی ہے اور
اسنے تجھ کو بلاؤں اور مصیبتوں میں پھنسا دیا ہے تجھ کو رات اور دن اور گرمی اور جاڑے اور
ربیع و خریف اور ان کے تغیر اور انقلاب احوال میں تفکر کرنا چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کس طرح
زمین کو مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور تیرا سونا اور جاگنا تیرے اختیار سے باہر ہے اور
[illegible] تو غافل ہے اگر تو اپنے نفس کا بچاؤ
اختیار کریگا تو تیرے نفس کی کل [illegible]

ہو گا پس تم کو لازم ہے کہ غضب کو رضا کے ساتھ اور بدخوئی کو تواضع کے ساتھ اور بخل کو سخاوت کے ساتھ اور امساک کو صدقہ کے ساتھ اور خاموشی کو ذکر کے ساتھ اور مخالطت کو خلوت اور تنہائی کو بیداری اور کم سیری کو بھوک اور غفلت کو ہشیاری اور شرکت کو عزلت اور مداہنت کو صدق و صفا کے ساتھ دور کرو اور شہوت اور باطل کو حق کے ساتھ نکال کر باہر کرو اور جب تم اپنی منافقت کو دور کر کے نیک صفات سے آراستہ ہو جاؤ گے اس وقت غفلت کا پردہ تمہارے دل سے دور ہو گا اور تم دیکھو گے کہ کس طرح مردے زندہ ہو جاتے ہیں مگر افسوس اس بات کا ہے کہ تم سرکش شیطان بن کر یہ سمجھتے ہو کہ خدا کے مرید ہو پس اس کی توحید کی حلاوت کے آثار کہاں ہیں حضرت داؤد کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص میری محبت کا دعوی کرے اور پھر ساری رات سوتا رہے وہ جھوٹا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں آپ کے فرزند حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اے والد صاحب یہ اس شخص کی جزا ہے جو اپنے دوست کو سو رہے اور آدم علیہ السلام جب سو رہے تو حوا پیدا ہوئیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

یا مدعی المحب کیف تنام کل نوم علے المحب حرام

معلوم ہو کہ تیرا قلب وہی شہر ہے جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں پس تیرے نفس کا شیطان خواہشوں کے رسالے اور حب دنیا کی پلٹنیں اور وسوسوں کے لشکر اور بدگمانیوں کے ہتھیار اور مخالفت کی منجنیق اور تکبر کا بوق یعنی بگل اور سمعت کے نقارے اور طمع کی شمشیر اور مکر کے نیزہ باندھ کر اس شہر پر حملہ کرتا ہے اور چاروں طرف سے اس کو محصور کر لیتا ہے پھر اگر اس شہر میں اخلاق حمیدہ کے ہتھیار اور صفات حسنہ کا توشہ ذخیرہ نہیں ہوتا تو وہ شہر ہلاک ہو جاتا ہے اور اس بادشاہ کی سلطنت جس کا کہ صدق کے برج منہدم ہوتے ہیں اور ذکر کا نگہبان سو جاتا ہے اور اس قلب کے تخت پر شیطان جلوس کرتا ہے اعمال کے خزانے اکھیڑے جاتے ہیں اور شکوک و شبہات اس شہر میں چکر لگاتے پھرتے ہیں معاملہ کے درخت کاٹے جاتے ہیں اور اعمال کے سوال لٹتے ہیں اور محبت کے پھل توڑ کر کھائے جاتے ہیں کتاب الہٰی میں شک واقع ہوتا ہے اور اسباب کی [illegible] اور خواہش کا مطیع ہو

[illegible]

ہے پس انجام یہ ہوتا ہے کہ یہ سب ہلاک کے بعد دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں اور اس وقت حسرت و افسوس کے ساتھ کہتے ہیں وَمَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ شبہ اور حرام سے پرہیز کر کے تم کو اپنا توشہ صاف اور پاکیزہ کرنا چاہیے اور پھر تم اپنے دل میں نور ایمان کو ملاحظہ کرو گے اور روز قیامت کا سامان تم پر منکشف ہوگا اور تم اپنے نفس کے ساتھ روحانی فرشتہ بن جاؤ گے اور خواہش و غفلت کے ساتھ شیطان رجیم ہو گے پس تم کو نفس امارہ پر جہاد کرنا لازم ہے تاکہ اس کی صفات مذمومہ دور ہو کر وہ نفس لوامہ بنے اور پھر لوامہ سے ترقی کر کے مطمئنہ ہو جائے جیسا کہ بادشاہ اپنے فراش کو ترقی دے کر منشی بناتا ہے اور پھر وزیر کر لیتا ہے اور اس وقت یہ وزیر بادشاہ کی سلطنت میں ہر طرح کے تصرف کرتا ہے اور بادشاہ کے نزدیک اس کی نیکیاں بھی برائیاں ہوتی ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور خدا کی طرف راستہ انفاس خلائق کے شمار کے ساتھ ہے اور مقامات بھی انفاس کے ساتھ بلند ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سانس میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی کرتے تھے اور یہ مقامات کشف اور معارف کے ہیں اور اسی کی نسبت فرمایا ہے کہ جب تک میں روز و شب میں سو بار استغفار نہ کرتا تو میرے قلب کو تکدر رہتا ہے اور یہ مجاز ہے یہی بحث تھی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی نظم سنو جو آپ نے نفس کے متعلق فرمائی ہے۔

صَبَرْتُ عَلَى اللَّذَّاتِ حَتّٰى تَوَلَّتْ ... وَاَلْزَمْتُ نَفْسِيْ صَبْرَهَا

وَكَانَتْ عَلَى الْاَيَّامِ نَفْسِيْ عَزِيْزَةً ... فَلَمَّا رَأَتْ عَزْمِيْ عَلَى الذُّلِّ ذَلَّتِ

فَقُلْتُ لَهَا يَا نَفْسُ مُوْتِيْ كَرِيْمَةً ... فَقَدْ كَانَتِ الدُّنْيَا لَكُمْ ثُمَّ وَلَّتِ

[illegible footnotes]

فلا الجود یفنیھا اذا ھی اقبلت ولا البخل یبقیھا اذا ما تولت

پس تم نفس کو مہذب بناؤ اور مجاہدہ کی تکلیف دیکر ورنہ اے سو اسکو قریب کرو اور انبیاء اولیاء کے احوال
کو دیکھو اور ثواب سو شاکو غنیمت سمجھکر ماوقلین کا ذکر فاسقین کے ذکر کی مثل نہیں ہے اور اس کی قدر
کو موت کے بعد معلوم ہوگی اور تم نے جو لغو شکایات سنے ہیں انہیں کے سبب تم سستی کرتے ہو
میں بارہا تم کو سمجھا چکا ہوں تھوڑے عرصہ میں تمکو خود معلوم ہو جائیگا دنیا میں لوگ سوتے ہیں مر
کے بعد بیدار ہونگے اور تمہاری مثال اس درخت کی سی ہے جس میں نہ پھل آتا ہے اور نہ سایہ کا
اس قابل ہوتا ہے کہ کوئی اس میں بیٹھ سکے یا تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جس کے سر میں
گنج ہو اور مصنوعی بال لگا کر اصلی بال والی عورتوں پر فخر کرے اور جب اس کا سر کھول دیا جائے تو
اپنے ہم نشینوں میں ذلیل اور شرمندہ ہو اے شخص تو اپنے لباس کی آرائش پر پھولا ہوا ہے آگاہ
کوچ کریگا اور اے غافل تو راستہ پر پڑا رہ جائیگا اور بے سروسامان بیٹھا رہیگا اور قافلہ والوں سے کیا کام
عمر کو واپس کرو تاکہ میں نیک عمل کروں لیکن پھر اس کی اجازت نہ دیگی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میت
کے آنسو رخسار پر بہنے میں کیا حکمت ہے فرمایا [illegible] تو اپنے والدین کا حال لوح محفوظ میں دیکھتا ہے
اور بڑا آدمی اپنے اعمال اور اپنی بیوی اور اپنے مال کے منتقل ہونے کو دیکھ کر روتا ہے پس اے شخص
تو اسی حال میں ہے اور میں تجھ کو بلند کرنا چاہتا ہوں اور تیری ہمت تجھ کو پست کرتی ہے اور اس میں شک
نہیں کہ تیری ہمت ہی غالب ہے پس جس کی ہمت ان چیزوں کی طرف ہوگی جو اس کے پیٹ میں داخل
ہوں تو اس کی قیمت وہی چیز ہوگی جو اس کے پیٹ سے خارج ہوتی ہے اگر تم اس مطلب کو پہنچ گئے
ہو تو ہوشیار ہو جاؤ ورنہ تم جانو اور تمہارا نفس جانے ہم نے نصیحت کر دی مگر تم نصیحت کرنے والوں کو دوست
نہیں رکھتے ہو۔

انتیسواں مقالہ

محبت اور شوق اور مشاہدہ و مکاشفہ اور مواعظ وغیرہ عقلیہ نقلیہ کے بیان میں معلوم ہو کہ
محبت جائز ہے اور سب سے پہلے محبت خدا اور اس کے اولیاء کے درمیان میں ثابت ہے چنانچہ قرآن شریف
اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے "[illegible]" اور فرماتا ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ اور تمہارا
[illegible] ایک سے کیسے محبت ہو سکتی ہے جسکو دیکھا نہیں ہے اور
[illegible]

[illegible]

اس کی محبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ وہی انکا صانع ہے اور اسی کی قدرت و کمال سے یہ سب چیزیں پیدا ہوئی
ہیں اور زمین کا فرش اور ہری گھاس کا سبزہ رنگ اور درختوں کے پھول بوٹے اور پھل اور دریاؤں کی لہریں اور
آسمان اور رات دن اور چاند اور سورج اور چھوٹے بڑے ستارے یہ سب اس کی صنعت اور قدرت
کی دلیلیں ہیں اور اس کے استمرار وجود پر گواہی دیتے ہیں پس پاک ہے اس ذات کو جو کل مخلوقات کا خالق
اور کل مصنوعات کا صانع ہے اے شخص اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو تمہارے نفس کی ترکیب میں ان سب
چیزوں سے بڑھکر عجائب و غرائب ہیں جو تم نے دیکھی اور سنی ہیں اور ان سب دلائل سے بڑھکر جو
دلیل کہ تم کو اس کی طرف راہبری کرتی ہے اور اسکی محبت دلاتی ہے وہ اس کا کلام معجز نظام ہے پس اسی کے
ساتھ اس متکلم کی محبت پر دلیل لیجاتی ہے اس کے متعلق بہت سی حدیثیں ہیں جنھے اپنی کتاب احیاء
علوم الدین میں بیان کی ہیں اور یہاں صرف ان کی طرف اشارہ کافی ہے چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے
کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور رات کو سو رہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرا مومن بندہ
میری طرف نوافل سے تقرب حاصل کیا کرتا ہے یہانتک کہ مجھکو اس سے محبت ہو جاتی ہے پس جب مجھکو اس سے
محبت ہو جاتی ہے تو میں اسکے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس
سے وہ دیکھتا ہے آخر حدیث تک۔

معلوم ہو کہ محبت اور عشق دونوں ایک ہیں اور اصل عشق کی یہ ہے کہ پسندیدگی کی نظر سے شوق
کے ساتھ کسی صورت کو دیکھے اور اس شوق کا غلبہ ہو نہایت گرم ہے تیز اور زائل ہونا ہے مجاہدہ کی آتش کے
سبب سے مشتاق ہے اور اس آگ کے ابخرے دماغ کے پیچھے سے ظاہر ہوتے ہیں اور فکر کی بیکسی باتیں دماغ
کے مارے میں پیدا ہوتی ہیں اور قلب کی صورت کے دوارے لعاتے ہیں یہ معشوق کا خیال حسن یقین
کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور نفس کا آئینہ مجاہدہ سے مصقل و مجلا ہو کر جمال محبوب کی شکل کے لائق بنتا ہے
اسکے لئے عاشق استادہ اور الفت اور معشوق کے کلام کو بہتر اور خوب سمجھتا ہے جب یہ بات ہوتی
ہے تب عاشق کی کاوش میں بہت بڑھ جاتی ہے اور شوق کی آگ بھڑک اٹھتی ہے پس اس وقت
عشق [illegible] عاشق [illegible] کے پھر یہ ہے اور اسی آتش شوق سے جسم
[illegible] معشوق [illegible]
معشوق کی تحمل جمال سے عاشق والہ و شیدا ہو کر از خود رفتہ ہو جاتا ہے [illegible]

مطیع حکم ہوتے ہیں اور خدا کے اور اس کے درمیان میں ایک روزن کھل جاتا ہے جس کے سبب کل کائنات کے
اسرار اسکو معلوم ہو جاتے ہیں مگر اس مرتبہ کا حاصل ہونا علم و عمل پر موقوف ہے اور جب لطف کی نسیم
غفلت کا حجاب دور کرتی ہے تو کائنات میں یہ شخص جو کچھ تصرف کرنا چاہے کر سکتا ہے جو کچھ یہ چاہیگا وہی
ہو جائیگا کیونکہ دونوں ارادے ایک ہو جاتے ہیں جیسا کہ احوال صوفیہ میں بیان کیا گیا ہے فَاِذَا اَبْصَرُوْنِیْ
اَبْصَرُوْنَا وَاِذَا اَبْصَرُوْنِیْ اَبْصَرُوْنَا ناسوت ایک لطیف معنے بن جاتا ہے اور غیب سے اسکو ایسی
قوت بہم پہنچتی ہے کہ اس کے ساتھ وہ ان باتوں کو جو اس پر وارد ہوتی ہیں قبول کر لیتا ہے اور یہی
رسولوں کے ظہور اور غیب کی خبریں بیان کرنے کا باعث ہے اور نفس امراض فاسدہ کے دور ہونے
سے جوہر قدسی بنجاتا ہے اور چیزیں اس پر پوشیدہ نہیں رہتے اور اگر تم یہ کہو کہ ان باتوں کے ساتھ ایک قسم
کی انبیاء علیہم السلام سے مشارکت ہوتی ہے پھر انکو اولیاء کیسے حاصل کر سکتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ
غیب کا اصل خداوند تعالیٰ سے ہے اور یہ اسکا احسان ہے کہ وہ اپنے علم غیب میں سے کچھ ان پر ظاہر کر
دیتا ہے تم نے اسکا یہ فرمان نہیں سنا اور من رسول کا لفظ صرف اس واسطے فرمایا ہے تاکہ عالم لوگ اسکو نبی
مشارکت نہ سمجھیں اور یہ بات یعنے نبی اور ... بعید نہیں ہے کیونکہ شاہی خزانوں سے
شاہی غلام آگاہ ہوتے ہیں اور معشوق کی خوبصورتی کو دیکھکر عاشق صادق اسکی بہت سی پوشیدہ باتوں
کو اسکے حسن پر قیاس کر کے معلوم کر لیتا ہے اور حالانکہ اور لوگوں سے وہ باتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔
تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ فرماتے
تھے کہ شخص خلاق تو ہے مگر فراخ نہیں ہے اور ابو یزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمکین
کے درجہ میں پہنچا ہے وہ عجیب ہے اور خلق کے تخت پر بیٹھا اپنے مالک کے حکم سے بادشاہوں کے
اوپر مطلع ہوتا ہے جیسا کہ تمہارا پیارا غلام تمہارے بہت سے پوشیدہ حالات سے واقف ہو جاتا ہے۔
نماز سلامیہ جو ایک بزرگ عورت تھیں اس وقت شہر سلامی سے نکلتیں جب موذن ظہر کی
اذان کہتا تھا اور سلام میں آ کر جماعت سے نماز پڑھتی تھیں پھر اگر تم یہ کہو کہ یہ بات غیر ممکن ہے اور
[illegible] کیسے ہو سکتی ہے جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حکم تم خدا
[illegible]

[illegible]

تم خدا تعالیٰ پر یہ حکم لگاتے ہو تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جب تم اپنے بدن کی رگیں اور پٹھے شمار نہیں کر سکتے ہو
تم کو اتنی خبر نہیں کہ تمہارا سر کیسا بنا ہوا ہے۔ اس میں کس قدر پیچ ہیں پھر ایسی بے خبری کے ساتھ تم
اور اس کے نظام کے درمیان میں کیوں دخل دیتے ہو اور پھر تم کو کیا معلوم ہے کہ خدا نے اپنے انبیاء کو
کیا اختیار اور مقام عنایت کئے تھے اور اگر ایسے بعض علوم تم کو بطریق نقل کے معلوم ہو گئے تو بھی تمہاری
عقل کی تکذیب کرتا ہے اور جب کہ تمہارے خاص اسرار سے تمہارا بیٹا تک واقف نہیں ہوتا تو پھر تم
کیسے اپنے مالک اور خالق کے اسرار سے واقف ہو سکتے ہو جب تک کہ تم اس سے واصل نہیں ہو گے تو
وصول کا پردہ اٹھ جائیگا اس وقت تم پر وہ معاملہ منکشف ہوگا جو خدا اور رسول کے درمیان میں ہے تو
اس واسطے ہم تم سے پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ تم مجاہدہ کرو مجاہدہ کرو مجاہدہ و مشاہدہ کے ساتھ شکوک کا ازالہ
کر دیتا ہے اور تم نے جو اپنی آنکھ پر حب دنیا کی پٹی باندھ رکھی ہے اور ہمت تمہاری نہایت ضعیف و
خسیس ہے تو پھر ایسی ناپاکی کے ساتھ تم شریف مقام میں کب پہونچ سکتے ہو حسن ظن وہ اکسیر اعظم ہے
جو تمہاری ہر ایک تبیات کو علم سے بدل دے سکتا ہے اور جو شخص اسکو مضبوط کر لیتا ہے وہ راحت
پاتا ہے مجاہدہ [illegible] شوق و مکاشفہ کا یہ مختصر بیان تھا جو کیا گیا۔

فصل (در وعظ و گیت کے بیان میں)

[illegible] نغمات و اشعار میں کہ وعدہ و وعید کا مضمون ہے اور جو حکایات و اشعار جاذب و خوف [illegible]
کے ساتھ مبتدی کو خوف دلانا اور منتہی کا شوق بڑھانا چاہیے کیونکہ مبتدی کے گمراہ ہونے اور جہالت
میں گرفتار رہنے کا اندیشہ ہوتا ہے اسواسطے اسکو ڈرانا چاہیے تاکہ وہ راستہ پر قائم رہے اور منتہی نے
گناہوں کو ترک کر دیا ہے اور اس کا قلب رقیق ہو گیا ہے اور مجاہدہ کی مشقتیں اٹھا چکا ہے اسواسطے
اسکو شوق دلانا چاہیے جب اونٹ کو گیت سنائے جاتے ہیں تو بھاری بوجھ کو لیکر وہ بہت
سے منزل طے کرتا ہے پس گویا مجاہدہ کی مشقت نغمات کی بدولت اس پر آسان ہو جاتی ہے جیسا کہ
زمین پر مینہ برسا اور وہ ہری بھری ہو گئی یہی حال مرید کا ہوتا ہے ابو [illegible] توحیدی فرماتے ہیں کہ
نغمات کے خوشتر و سامع کا شکر ہے تو اونٹ کو دیکھو جو قبر کرد بادہ غلیظ طبیعت رکھتا ہے اور گیت
[illegible] چالیس دن کا چلہ کرنا ضروری ہے اور اس [illegible]
[illegible]

اور پھر اسی لکڑی سے روز وزن کیا کرو جس قدر وہ خشک ہوگی کھانا کم ہوگا اور اس ترکیب و تدبیر سے تم عالم ملکوت میں داخل ہوگے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اے لوگو تم میں جو شخص دنیا کے اندر بڑا شکم سیر ہے وہ قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوکا ہوگا اور جب تم ایسا کروگے تو تمہارا نفس قدسی ہو جائیگا اور عالم قدس کے ساتھ تمکو انس ہوگا پس تم دنیا کی محبت کی طرف مائل نہ ہو پس حالت محمدی تمہاری طرف منتقل ہوگی جیسا کہ فرمایا ہے کہ میں تم جیسا نہیں ہوں میرا رب مجھکو کھلا پلا دیتا ہے پس یہ حالت صادقین کے ہیں اور یہ منزلیں متقیوں کی ہیں پس تم تکذیب کرنے والوں میں سے نہ ہو اور اگر تم مقربوں میں سے نہ بن سکو تو اصحاب الیمین ہی سے بنجاؤ

تیسواں مقالہ (علم و عمل کے بیان میں)

معلوم ہو کہ مخلوق الٰہی میں سے تین شخص مخصوص ہیں عالم اور عارف اور ناسک عالم تو وہ شخص ہے جو علم ظاہری حاصل کرکے اس پر عمل کیا اور اس کے سبب سے خداوند تعالیٰ نے علم باطنی اسکو عنایت کیا جیسے کہ علم محبت اور علم شوق و رضا اور علم قدر اور علم مکاشفہ اور مراقبہ اور علم قبض و بسط وغیرہ ہیں اور یہی صوفیہ صافیہ کے علوم کہلاتے ہیں اور صوفیہ یہ لوگ ہیں جیسے حسن بصری سفیان ثوری ابو یزید بسطامی ابوالحسین نوری حبیب عجمی معروف کرخی شفیق بلخی محمد بن حنیف بشر حافی سعید حانی احمد خوارزمی احمد ہرانی حارث محاسبی سری سقطی ابوالحسین بن منصور حلاج جنید بغدادی ابوبکر شبلی ابو نعیم قاضی پس یہ ائمہ الدین وہ لوگ ہیں جنکا ذکر جاری ہے اور یہ ان لوگوں کی مثل نہ تھے جو علوم اور شہوات میں مشغول ہوتے ہیں اور درہم کا بازی اور مکر و دغا کو انہوں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ہے ان لوگوں نے تو واحد شاہد کو مضبوط پکڑا ہے اور یہ لوگ شاہد کی محبت میں مبتلا ہیں ان لوگوں نے تو مناسب کو چھوڑا اور ترک کیا ہے اور یہ لوگ ان کے فکر میں رہتے ہیں اکثر کلام انکا یہ ہوتا ہے کہ مذہب کو بچاؤ سمانگ کر چلا جائے اور علم خلاف ان کے نزدیک مثل برگ خلاف کے ہے اور علم اصول ان کے نزدیک بالکل فضول ہے اور نحو محو ہے پس کل علوم ان کے گانے بجانے اور رقص و سرود پر منحصر ہیں قرابت اور صحابت نہ یہ لوگ تفریق نہیں کرتے ہیں پس ان کے محبوب کس قدر کثیر ہیں اپنے محبوب کو ان بھولے ... کو چھوڑ کر کھانے کے شغلوں میں مصروف ہیں خلق کے واسطے ... کہ بالکل ... لوگ ہیں جن کے

شان میں یہ حدیث وارد ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کے کپڑوں کو اتار کر جنت کے دروازوں پر لٹکا دیگا اور ان پر
لکھ دیگا کہ یہ محمود روش کے کپڑے ہیں پس یہ لوگ دنیا کے صوفی ہیں اور وہ لوگ آخرت کے صوفی ہیں
انہوں نے علم و عمل کو جمع کیا ہے اور اسقدر شب بیداری کی ہے کہ کامیاب ہوگئے ہیں اپنے قول
کی بدولت انہوں نے پالیا اور صدق اختیار کیا پس تحقیق کو پہنچ گئے علم حاصل کیا پھر عمل کیا پس حال
و قال کے جامع ہوئے اور یہی لوگ علم اور معرفت اور نسک اور زہد والے ہیں اور ان کی عبادت
نے ان کے اندر قوت الٰہی پیدا کی جس کے سبب سے وہ اشتیاق کے پر و بازو کے ساتھ ریاض قدس
کی طرف پرواز کر گئے اور علوم غیبی کے پھل و میوے چننے لگے پس یہ لوگ فقراء آخرت ہیں اور صوفی
وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ جانا کہ نعمت منعم کی طرف سے ہے اور پھر انہوں نے اسباب کو ترک
کرکے صرف منعم پر بھروسا کیا۔

اور علماء آخرت یہ لوگ ہیں جیسے حسن بصری سفیان بن عیینہ سفیان ثوری۔ داؤد طائی
ظاہری۔ ابو سعید بن مبارک مروزی۔ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا الکوفی۔ مالک بن انس
المدنی۔ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی۔ احمد بن حنبل الشیبانی۔ مزنی۔ ابن شریح۔ مروزی۔ قفال
ابو الطیب۔ ابو حامد اور ہمارے استاد امام الحرمین ابو المعالی الجوینی اور شیخ امام ابو اسحاق ابراہیم
فیروز آبادی المعروف بہ شیرازی انکا ہمارے استاد امام الحرمین سے بادشاہ کے سامنے مناظرہ ہوا
اور میں بھی اس وقت موجود تھا میں نے دیکھا کہ اس مناظرہ میں ان کی غرض سوائے اظہار حق کے اور
کچھ نہ تھی نہ اس میں کسی آیت کی باطل تاویل کرتے تھے اور نہ خبر نبوی میں نقص نکالتے تھے اور
میں ان کے سخت متقی تھے حتی کہ یہ لوگ ایک دوسرے کے پاس فتوے بھیجنے میں صحابہ کرام کے [illegible]
اور کہتے تھے کہ تمہارا اکبر تنبیہ کا زیادہ حقدار ہے اور ہم لوگ تو برے علماء ہیں دنیا کی آرائش و زینت اور
سامان میں مشغول ہیں۔

پس اب تم خود ان طائفوں میں فرق کو دیکھ لو حدیث میں آیا ہے کہ جس نے دنیا کو ترک کیا
وہ حق [illegible] جنت کے بلند حصے میں ایک محل سونے کا تیار ہوگا پس [illegible]
توکل میں [illegible]
شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور [illegible]

میں انکا جھگڑا ہو چکا تھا دیکھا کہ گویا یہ جنت میں داخل ہو گئے ہیں اور وہاں ایک حور بیٹھی ہے جس کے چہرے کی روشنی سے تمام مکان روشن و منور ہو رہا ہے انہوں نے حور کو دریافت کیا کہ تم کس کے واسطے ہو اس نے کہا جو شخص جھگڑا کرنا چھوڑ دے چاہے وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور پھر اس نے کہا کہ اے شافعی قیل و قال اور گفتگو کر کے ہم کو یہ لباس اور زیور حاصل نہ ہو گا اگر تم سچے ہو اور جنت کا مالک بننا چاہتے ہو تو مثل مالک کے علم و عمل اختیار کرو کیونکہ ملک سلطنت کا ارادہ کرنا خواہ مخواہ ملکوں پر مصیبت لانا ہے شافعی کہتے ہیں پھر جب میں بیدار ہوا تو میں نے جان لیا کہ یہ لوگ خواہش کی طرف لیجانے والے ہیں اور آخرت خدا کے پاس متقیوں ہی کے واسطے ہے حدیث شریف میں ہے کہ علم عمل کے ساتھ قائم رہتا ہے اور اگر عمل نہ ہو تو علم چلا جاتا ہے پس یہ لوگ دنیا و آخرت کے علماء اور دنیا اور آخرت کے فقرا ہیں اور تم ادنیٰ چیزوں کے لالچ میں اعلےٰ مقامات سے محروم ہو گئے ہو تم مثل بھیڑیے کے ہو اور تشکیک و تکذیب میں تمہارا قصد ہے۔

سَوْفَ تَرَىٰ إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ ۔ أَفَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِكَ أَمْ حِمَارٌ

اور علوم کثرت کے ساتھ ہیں مگر ان میں آخرت کو بتلانے والا علم شریعت کا ہے اور کتابیں اسکی مثل تفاسیر واحدی اور صحاح ستہ اور قرأۃ قرآن اور وہ اوراد اور وظائف جو کتاب احیاء میں مذکور ہیں اور اگر علم عقائد میں مختصر کتاب دیکھنی چاہو تو لوامع الادلہ ہمارے شیخ امام الحرمین کی دیکھو یا قواعد العقائد کو ملاحظہ کرو اور اگر سلف صالحین کا طریقہ تم کو اختیار کرنا ہے تو کتاب نجات الابرار کا ملاحظہ کرو جو اصول دین میں ہماری آخری تصنیف ہے اور اس کتاب کے اندر ہم بہت سی کتابیں تم کو بتلا چکے ہیں ان میں کو جو ممکن ہو پڑھو اور جو چاہو عمل کرو کیونکہ علامات منقریب ہے۔

معلوم ہو کہ سال کے اندر چار فصلیں ہیں حمل سے جوزا تک ربیع اور سرطان سے آخر سنبلہ تک گرمی اور میزان سے آخر قوس تک خریف اور جدی سے آخر حوت تک جاڑا۔ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا عِندَ ذَا السُّفَهَاءِ و اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو اسباب آوے تو اسکو خوشی قبول کرو اور جب وہ جاوے تو اس کے پیچھے مت پڑو کیونکہ زمانہ تمہارے جسم کے ساتھ وہی سلوک کریگا جو تمہارے دشمنوں کے ساتھ کرتی ہے۔

[illegible] ... جیسا علم سحر و کہانت و کیمیا کے کہ کتنے کو سفیہ ہوگئے

[illegible]

چاندی بنا کر فروخت کرتے ہیں حالانکہ وہ چاندی نہیں بنتا اور بعض مکاسب ایسے حسین ہیں کہ نفس انکو قبول نہیں کرتا ہے مثلاً غسال اور حجام اور بھنگی و چمار وغیرہ کے کام پس جو مناسخ مجھے بیان کی ہیں ان میں اگر کسی کو اختیار کرو اور عالم و عامل بن کر اپنے مقصد کو حاصل کرو خدا ہی کے دار حسنی میں تمہارے نفس کو قرار ہوگا اور وہیں تم جنتوں اور نہروں میں خدا کے پاس آرام سے رہو گے۔

فصل (عجائب اسفار کے بیان میں)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قاف کے پیچھے مغرب کی طرف ایک سفید زمین ہے آفتاب اسکو چالیس برس میں قطع کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس زمین میں مخلوق رہتی ہے فرمایا ہاں مومن لوگ ہیں جو ایک پلک زدن بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور وہ آدم اور ابلیس کو مطلق نہیں جانتے فرشتے انکو ہماری شریعت کے موافق تعلیم دیتے ہیں اور قرآن شریف ان کو پڑھاتے ہیں اور ہم فیصلہ کرتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ زیادہ بیان فرمائیے فرمایا مسلمان جنوں میں ایک عورت میری واقف ہے وہ کئی سال غائب رہی جب وہ آئی تو میں نے اُس سے دریافت کیا کہاں گئی تھی اُس نے کہا میں اپنی بہن کے پاس گئی تھی جو قاف کی پرلی طرف ہے میں نے کہا کہ وہ لوگ مومن ہیں اُس نے کہا ہاں میں نے ایک کتاب ان کے سامنے پڑھی پس ہماری قوم کے سب لوگ ایمان لے آئے میں نے پوچھا کہ اس زمین کے پرے کیا چیز ہے اس نے کہا برف کے پہاڑ ہیں اور پانی اور ہوا اور اندھیرا اور پھر اسکے پرلی طرف جہنم ہے میں نے کہا کہ ان شہروں میں بھی سورج پہنچتا ہے اس نے کہا ہاں۔

اور تمیم داری کا قصہ بھی عجیب ہے کہ جب ان کو جنات راستہ گم کرا کر ایک جزیرہ میں لے گئے اور وہاں انہوں نے وہ محل دیکھا جس میں دجال مقید ہے اور اس نے ان سے پوچھا کہ تم کس امت میں سے ہو انہوں نے کہا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دجال نے کہا کیا وہ مبعوث ہو گئے تمیم نے کہا ہاں اس نے کہا اب میرے نکلنے کا وقت آگیا اور لیلۃ الجن کا واقعہ بھی نہایت تعجب خیز ہے عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں [illegible] ابی طالب [illegible] میں حضور کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضور ایک [illegible] پر پہنچ کر کھڑے ہوئے [illegible] شب [illegible] اور [illegible] نے عرض کیا یا رسول اللہ اندر تشریف لے گئے پس حضور [illegible]

[illegible] بٹھا دیا اور جب صبح کی نمود شروع ہوئی [illegible]

[illegible]

تھی اسکو آپ نے نوش فرمایا اور واقی سے وضو کیا پس بیٹے وضو کرایا اور اس صحیح ہر گز بعض اہل ہوا نے اس اپنی مرضی کے موافق اسکو تاویل کی ہے جسکو اسکی تحقیق منظور ہو وہ ہماری کتاب مناقب المذاہب میں ملاحظہ کرے اور زمیم بن بلعام کا قصہ بھی نہایت عجیب ہے اسنے یہ چاہا تھا کہ دریائے نیل کا منبع دریافت کرے اور چلنا شروع کیا یہانتک کہ حضرت خضر سے اس کی ملاقات ہوئی اور خضر نے اس سے کہا کہ اب عنقریب تم ایسے اور ایسے مقام میں پہنچو گے چنانچہ زمیم ایک پہاڑ کے پاس پہنچا جس میں ایک برج یاقوت کا چار ستونوں پر کھڑا تھا اور دریائے نیل اس برج کے اندر سے آ رہا تھا اور اس پہاڑ میں ایسے میوے تھے جو کبھی خراب ہوتے تھے زمیم کہتے ہیں پھر میں اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اسکی پرلی طرف میں نے بڑے بڑے عالیشان محل اور باغ دیکھے اور کیا دیکھتے ہیں میں ایک بوڑھا شخص تھا اور بال میرے سفید تھے پس ایک ہوا اس طرف سے ایسی آئی کہ میرے تمام بال سیاہ ہو گئے اور میں نئے سرے سے جوان ہو گیا پھر اس باغ میں سے آواز آئی کہ اے زمیم یہاں ہمارے پاس آ جاؤ کیونکہ یہ متقیوں کا مکان ہے کہتے ہیں میں نے اس آواز پر چلنے کا قصد کیا مگر خضر نے مجھکو پکڑ لیا اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ کے اس فرمان کا راز ہے کہ سات نہریں جنت میں سے ہیں جیحون اور سیحون اور دجلہ اور فرات اور نیل اور ایک چشمہ یروان میں اور مقدس میں چشمہ سلوان کیونکہ اسی سے زمزم کا پانی ہے۔

اور اس کے بھی تعجب خیز بلوقیا اور عفان کا واقعہ ہر چند بہت طول طویل واقعہ ہے ہم اسکی طرف اشارہ کئے دیتے ہیں یہ دونوں سفر کرتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تابوت رکھا تھا پس اسکو دیکھتے ہی بلوقیا نے دوڑ کر ہاتھ بڑھایا کہ حضرت سلیمان کے ہاتھ میں سے انگوٹھی اتار لے اور جو سانپ کہ اس انگوٹھی پر موکل تھا اس نے اس پر ایسی پھونک ماری کہ وہ جل کر راکھ ہو گیا عفان نے ایک تازیانہ مار کر اسکو زندہ کیا اور اس نے تین بار اسی طرح کیا کہ جب یہ ہاتھ بڑھاتے تو سانپ پھونک مارے اور یہ جل کر راکھ ہو جاتے یہانتک کہ جب چوتھی مرتبہ بھی یہ راکھ ہو گیا تب عفان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ شیطان نے ہلاک کر دیا شیطان نے ہلاک کر دیا سانپ نے اسکو آواز دی اور کہا کہ تو ہاں اور تجربہ کرے یہ انگوٹھی سوا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے ہاتھ میں نہ جاویگی اور ان کو کیا [illegible] وکر فرشتوں نے تمہاری اور تم [illegible] فضیلت میں اختلاف کیا تھا پس خدا نے تم کو اور انبیا پر اختیار کیا پھر عفان نے کہا کہ اس [illegible] دو انگوٹھی اتار کر لے آیا اور آپ کی نذر کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] انگلیوں میں پہنا اسی وقت [illegible]

اور وہ ہوتا ہے جس نے بادشاہ کے دروازے پر گدا اور وہاں داخل ہونے اور حق اس کو اندر جانے سے
روکتا ہے پس اگر اس شخص کی ہمت بلند ہے تو یہ روٹی کا خیال چھوڑ کر بادشاہ کی خدمت میں باریاب ہوتا
ہے اور جس وقت کتا روٹی کھانے میں مصروف ہوتا ہے فوراً یہ شخص اندر داخل ہو جاتا ہے اور اگر
اس کی ہمت اپنے پیٹ کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو یہ روٹی کھانے کی طرف سبقت کرتا ہے اور پھر کتا
اس کو اندر داخل ہونے نہیں دیتا اور روٹی اس کے پیٹ میں مشغول ہو کر تجھکو بادشاہ کی حضوری سے روکتا
ہے پس تجھکو لازم ہے کہ روٹی کتے کی طرف پھینک دے اور خود آرام سے جیسے اعلیٰ درجہ کے اعمال میں
مصروف ہوتا کہ انکا نیک بدلہ قیامت کے روز تم کو ملے اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک جماعت ظلمات
میں داخل ہوئی اور وہاں کے حال سے واقف شخص نے کہا کہ یہاں کے کنکر پتھر لیلو تم کو فائدہ ہوگا پس جس
شخص نے اسکی بات پر یقین کیا اس نے پتھر اٹھا لئے اور جس نے یقین نہ کیا اس نے نہ اٹھائے یہاں تک
کہ جب لوگ ظلمات سے باہر آئے اور ان کنکروں کو دیکھا تو سب جواہرات اور موتی تھے پس جنہوں نے
لئے تھے وہ تو خوش ہوئے اور جنہوں نے نہیں لئے تھے وہ حسرت میں رہ گئے پس یہی صورت دنیا میں
تیرے اعمال کی ہے کہ اگر تو غفلت کریگا تو ظالم ہو جائیگا اور عمل کرنے سے تجھکو خدا کی طرف سے سلام اور
نیکیاں ہیں لازم ہے کہ تو اپنا تکبر چھوڑ دے اور کم کھانا اختیار کرے اور پیٹ کو پاک صاف بنالے اور چند
آنکھوں کی حفاظت کرے امید ہے کہ جب تو ایسا کریگا تو تیری بھلائی ہوگی دعا اور دین تیرا بلند ہوگا اور قیامت
کے روز ہر ایک نعمت کا تم سے حساب لیا جائیگا کیا تم نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے ایکبار جو کی روٹی
اور کھجوروں کے پیٹ بھر کر کھانے کا حساب لیا ہے اور انکو تنبیہ کی ہے چنانچہ اس نے فرمایا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

فصل (بلند ہمتی کے بیان میں)

معلوم ہو کہ ہمت والے کا اپنے دل کو حصول مقصد کے واسطے جمع کرنا اور خاص اسی کی طرف متوجہ ہونا
ہے اور ہمت والا اپنے حصول مقصد میں اغراض متفرقہ کا ارادہ نہیں کرتا ہے اور جو ایسا کرتا ہے سوائے اس
ایک کام کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

جتنے نفس کی شاخیں ہیں جسکا نفس بلند ہوتا ہے اس کی ہمت بھی بلند ہوتی ہے اور جسکا نفس
کم ہے اس کی ہمت بھی پست ہوتی ہے دیکھو رذیل لوگوں کی جتنیں جیسے [illegible]
[illegible]

جب اس سے جانور نہیں کرتیں اور یہ بے رتبہ مشغول ہوتی ہے جس کام کو ہر جو خسیس اور ذلیل باتوں سے ظاہر
ہونی چاہیے کیونکہ ملک یہ انسان کا وصف ہے موقوف نہیں ہے بلکہ بلند ہمتی پر موقوف ہے چنانچہ جس
کو سب سے پہلے نفس کلی سے ملا ور جیسا ہے وہ علماء اور بادشاہوں کی مجلسیں ہیں اور چھوٹوں جوں نفس اور
ہوتا گیا ہمتیں رذیل ہوتی گئیں یہ انسان کے بعد حیوانات رذالت میں ایک دوسرے سے بڑھتے چلے گئے
ہیں اور ہر ایک نے اپنی ہمت کے موافق اپنا کھانا پینا اور طرز و روش پسند کیا ہے چنانچہ کوئی تو دانہ
سے پیٹ بھرتا ہے اور کوئی گھاس کھاتا ہے اور کوئی نجاست پر قناعت کرتا ہے۔ ذوالقرنین کے قصہ
میں غور کرو کہ یہ سیلان کے بیٹے اور اب انکا جو کچھ تھا اپنی بلند ہمتی سے یہ سلطنت کے فکر میں مصروف ہوئے
اور صنعت [illegible] کو پسند کیا اور ان جیسے دنیا میں بہت لوگ ہوگئے ہیں اور متقدمین نے اپنی بلند
ہمتی سے علم موسیقی ایجاد کیا ہے کہتے ہیں کہ اس کا الحان افلاک کی گردش کے الحان سے لیا گیا ہے۔ کیونکہ گردش
افلاک سے عجیب و غریب نغمے اور آوازیں پیدا ہوتے ہیں اور موسیقار ادریس اور دیگر لوگوں سے منقول ہے کہ
عود کا باجا اس پرندہ کی شکل بنایا گیا ہے جو پہاڑ میں معلق رہتا ہے اور اس کی ناک میں بہت سوراخ ہیں
جیسے عود میں ہوتے ہیں۔ اور یہ باتیں ہمت کی [illegible] سے متعلق ہیں اور بعض ہمت کے مقصد کا حاصل
ہونا مشہور ہے علماء کے مقصد کا حاصل ہونا درس و تدریس کی مواظبت اور فاقہ و صبر کے ساتھ ہے اور سلطنت
کے مقصد کو حاصل ہونا ان باتوں کے ساتھ ہے جو سلطنت کو مضبوط کریں اور اگر تم یہ کہو کہ یہ سب امور
تقدیر سے متعلق ہیں جس کی تقدیر میں ہوتا ہے وہی پاتا ہے ورنہ ہزار کوشش کرے کچھ نہیں ہوتا بندہ کی
پیشانی پر جو کچھ لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا۔ بیشک یہ تمہاری بات سچی ہے کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہی پیش
آتا ہے پس واسطے تم کو چاہیے کہ عزت کی تلاش میں جان و دولت کے ساتھ [illegible] معاویہ کا قول ہے [illegible]
کا کیا ہے بلند کاموں کا ارادہ کرو تاکہ ان کو پاسکو دیکھو میں خلافت کے لائق نہ تھا مگر میں نے اس کی ہمت کی [illegible]

مصنف کتاب [illegible] العبدی میں ایک حکایت نقل کی ہے اور یہاں بھی اس کو بیان کرتے ہیں کہ
کسی شہر کا بادشاہ مرگیا اس کے امیروں وزیروں نے شہر کو دروازے بند کر لیا اور کہا ہم اس شخص کو بادشاہ
بنائیں گے جس کی کلائی میں چمکدار نور کی علامت ہو چنانچہ ایک فقیر ان کے پاس آیا اور اس کی کلائی میں نور
[illegible] اس فقیر کو خوب غور سے دیکھا اور بادشاہ
بنایا [illegible] کر کے گیا بادشاہ

نے دیکھا کہ اے وزیر ... اس عالم سے آتی ہے وزیر نے کہا حضور یہ کیسی کٹریاں کثرت کے ساتھ ہمارے لئے یہ ... کھینچی ہے ... کہ آج ... اشارات ... بات کو تحقیق کرو کہ یہ کٹریاں کہاں سے آتی ... ہم
دنیا سے معزول کیا جائیگا۔ وزیر اسی وقت کشتی میں بیٹھکر دریا میں روانہ ہوا اور پھر ایک پہاڑ پر پہنچ کر
اس کے پرلی طرف اترا اور دیکھا کہ بہت سے لوگ اس پہاڑ میں گوشہ نشین ہو کر عبادت میں مصروف ہیں
وزیر نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کس واسطے اس قدر مجاہدہ و ریاضت کر رہے ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ سب
سلطنت کے طالب اور ایک سال کامل اس کے واسطے مجاہدہ کرتے ہیں اور جوان میں سے ترقی کرتا ہے۔
اس کی کلائی پر ایک نورانی داغ ہو جاتا ہے پس وہی سلطنت کا مستحق ہے وزیر اس حال کو دریافت کرکے بادشاہ
کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا بادشاہ نے کہا اے وزیر کسی کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تو خود حقیر ہوگا بلکہ آدمی کو
سفر اور عمل کرنا چاہیے تاکہ تیرا ذکر خیر کیا جائے پس یہ مجاہدہ کرنا اور بھوکے رہنا بلند ہمتی کی بات ہے پھر کہا
کہ تو جوش اور غرور کو دیکھ کر خوش نہ ہو جیسا اس کے اندر لڑکیوں کے سے دل ہوتے ہیں۔ اور خود تم نے اپنی
آنکھ سے استقامت اور جادو اور کہانت میں بلند ہمتی کا کرشمہ دیکھ لیا ہوگا اور اگر تم کرامات کا ظاہر کرنا چاہو
تو فاقہ اور علم اور خلوت اختیار کرو اسرار کائنات کی علامات تم پر منکشف ہونگی مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ مغرب
میں ایسے لوگ ہیں جو مسلمان جنوں کو عزائم کے ذریعہ مسخر کرتے ہیں اور اس کے متعلق مفصل بیان ہم نے
کتاب ... سر البدائی میں کیا ہے اس میں تلاش کرکے حصول مقصد میں کوشش کرے۔ کتاب سر العالمین
کا یہ حصہ ختم ہوا اب آگے دوسرا حصہ شروع ہوگا اور وہ بھی امام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی
رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

مقالہ ابن سینا پر رد کے بیان میں

اور جب یہ خیال ابن سینا کے دل میں سمایا اس طور پر کہ اس نے کہا کہ شمس اور کل کواکب بجائے اجسام اوروں کا
فاعل ہے نہایت شوق سے اس خیال کو اس نے مضبوط پکڑا اور بغیر دلائل کے اس کا کلام ... منقول
اور نقل و عقل اس کے خلاف میں واضح طور پر موجود ہیں چنانچہ نقلی دلائل یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ ... وَالشَّمْسُ ... اور خسوف قمر کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے اللّٰهُمَّ ... جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قمر اس وقت تنگی میں ہوتا ہے اور

... [illegible]

اس کی اصل غیر کے نزدیک موجود ہے اور سارے منطقیو تم یہ کہتے ہو کہ فلک اپنے اپنے نفسوں کے ساتھ تسبیح پر
ہے پس کو کہ تمہارے نزدیک فلک کی روح وہیں پھر جب زندگی بدن کے اندر موجود ہوئی تو روح کے لطائف
اول موجود ہونی چاہیے یہ کوئی کافی ہے جیسے کہ لطیف شربت چاہ کے شروع میں حل کر کے ہے اور جب خلط زیادہ ہوئی
ہے دوا کی بھی زیادہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور پھر جب کہ دونوں عالموں کے درمیان میں نسبت کا سبب ہوا
کے ساتھ صحیح ہوا تو عشق اور بغض اور امر و نہی اور وصل و فصل مالک سے واسطے مملوک کے صحیح ہوا کیونکہ
واسطے جانب اسفل سے زیادہ کشادہ ہوتی ہے اور اعلیٰ جانب کے رہنے والے روحانی عالم اسفل کے حکم میں کیونکہ
بادشاہ کی نزدیکی کے سبب سے پہلے فیض ہمنشینوں کو پہنچتا ہے اور اس کے متعلق دفع دخل کے واسطے قرآن
نے توضیح فرمائی ہے جیسا کہ [illegible] ۔ عند کا لفظ تو قرب کا ہے اور سارے اہل لغت اس عندیت
کے معنے احتیاطوں کے لیتے ہیں۔ پس جب یہ بات تمہارے نزدیک صحیح طور سے ثابت ہو گئی تو ہم تم کو اس علم
اعلیٰ کی تمنا کرانا چاہتے ہیں اور مشغولات فاسدہ کو ترک کر کے مجاہدہ کے ذریعہ سے ترقی کرو اور جب تک کہ تم اسی عالم
اسی اسفل میں مقید رہو اپنے نفس کو کیسے حسرت کی نظر سے دیکھ سکتے ہو پس تم کو لازم ہے کہ عالم بالا کی طرف توجہ کرو
اور اپنی ہمت کے ساتھ جسم کے مرکب کو قطع کرو تاکہ روح اپنے عالم سے متصل ہو جائے بہ سبب اس قدیم عشق کے
جو اس کے اندر موجود ہے۔

فصل زہد کے بیان میں

چونکہ لغت میں زہد کے معنے کسی چیز کے واسطے ترک کرنے کے ہیں اس نے تو آخرت کے واسطے زہد کیا اور
ایک گروہ نے دنیا کے واسطے کیا اور ایک گروہ نے نہ آخرت کے واسطے کیا نہ دنیا کے واسطے بلکہ ان دونوں
کے مالک یعنی حق تعالیٰ کے واسطے زہد کرتے ہیں اور یہ قسم الفقر نہایت سخت اور مشہور ہے کیونکہ نفس آخرت
کو بیان سن کر خوش ہوتا ہے اور راحت پاتا ہے اور جس نے سب کو ترک کیا اور یہ بھی نہ جانا کہ کس چیز میں اس نے
رغبت کی ہے پس وہ زاہد ہوا اور یہ مرض بالکلیہ ہے اس کی دوا ضرور چاہیے اور دوا اس کی جاہل کے نزدیک
یہ ہے کہ جب نفوس نے اس بات کو جان لیا کہ زمین پر جو چیز ہے ضرور وہ زائل ہونے والی ہے پس پاکیزہ نفوس نے
دنیا داری کو اپنے اختیار سے بغیر کسی مجبوری کے ترک کر دیا اور مجبوراً ترک کرنا ایسا ہے جیسے فقیر یا بوڑھا آدمی ایسے
گناہوں کو ترک کرے جن کو کر نہ سکتا ہو اور یہ طلاق مکروہ سے مشابہ ہے اور جب کہ عقلا نے اس بات کی طرف
نظر کی جو گزر گئی اس میں کچھ مزہ نہ رہا اور جو باقی ہے اس کو دوام اور ہمیشگی نہیں ہے تب یہ لوگ بطلاق
حاضر کو [illegible] اس شخص کی مثل ہو گئے جس نے دوا کی تلخی پر جلد صحت
[illegible] جس کے اور [illegible]

اسی کی طرح جس خانہ کی مثل اس مکان کے ہیں جسکے اوپر دھواں لگا ہوا اور اسکے اندر مکڑی جالے اور گرد وغبار بھری ہوئی ہوں پس اس کے مالک اسکی صفائی اور ستھرائی کرنے اور اس کے فرش درست کرنے کی طرف متوجہ ہو جسکا نام انکو کو دھونا اور پاک کرنا اسکو جھکانے اور ادھر ادھر گرد جھاڑنے اور رونے کے ساتھ ہے اور زبان کے ساتھ ذکر اسکو ذکر اور استغفار اور ندامت اور استغفار کے ساتھ دھونا اور پاک کرنا چاہیے اور جب کہ تم کو یہ بات معلوم ہے کہ اسکو بادشاہ کا مطیع حکم ہوتا ہے پس نفرت کے بعد فوراً ہی وہ واپس بھی آجاتا ہے مگر سارا خوف اور خطرہ بادشاہ کی طرف سے ہے کیونکہ جب فساد اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تو پھر رعیت کا ٹھکانا نہیں رہتا اسکی وجہ سے ساری رعیت خراب و برباد ہو جاتی ہے اور جب تک عقیدہ سالم ہے تو اعضا کا علاج نہایت قریب اور سہل ہو سکتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ابن آدم کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب وہ فاسد ہوتا ہے تو سارا بدن فاسد رہتا ہے پس سب جو تمہارا مدعا ہے کہ جب تم اس درگاہ طریقت میں قدم رکھو تو نفس طاہرہ اور جسم کے درمیان میں شہوتوں اور لذتوں کا ترک واقع کرو اور جب نفس ان کو اپنے معشوق کی خاطر ترک کردیگا تو ان سے جدا ہو کر ان کی طرف پھر کر اپنے معشوق سے جدا نہ ہو سکیگا اور اگر جناب الہی عزاسمہ کے اخلاق و ریاضت کا کچھ شوق کیا ہے تب اسکی طرف مائل ہو کے طبائع رذیلہ سے نفس کو قیمت لیجا کر اعلیٰ مرتبہ میں مقرب فرشتوں سے متصل ہوگا اور پاک لوگوں کی ہم نشینی کے ساتھ حضور قرب کے فیض سے مستفیض ہوگا اور ان کی لذت اسکو کھانے پینے کی کل لذتوں سے افضل معلوم ہوگی جیسا کہ عاقل بادشاہوں کی ہم نشینی اور قرب سے اپنا حصہ لیتا ہے اور عقلی لذتیں جو علم اور معلومات کے سننے سے حاصل ہوتی ہیں وہ کل وحشیانہ لذتوں سے بدرجہا بہتر معلوم ہوتی ہیں اور پھر انہیں انوار و فیوض و برکات کے ساتھ نفس اعلیٰ آسمان کو طے کرکے اس مقام انوار میں پہنچتا ہے جہاں نزول ہے نہ ذات ہے کیونکہ ان ذات کو خداوند تعالیٰ نے گردش فلک کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور غیر و قمر کے قطعے انہیں پر مرتب ہوتے ہیں جو دوسرا فلک قمر کا مرکز ہے اور قمر اسکو ایک مہینہ کی مسافت میں قطع کرتا ہے جیسا کہ اول ایک شب و روز میں قطع کیا جاتا ہے اور اسیطرح چوتھا فلک شمس کا مرکز ہے جسکو شمس ایک سال میں قطع کرتا ہے اور پھر اسیطرح دوسرے کوکب قطع کرتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں فلک کو زحل قطع کرتا ہے اور پھر اس کے اوپر آٹھویں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سبب ظاہر یہ ہے کہ ہم فنا کو دیکھتے ہیں کہ وہ سوا اس کرہ خاک کے رہنے والوں کے اور کسی کے پاس نہیں جاتی ہے کیونکہ اسی کرہ میں ممات اور ون کے احوال متغیر ہوتے ہیں اور پھر براں بھی اسی دعوی پر جو دیکھ کر نیر ہی اور کواکب باوجود دائرہ سفلی سے قریب ہونے کے باقی ہیں پھر جو [illegible] ہیں کروں کے اوپر ہیں وہ تو اور بھی زیادہ قائم و دائم ہیں اور جب کہ یہ بات جائز ہے کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان میں میدان اور کشادگی و وسعت ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ نویں آسمان کے پرے بہت بڑی کشادگی اور وسعت ہے اور چونکہ انوار قدسیہ کو وہ مقام بہت نزدیک ہے اس سبب سے وہ بڑی بزرگی اور [illegible] آسائش ہوتی ہے اور نقل کے نزدیک جب یہ بات مسلم ہوئی کہ یوم آخرت خیر و رحم شمس ہے کیونکہ یوم ناری کے واسطے عرض [illegible] مثل درمیانی دنیو کے ہونے کی ضرورت ہے پس وہ ارواح خبیثہ کا مسکن ہوا کیونکہ جب دنیا نے انکو بھاری کر دیا ہے اور جب وہ محل اعلیٰ کی طرف ترقی کرنے کا قصد کرتی ہیں جب ہی عالم سفلی کا شوق ان پر غالب ہو کر انکو نیچے دھکیل دیتا ہے اور یہی اس آیت کا مضمون ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ اور جو روحیں جب دنیا سے پاک ہوتی ہیں وہ اپنے شوق کے ساتھ محل اعلیٰ میں ترقی کرجاتی ہیں اور یہی اس آیت کے معنے ہیں پس سب ظلمتوں پر مگر نفس کی وہ ظلمتیں جن سے یہ جہاں زمیں کر سکتا ہے اور یہ مکان و خانہ ہے جسکو وہ چھوڑ کر بھاگ نہیں سکا کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ

اور جب کہ یہ براہین صحیح ہوگئیں تو یہ بات ثابت ہوئی کہ وہاں ایک نعمتوں کا گھر ہے جس میں خدا نے اپنے دوستوں کے واسطے نور اور حور و قصور اور قطوف دانیہ اور غرف عالیہ سے بے حد و نہایت مہیا کیا ہے پھر جو شخص یہ خیال کرے کہ وہ دار القرار کا اور ہم اور نیا کی ہمت کے ساتھ مالک ہوگا تو یہ خیال اس کا باطل ہے اور کا سبب یہ ہے کہ نفس کا جسم کے اندر وہم کرتا ہے تاکہ اسکی ظلمتوں کو قطع کرکے اس کی لذتوں اور خواہشوں کو ترک کرے اور اس کے اندر جو مصائب و شدائد اسکو درپیش ہوں ان سب کو گوارا کرے پس جب وہ ان خواہشوں کو چھوڑ دے گا تب اس کے اندر نیک باتوں کے آنے کی گنجائش ہوگی چنانچہ سب سے پہلے برے اخلاق سے دنیا کو اپنے نفس کو پاک کرے وہ یہ ہیں۔ طمع۔ تکبر بخل ریا اور حسد ان اخلاق ناپاک کو نفس کے کتے اور درندے اور سانپ بچھو سمجھنا چاہیے جب بندہ مرجاتا ہے تو یہ سب درندے اور گزندے اپنے اپنے جثوں اور قالبوں میں نفس کو تکلیف اور عذاب پہنچاتے ہیں اور بخل کو اژدہا اور ہم قاتل سمجھنا چاہیے پس جب نفس [illegible] ابتدائی درجہ میں ہوتا ہے اور [illegible]
نفس کے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] دل کو خلوت

میں ہے کہ وہ ارواح کے واسطے ہے اجساد کے واسطے نہیں ہے اور یہ بات قلیل تمیز سے ہے کیونکہ جس موت والے نے پہلے جسم کو پیدا کیا تھا وہی اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور بدن روح کا اطاعت اور معصیت دونوں میں شریک حال ہے جیسا کہ ایک اندھا اور ایک اپاہج ملکر کوئی جرم کریں تو اس کی سزا کے دونوں مستحق ہوں گے یہ اشارہ سمجھنے والے کے واسطے کافی ہے اور جبکہ تم اس بات کو جانتے ہو کہ دنیا مثل تمہارے سایہ ہے اگر تم اسکو پکڑنا چاہو گے تو وہ تمہارے ہاتھ نہ آئیگی اور تم عاجز ہو گے اور اگر تم اس سے روگردان ہو کر چلے جاؤ گے تب وہ تمہارے پیچھے پیچھے ہوگی اور یہی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار سے روایت فرمایا ہے کہ وہ فرماتا ہے اے دنیا جس نے میری خدمت کی ہے اس کی تو خدمت کیجو اور جس نے تیری خدمت کی ہے اس سے تو خدمت لیجو۔

اور جب تم نے جان لیا کہ دنیا کا یہ حال ہے اور اس کی نعمتیں ہمیشہ ایک قوم سے دوسری قوم کو منتقل ہوتی رہتی ہیں اور آدمی اپنے آیندہ و گذشتہ کے متعلق کچھ فکر نہیں کرتا ہے کہ کیا تھا اور کیا ہوگا اور اگر کسی تکلیف سے اسکو راحت ملتی ہے تو اس تکلیف کو ہرگز یاد نہیں رکھتا اور جب روح جسم سے جدا ہوتی ہے تو موت کی تکلیف اس کو پھر جب معلوم ہوتی ہے

تم نہیں دیکھتے ہو کہ لوگ فانی ریاست کی تلاش کس طرح کوشش کرتے ہیں پس اسی طرح جو شخص دار البقا کی قدر و قیمت کو جانتا ہے اسکے واسطے کیوں وہ کوشش نہ کریگا حالانکہ دار البقا کی وہ سلطنت ہے جو کبھی زائل نہیں ہوتی تم اس بات کو جان چکے ہو کہ زہد دنیا میں عزت اور آخرت میں نعمت اور جنت کی راحت اور لوگوں سے تونگری اور خدائے کریم کے ساتھ مشغول کا موجب ہے میں نے تم کو خوب نصیحت کر دی ہے مگر تم لوگ نصیحت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے۔

فصل رُوح کے بیان میں

چونکہ موت اور روح اور ان دونوں کے اسرار کے متعلق کلام کرنا ضروری تھا اس سبب سے پہلے روح کے متعلق گفتگو شروع کی گئی ایک طائفہ اپنے گمان میں یہ کہتا ہے کہ روح عرض ہے اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ وہ جسم لطیف ہے جو فنا کو قبول نہیں کرتی سو بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ روح ایک جوہر بسیط روحانی ملک ہے جسم کی شکل اور جدا ہونے کے وقت جسموں کی صورتیں اس کے اندر منقش ہو جاتی ہیں اور بعض لوگ

[illegible]

[illegible]

حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ خود شارع علیہ السلام نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ جو تم میں سب سے زیادہ اپنے نفس کو جانتا ہے وہی سب سے زیادہ اپنے رب کو جانتا ہے۔

شارع علیہ السلام اگر کامل تھے تو بیشک انہوں نے روح کو جانا تھا اور اگر ناقص تھے تب ان کو مبعوث ہونا جائز نہیں اور صرف عوام الناس اور جہلا کو خوض کرنے سے منع فرمایا ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ مرنے کے بعد روح عقلی و نقلی دلائل کی رو سے باقی رہتی ہے نقلی دلائل یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ اور یہ محال ہے درست نہیں ہے کہ قتل میں موت کے اندر تخصیص اور عموم ہو اور فرماتا ہے کہ اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ـــ اور فرماتا ہے۔ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا تمثیل ہے مخاطب کے سمجھانے کے واسطے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جنت میں رات دن نہ ہونگے تو پھر صبح و شام کہاں ہوگی اور حدیث میں وارد ہے کہ مومن کی روح جنت کے درختوں میں پھریگی اور انکے پھل کھاوے اور ان کی نہروں کے پانی پیویگی اور پھر عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیل میں جاکر آرام سے قیامت تک رہیگی۔

اور برہان عقلی یہ ہے کہ ہم میت کو اسکی صورت میں بالکل کامل دیکھتے ہیں موت سے کوئی نقص اس کے اندر پیدا نہیں ہوتا صرف حرکت اور نطق اور عقل اور کل وہ صفات جن سے انسان اور بہائم میں فرق معلوم ہوتا ہے وہ جاتی رہتی ہیں پس موت روح اور جسم کے درمیان تعلق کا سلسلہ ٹوٹنے سے عبارت ہے جب یہ جسم روح سے جدا ہوتا ہے تو روح اپنے عالم اول کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جسکو ہم عرش اور یہ لوگ یعنی فلسفی عقل فعال کہتے ہیں پھر اگر اس روح کا شوق علائق دنیا کو قطع کر کے عالم اعلیٰ کی طرف رجوع کرنے کا ہوتا ہے تب روح خوشی کے ساتھ اپنے گھر کو واپس ہوتی ہے اور اگر شوق اسکا عالم سفلی کی طرف غالب ہوتا ہے تب وہ گناہوں کے بھاری بوجھ کے سبب سے اوپر کو اڑ نہیں سکتی اور نہ نیک لوگوں میں جاکر شریک ہو سکتی ہے یہی اس کا بہت بڑا گناہ ہے اور اسی کے سبب سے اس کو دوزخ میں عذاب کیا جاتا ہے اور اس راز کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کلام میں ظاہر فرمایا ہے کہ نیک لوگوں کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں جنت کے اندر اڑتی پھریں گی اور جب شوق جسم کی طرف غالب ہوگا تو روح اپنے گناہوں کے مواخذہ میں گرفتار ہوگی اور سب سے بڑا گناہ اس کا اپنے غیر جنس یعنے جسم سے محبت کرنا ہے اور جوں جوں جسم فنا ہوتا جاتا اسی قدر روح کا اشتیاق بھی اس کی طرف کم ہوتا جاتا ہے اور دوسرا شوق

خوشحال میں۔

یعنی بلند مکان کا قوی ہوتا جاتا ہے اور اسی سبب سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس قدر کہ
بندہ کا جسم قبر میں رہتا ہے اس کے گناہوں میں تخفیف ہوتی ہے اور دلیل اس معنے کی یہ ہے کہ اہل میت کے
دل اس کے اشتیاق میں ہوتے ہیں اور جس وقت سے اسکا جسم قبر کے اندر مضمحل ہونا شروع ہوتا ہے
ان کے رنج و غم میں بھی کمی پڑ جاتی ہے اور یہی معنے کسی شاعر نے اس شعر میں نظم کئے ہیں۔

إلى الحول ثم اسم السلام علیکما ومن ... حولًا کاملًا فقد اعتذر

صرف راز جو ہے وہ اس روح کی وضع اور اس بدن کے ساتھ اسکی ملابست میں ہے باطن اور ظاہر
ہے اور یہ جسم روح کا مرکب ہے تاکہ اسپر سوار ہو کر وہ ان علوم سے جو اس کی ذات میں مرتسم ہیں اپنے
مقاصد کو حاصل کرے جب تم یہ چاہو کہ تمہارا نفس علوی اور رفیق اعلےٰ کی طرف راغب ہو پس تم اسکی
صفات ردیہ کو دور کرنا اور صفات حمیدہ کے ساتھ اس کو آراستہ کرنا شروع کرو تنگدلی کے بدلہ سخاوت
اور کجخوئی کے بدلہ بخشش اور جہالت کے بدلہ علم اور انکار کے بدلہ معرفت اور شر کے بدلہ خیر حاصل کرو اور
شبہ کے اندھیروں سے نکالکر یقین کے جلال کی طرف اسکی رہنمائی کرو اور تکذیب سے تصدیق میں اور بطالت سے خدا کے
ساتھ مشغولی میں اور تزکیہ نفس کے واسطے عبادات اختیار کرو۔

ان سب باتوں کے بجا لانے سے تمہارا نفس ربانی قوی ہو کر درجہ کمال کو پہنچیگا اور اسوقت تم کو اصلی علیین
کیطرف منسوب ہونے میں جگہ ملیگا اور تم اسوقت ملائکہ مقربین کے مرتبہ میں ہوگے اور عرش اور لوح کا جمال ظاہر
سامنے ہوگا اور تم عقل فعال سے قوت الٰہی اور فیض الٰہی حاصل کروگے اور اپنے جسم اور نفس کے درمیان میں
قطع شہوت اور ترک لذت کے ساتھ ڈال لوگے پس جسم کے اندر نفس کا زہد پیدا ہوگا اور جسم سے جدا ہونے
کی خواہش ظاہر ہوگی مگر وہ اور اس میں لذت سرمدی حاصل ہو اور اگر نفس پر جسم کا عشق غالب ہو تب
نفس جسم کے جدا ہونا چاہے گا اور نہ اسکو اوپر کی طرف ترقی کرنے دیگا إن الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنہا
لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط پس جب اس بات پر برہان قائم
ہو گئی کہ یک روح اعلےٰ محل کی طرف ترقی کرتی ہے اور اپنے اشتیاق کے ساتھ آزاد ہو جاتی ہے بخلاف خاسئو
اور اپنے لوگوں کے پاس آ جاتی اور اپنے ابنائے جنس سے ملاقات کرتی ہے اور ایک دوسرے سے ملا کر خوش
ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ روحیں ایک دوسری کے پاس جاتی ہیں اور

آنیوالی روح سے دنیا کے حالات دریافت کرتی ہیں وہ ان سے بیان کرتی ہے اور فرمایا ہے کہ بعض روحیں گونگی ہوتی ہیں بول نہیں سکتیں اور یہاں لوگوں کی روحیں ہیں جو بغیر وصیت کئے مر گئے ہیں اور وجہ شرعی کے موافق پس روحیں جو صورت چاہیں پرندے وغیرہ کی اختیار کر سکتی ہیں ان فرشتوں پر قیاس کرکے جو انسانوں کی صورت بن کر پیغمبروں کے پاس آئے ہیں پس قرب ملائکہ سو ان کی استعداد کے سبب محل سو انہوں نے اس چیز کی استعداد ہے جو جوہر خاصیت اکتساب ملائکہ سو انہوں نے کسب کیا ہے پس اگر طبقہ ہے تو وہ انہیں کی شکل ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے باوجود اپنے علم اور فہم کثیر اور شکوہ اور نبوت سے قریب ہونے کے فرمایا ہے اور حالانکہ آپ چراغ ہدایت کی بتی اور زیتون ابراہیمی کے روغن تھے کس طرح معطلے کے در پر کھڑے رہے پھر انہوں نے ان سے جو کچھ شکایت حال کہنا تھی وہ کہی۔

اور بیشک قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اور خاصیت مثل اتصال شمع کے ہے ساتھ مسموع کے اور قطرے کے ساتھ منظور کے۔

الغرض کوئی نفس خواہ نیک ہو یا بد ہو موت اس کے واسطے راحت ہے اور خوف صرف روح کے جسم سے مفارقت کرنے کا ہوتا ہے اور موت کی مثال نشہ کی سی ہے پھر جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو سکھ خوف واپس آجاتا ہے اور ہماری عبد العزیز بعد ہو کر صفت کمال کی طرف روح رجوع کرتی ہے اور جو علوم یا اعمال اس نے کسب کئے تھے وہ سب اس کو یاد آجاتے ہیں اور اسی سبب سے اشارہ کیا ہے کہ لوگ (دنیا میں) سوتے ہیں جب مریں گے تو بیدار ہوں گے بہر حال موت اہل عقل کے نزدیک ہر ایک کے واسطے زندگی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں رب العالمین سے نزدیک رہنا ہوتا ہے۔

فصل موت کے بیان میں

اور جبکہ موت سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑھ کر حادثہ ہے کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی ہولناک بات مخلوق نے نہیں دیکھی ہے اور اس میں کسی کو شک نہیں ہے کیونکہ ہر شخص اس کی اطلاع اور تصدیق ہے اور اس شخص سے تعجب ہے جو اپنی نظر سے دیکھتا ہے اور مجرد اس سے دلیل لگاتا ہے [illegible] صفت سفر کی ہے یعنے آب زندگی کا آفتاب جاوے اور صاف کے ستارے [illegible]

[illegible] جانور عقل کی راہ میں جمع ہو جائیں اور عافیت کے [illegible] کی آگ سے پاٹ [illegible]

اور دیوان تلک کے ساتھ اسماعات سے مخمور کیے جائیں اور صاف نفوس کے علم سے اور غیر صاف کے ظلم سے شادی کی جائے
جائیں اور سرکشی کا وہ رخ ظاہر کیا جائے اور ایمان کی جنت آراستہ کی جائے پس اس وقت ہر نفس جان لے
کہ اس نے تو بہتر کیا آگے بھیجا اور اس نشہ کی سختی سے اسمان لفس انتشار کواکب عقل کے ساتھ پھٹ
جاتا ہے اور پندرہ وہ دو منزلوں کے درمیان میں رہتا ہے کیونکہ اگرچہ اس سے دنیا کے وسوسے اور خیالات
منقطع ہو گئے مگر آخرت کے اسرار پر منکشف نہیں ہوئے یہاں تک کہ جب اس نے فرشتے کی صورت دیکھی
اسکا نفس اپنے مقناطیس کی تلاش میں اڑا کیونکہ اس میں یہی خاصیت ہے کہ جو اس کی صورت دیکھتا
ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ بات ایسی نہیں ہے کہ کوئی شخص اسکا انکار کرسکے کیونکہ بعض سانپ اس
قسم کے ہوتے ہیں کہ جبکوئی شخص ان کی طرف نظر کرتا ہے تو فوراً مر جاتا ہے اور فرقہ دہریہ کے لوگ اس کے
منکر ہیں وہ کہتے ہیں یہ بات کیسے ہو سکتی ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں رہتا ہے اور زمین والوں کی
روحیں قبض کرتا ہے۔ معتبر لوگوں نے بیان کیا اور دیکھا ہے کہ ایک شخص نے سانپ کو مارا سانپ نے
اس کے آنکھ اور وہ شخص اسی وقت مر گیا اور سانپوں کی ایک قسم ایسی ہے غرضیکہ خواص بہت ہیں جنکا یہ
مختصر بیان کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں قبض روح کس طرح ہوتی ہے حالانکہ بندہ اپنے روح کے قبض کرنے والے کو
نہیں دیکھتا ہے۔ اور عقل کی آنکھ سے بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ جب لوگ سوتے ہیں اور خواب دیکھتے ہیں تو
اسکا حال ان کے پاس والے کو بھی معلوم نہیں ہوتا ہے چاہے وہ سوتا ہو یا جاگتا ہو۔ اور خواب ان کے نزدیک
ایک مرض ہے جو کل عروق میں حلول کرتی ہے اور حرارت یا برودت کے ساتھ خشک ہو جاتی ہے الفاس
کی بیہوشی کے ساتھ پھر جب وہ غبار جو لحم صنوبری یعنی دل سے اٹھتا ہے اور خون سے پیدا ہوتا ہے اور اسکی
پہلی طرف لطیف آلہ ہے جس کے آگے یہ غبار مثل پردہ کے ہے اور یہ بات بھی قابل انکار نہیں ہے کہ
نفس دعوی اور روحانی ہے پس حرکت اور سکون اس کے اندر موت کی وجہ سے ہے اور علم اور معانی معلوم
کے درمیان میں فرق صفات روحانیت سے ہے اور عقل بھی اس کے انوار میں سے ایک نور اور اس کی
زیور وں میں سے ایک زیور ہے پھر جب نفس تمام بدن سے جمع ہو کر گوں کے سوراخ میں پہنچتا ہے تو لطیفہ
عرش قلب کے نزدیک جمع ہو کر حلقوم سے نکلتا ہے اور خوشبو کی کے ساتھ منجذب ہو جاتا ہے۔
کہتے ہیں [illegible] بسیط یا جسم لطیف ہو اگر تو آنکھ اس کو ضرور دیکھتی اور یہ امر ممکن ہے کیونکہ
[illegible]

کہ جسکے پیچھے کوئی ہو اور جب یہ روح بدن سے نکلکر اہل قرب ویقین کے مقام میں پہنچتی ہے تو اسکی
علمی قوت اور اعمال کے موافق عالم اعلے کا مشاہدہ اسکو میسر ہوتا ہے اسی واسطے حضرت امیر المومنین علیہ
السلام نے فرمایا ہے کہ اہل میت کے سامنے قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن کی خوش الحانی اور اس کے معانی کے
سننے سے موت کی سختی آسان ہوتی ہے اور جیسا کہ گانا سننے سے اونٹ با آسانی منزل طے کر لیجا سکتا ہے
قرآن کے سننے سے دنیاوی وسوسے دل سے منقطع ہو کر قلب خدا کی طرف مشغول ہوتا ہے اور سکرات موت
اسپر آسان ہو جاتے ہیں اور وہ قرب کے دریاؤں میں غوطہ کھانے لگتا ہے یہانتک کہ سر الٰہی اسپر منکشف ہونے
پھر اس کے بعد روح جسم سے نکلکر ہر ایک رنگ و بو سے صاف ہوتی ہے اور اس مصیبت سخت سے
نجات پاکر آزاد ہوتی ہے اور نجات پانے کی مبارکباد اس طرح اسکو سنائی جاتی ہے الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ
الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ پس
یہ خطاب اس شخص کے واسطے ہے جس نے اپنے نفس کو پاک و صاف کیا ہے اور دنیا کے تعلقات کو ترک کر کے جہان
کے اندھیرے سے بالکل باہر نکل گیا ہے اور صرف ایک طرف اپنے خیال کو متوجہ رکھا ہے پس یہ نفس جو کچھ دیکھتا ہے
وہ اس طرح دیکھتا ہے جیسے سونیوالا خواب میں دیکھا کرتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ سونے والے کی حالت جاگ
اٹھنے سے جاتی رہتی اور اس نفس کی حالت ہمیشہ اسی طرح تمام و دائم رہتی ہے اور جس قدر نفس کے اندر علم
کی قوت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر جمعیت میں اسکا حصہ زیادہ ہوتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ پھر اس کے بعد معاد باقی رہتی ہے پس انہیں کے پاس ارواح صافیہ کا منتقل
کمال کے پاس رہنے کے واسطے اور ہر چیز کے اپنے منبع کی طرف عود کرنے کے واسطے محشر ہے اور نفس اپنی
بازگشت کو وطن کی طرف جانے کے وقت پاتا ہے تم نے نہیں دیکھا کہ مسافر کا دل ہمیشہ اپنے وطن کے شوق میں
لگا رہتا ہے اور اگر یہ شخص مسافر فقیر ہوتا ہے تو دنیا کی محبت اور اس کے حاصل کرنے کا فکر اس کو وطن
کی الفت کے یاد کرنے سے باز رکھتی ہیں اور دنیا کا عنقریب زائل ہونا ایک بدیہی بات ہے اس کے واسطے
کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہم اپنے آشناؤں کو روز یہاں سے سفر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

پھر تم کو یہ بھی خیال کرنا چاہئے کہ جو علم تمہارے کام آئیگا اور قبر میں تمہارے ساتھ جائیگا وہ کونسا علم
ہے کیا بیع وسلم اور فرائض کا ہے یا احکام نکاح و طلاق یا مسائل جنایات کا علم ہرگز نہیں ان علموں کو شارع
نے انتظام و سیاست کے واسطے قائم کیا ہے ورنہ قبر میں نفع دینے والا علم وہ ہے جو نفس

[illegible] کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

کی ذات میں مرتسم اور منتقش ہو گیا ہے۔ جس وقت بندہ کو قبر میں رکھتے ہیں اگر خدانخواستہ یہ بندہ گنہگار
ہے تو اس پر انتقام کے افعی (سانپ) نکل پڑتے ہیں اور اس کی جہالت کی صورتیں اسکے افعال ناشائستہ
کے سبب سر ان کو حرکت دیتے ہیں اور ندامت کے بچھو اسکو کاٹنا شروع کرتے ہیں اور اپنی ذلت کے واسطے
یہ روتا ہے اپنے جسم کو یاد کر کے نہیں روتا اور وہیں یہ عقل کی میزان اور علم کی مثقال کو دیکھتا ہے اور وہ
میزان مٹی کی ہوتی ہے لکڑی کی نہیں ہوتی اور اس کو اس دلیل سے سمجھنا چاہیے کہ اندھے کے پاس اگر
کوئی چیز وزن کی جائے تو وہ اسکو نہیں دیکھ سکتا ہے کیونکہ اس کے پاس دیکھنے کا آلہ ہی خراب ہے اور
نگاہ ایک واسطہ ہے جو مشاہدہ کو قلب کی طرف منتقل کرتا ہے اور قلب نگاہ کے طریق پر صورتوں کو روح کی
ذات میں جو نفس لطیفہ الٰہیہ ہے مرتسم کرتا ہے اور مقاصد ربانیہ کے موجود نہ ہونے ہی کے وقت
شارع علیہ السلام نے جاہل کے حق میں لوگوں سے فرمایا ہے کہ اسکے واسطے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ
اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ تیری صفات مذمومہ ہی کی آفتیں جب قبر کی تنگی میں تجھ پر
ظاہر ہوں گی تو منکر نکیر وغیرہ سے تجھ کو کافی ہوں گی اور اگر تیرے اوصاف ان مذمتوں سے پاک اور اوصاف محمودہ سے
آراستہ ہیں تو یقیناً صاف ہو کر قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بن جائیگی اور اس کے صحن کو وہ علم توحید
کے نور کے ساتھ عقل کا آفتاب چمکے گا اور یہی علم آخرت میں نفع دینے والا ہے نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
قیامت صغریٰ یعنی موت کے بیان میں یہ قول کافی ہے اس شخص کے واسطے جو اہل یقین میں سے کلام کو کہتا
ہو اور ان لوگوں کے واسطے ایسے درجے ہیں جو نور عقل اور منار علم ہی سے ادراک کئے جاتے ہیں پس موت
اس جدائی سے عبارت ہے جو بدن اور روح کے درمیان میں واقع ہوتی ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ فکر اور وہم
نفس کی ذات کے ساتھ متعلق نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں دماغ کے اگلے حصہ میں ہیں پس جب موت
حواس کو معدوم کر دیتی ہے تو معلوم ہو جاتی ہے اور خطا اس کی وہ معلوم ہوتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اگر
یہ روح کا حال ہوتی ہے تب نہایت رنج و غم کے ساتھ کہتی ہے يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ
اور شرع شریف اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ روح گناہ اور ثواب کی باتوں کو سمجھتی ہے اور اگر وہ گنہگار ہے تو
گناہوں کے تودے میں اس طرح گرفتار ہوتی ہے جیسے اندھا کوئی ہو رہا ہے ..... میں پھنس جاتا ہے نہیں جانتا کہ اس
کے مقصد کا کونسا راستہ ہے پس اسطرح یہ روح قبر کی دیواروں میں ٹکراتی پھرتی ہے۔
[illegible] کے مقام میں ترقی کر جائیگی۔

[illegible]

معلوم ہو کر سعادت اور شقاوت کی اصل دنیا کی محبت اور اس کا بغض ہے پس جو شخص چاہے اسکی محبت کو کمتی کرے اور جس کا جی چاہے اسکو بڑھائے۔

فصل قیامت صغریٰ اور کبریٰ کے بیان میں

امابعد پس تم موت سے بہت بڑے خطرہ میں ہو اور لازا اسکا روح والوں میں زیادہ تر ہے اور پھر باوجود اس کے متعلق اختلاف کیا ہے گرم اور ٹھنڈے اور تر یا خشک مرض کے پیش آنے میں جو فساد صورت کی طرف رجوع کرتا ہے محال دو قیامتوں کا متضمن ہے ایک صغریٰ اور ایک کبریٰ پر کبریٰ کے احوال اور خوفناک باتیں تو تم کو معلوم ہیں مگر ہم اب تم سے صغریٰ کا حال بیان کرتے ہیں تاکہ تم کو اسرار اور معانی قرآن کا علم ہو جب تمہارے عقل کا سورج لپٹ جائے گا اور تمہارے حواس کے ستارے جھڑ پڑیں گے اور تمہارے ذہن کی اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور تمہارے جہل کے وحشی جانور جمع ہوں گے اور تمہارے علم و عمل سے تمہاری شادی ہو جائیگی اور تم کو اپنے اندرون کی خباثت معلوم ہو گی اور تم ملامت کے ساتھ اس پر افسوس کرو گے پھر تمہارے حواس اور عروق کے صحائف یعنی اعمالنامے پیش کئے جائیں گے اور تمہاری بلندی کا آسمان گر پڑیگا اور تم عدم سے جا ملو گے اور عقوبت عالم [illegible] در پیر دہا لینا فوت ہو جائیگا تب اپنے نفس کو تمہارے حاجت کرنے کی دوزخ مشتعل ہو گی اور اگر تیرا نفس کامل اور پاک ہوا اور رذیل و رذیل اخلاق سے محفوظ رہا تب جمال قدسی اپنا حسن آراستہ کریگا اور تیری جہالت کا آسمان تیرے عقلی کے نور سے پھٹ جائیگا اور تیرے جسم کی حسیات سے تیرے طبع کے ستارے بکھر جائیں گے پھر جب نفس اپنے علوم کا مع عقلیہ شامل کے ساتھ خالص ہو گا تب عالم علوی کو نفس کے اپنے مکان کی طرف واپس ہونے اور علم سے جگہ پکڑنے کے ساتھ فیض الٰہی کے دریا عالم علوی سے اس کے اوپر جاری ہوں گے اور تیرے جسم کے پہاڑ اڑتے پھریں گے اور عدم بلاتی تحلیل کے تیرے تمام اجزاء میں سرایت کریگا اور تیرے افعال شکر و کفر کی صورت بن کر تیرے سامنے آئیں گے اور تیرے جہل اور خواہش کے سانپ بچھو تیرے کاٹینگے۔

شارع علیہ السلام نے تم کو تمہاری عقل کے موافق گفتگو کی ہے اور جب کہ تم سلامت نہ رہے اور دوسرا سلامت رہا تو اس تم کو کیا فائدہ ہے اور جب قرب تمہارے عقل کے صور میں پھونکا جائیگا اس وقت تمہاری کیا [illegible] کے نشر میں ہو گے قرآن شریف کے عکس کو [illegible]

[illegible]

ـــــــــــــــ

سے [illegible] کو [illegible] نشر میں دیکھو گے [illegible] وہ نشر میں نہ ہوں [illegible]

نشین ہوتے تھے اور ایک شخص کو اپنے دائیں طرف کھڑا ہوا دیکھتے تھے اور ماہیہ بن صلت کی بھی حالت
ایسی ہی ہوئی تھی اور وہی مخفی طور پر خبردار کرتا ہے اور یہ ایک شخص معین کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے
ہر چیز میں خاص خاصیتیں رکھی گئی ہیں چنانچہ بلیلہ میں قبض کرنے کی خاصیت ہے اور جو خاصیت
ہلیلہ اور بلوط اور انار کے چھلکوں اور سنگ سماق میں ہے پھر ان سب کو جمع کر کے اس شخص میں اثر کرتے ہیں جس کی
طبیعت بطریق مرلات کے نرم ہو گئی ہو اور محمودہ کی خاصیت اسہال لانا ہے اور یہی خاصیت بنفشہ کے
شربت اور گلقند اور تربد اصفر اور شربت گلاب میں بخلاف باقی شربتوں کے برف کی خاصیت ہے
اور خاصیت ہی کے متعلق دیکھو کہ مقناطیس کا پتھر لوہے کو جذب کرتا ہے اور سنگ بزدانکو لیوں
کے واسطے ہے اور نیند نہ آنے کے واسطے ایک طلسم بنایا جاتا ہے اور ایسے ہی طلسموں سے مردوں اور
عورتوں کے دلوں کو جذب کیا جاتا ہے اور ایک پتھر میں یہ خاصیت ہے کہ اسکو بجانے سے مینہ برستا ہے
اور ایک پہاڑ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اس پر جاتا ہے نیند اس پر غلبہ کرتی ہے یہاں تک کہ مر جاتا
ہے اور یاقوت کا پتھر آگ میں نہیں جلتا اور نیز روغن طلق بدن پر ملنے سے بدن بھی آگ میں نہیں جلتا ہے اور
دھبرک کی بتی چراغ میں جل سکتی ہے اور عجب جانور گوش بک اون سے جو کپڑا بنایا جاتا ہے وہ بھی آگ میں
نہیں جلتا ہے
اور جب تو کو دفع زہر میں عجیب خاصیت رکھتی ہے اور تربوز خالص جگر کی حرارت
کو دفع کرتا ہے حالانکہ خود بھی گرم ہے اور کپڑے میں لپٹے ہوئے انڈے پر آگ اثر نہیں کرتی ہے اور ایک بوٹی میں
محبت کی خاصیت ہے اور ایک میں بغض کی خاصیت ہے اور عورتوں کے جادو میں بھی خاصیت ہوتی ہے
اور ایک میں بغض کی خاصیت ہے اور عورتوں کے جادو میں بھی خاصیت ہوتی ہے اور جادو میں ایسی ہی
تاثیر ہے جیسے تکرو میں ہوتی ہے اگر تم ایسا کرنا چاہو تو ہر تین حرف کے بعد جو حروف ابجد ت ث کے حروف
میں ہوں اور پھر ان حروف سے کلام بنا کر جس کلام میں چاہو لاؤ وقت عمل کے واسطے نیک ہونا چاہیے تو نحس
کا وقت نہ ہو۔ پس جب ہمت کے ساتھ ضرور اس عمل سے تاثیر پیدا ہوگی اور جادو سحر وغیرہ اشیا و زینت
اور سحر وغیرہ سب عجائبات کے ملانے اور جانوروں کی دم پر سوار ہونے اور دیگر بہت سی باتوں کے ساتھ
[illegible] جن کے ذریعہ کچھ کلمے پڑھنے سے گفتگو کی جاتی ہے اور مکڑی کے
[illegible] اور جو پھر بھی منتشر ہو جاتا
ہے اور [illegible]

ایک ایسی خاصیت ہے جو دوسری چیز میں نہیں ہے۔ پس قادر قدیم نے اسی طور سے نبوت کے اسرار خاص خاص لوگوں میں مرتب کئے ہیں اور وہی ایک شخص کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے دوسرے کے ساتھ نہیں ہوتی جیسا کہ ہر شخص کی قوتوں میں بہ نسبت اور لوگوں کی قوتوں کے فرق ہوتا ہے دیکھو تم بعض چیزوں کو دیکھتے ہو اور تمہارے ساتھی کو نظر نہیں آتیں اور ایسے ہی کوئی بات تمکو سنائی دیتی ہے اور تمہارے ساتھی کو سنائی نہیں دیتی۔ اور اہل فراست کے قصے تم نے سنے ہونگے اور بعض اوقات خیال پختہ ہو کر صورت بنجاتا ہے اور آنکھوں والا ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اندھے کو معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ دیکھنے کا آلہ یعنے آنکھ اُس کے پاس نہیں ہے۔

پس تم لوگوں کے حالات سیدھے نہیں اور سب سے بڑا حجاب تمہارے واسطے دنیا کی محبت ہے۔

ایک دفعہ بنی اسرائیل کے جنگل میں کثرت سے سانپ ظاہر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تانبے کا ایک عصا بنایا اور اس کے سر پر ایک صلیب لگا کر اس میں طلسم بنایا جس کے دیکھتے ہی کل سانپ مرگئے اور پھر اس اژدہے لے جاکر ان سب کو کھالیا۔

اور خواص ہی کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ ایک شخص نے سانپ کو پتھر مارا سانپ نے پتھر کو کاٹا اور وہ شخص مرگیا اور ایک سانپ طرف دیکھنے کے [illegible] اور آب حیات سے خدائے تعالیٰ مردہ کو زندہ کر دیتا جان جی پروں کو نازل ہونا بھی شل انہی خواص کے تصور کرنا چاہیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں بھید ہے کہ انبیاء علیہم السلام حکماء متقدمین کے راز و اسرار سے آگاہ تھے اور ان علوم کے سبب سے جو چاہتے تھے سو کرتے تھے یہ قول ہمارے نزدیک نہایت قبیح ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ قادر مطلق اور حکیم ہے اس کی ساحات کا نیض بطریق ذکر کے ارادہ کے ذریعے اس شخص کی طرف ہو جو ظاہر ہو کہ وہ مخلوق کی مصلحت کے واسطے قائم کرتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بستر کی نسبت جو لاگ کہتے ہیں کہ اس کے نیچے جو مدفون تھا وہ بات بالکل غلط ہے

اور اب اس زمانہ میں ملک مغرب میں ایسے لوگ ہیں جو طلسمات اور عزائم کے زور سے جناتوں سے خدمت لیتے ہیں اور عموماً لوگ انحرافات کے ذریعے کو ایک کا کلام سنتے اور ان سے گفتگو کرتے ہیں اور کوئی شخص اس بات کا انکار کرے کہ کہ کسی سے بات نہیں کرتے تو اسکا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس [illegible] اور زندہ جانتے اور ارادہ کرنے والے ہیں اور ان

بنی مخصوص کے واسطے قدرت نے دو جہان کے اسرار منکشف کر دیئے تھے۔

یہ لوگ (یعنی فلاسفہ) کہتے ہیں کہ بطلیموس آسمان کے فرشتوں سے باتیں کرتا تھا پس جب کہ تمہارے اندر اس کے سوا اور کوئی شخص اس مرتبہ کا نہیں ہے تو ایسے ہی ہمارے ہاں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کا اور کوئی شخص نہیں ہے ان کی خاصیت ایسی ہی سمجھنی چاہیے جیسے بطلیموس کی اور چونکہ رمزوں کو ان کے لوگ ہی سمجھتے ہیں اس واسطے یہ کلمے بھی رمز ہی میں رکھے گئے تاکہ ان کے سمجھنے والے سمجھ لیں۔

اور جب تم اپنے نفس کو ان مقامات کی سیر کراؤ تو اس کی پاکی ضروری ہے کمال علوم اور مجاہدات کے ساتھ اسکو آراستہ کرو پھر دیکھو کہ اسی وقت اس کی عقل کا آدم اور اس کے فضل کا نوح صفائے یقین کے پہاڑ پر ظاہر ہوگا اور فضل کا موسیٰ پہاڑ کے اوپر سے خطاب سنے گا کہ جب دنیا کی محبت دل سے نکال بے شک میں خدا ہوں پروردگار تمام عالموں کا۔

تیرے ہی اندر انبیا ہیں اگر تجھ کو عقل ہے اور تجھ ہی سے فرشتے ہیں اگر تو سمجھتا ہے قلب پروردگار کا مکان ہے اور یہی عرش جلال ہے اور اسی پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہی رحمت کا جائے نزول ہے پس جس وقت اس میں کہ تیری بیماری کا مادہ ظاہر ہو تو اس کو جبرئیل عقل کے وعظ کے ساتھ دفع کر کیونکہ اس کے حکم سے تیری سلامتی کا سلیمان ظاہر ہو کر نفس کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر شہوات کے دیوانے جن کرے اور جنوں کو قید میں رکھے اور بلقیس نفس کا تخت حاضر کرے اے شخص افسوس ہے کہ تو جب شہوات اور حب دنیا کے اندر پھنسا ہوا ہے تیری خواہش سے بڑھ کر کوئی شیطان نہیں ہے تیرے اخلاق کے فرشتوں یعنی ہاتھوں پیروں وغیرہ کا سجدہ تیرے نفس کے آدم یعنی روح کے واسطے ہر جو مقام قریب ہے تیرے جسم خاکی تنگ و کثیف میں قید ہوئی ہے۔

علما کا اس بات پر اجماع ہے کہ بستر پر کتے کی تصویر کا ہونا مکان میں فرشتوں کے نزول کو مانع ہوتا ہے اور ہاں اگر تیرے بدن کے مکان میں دس کتے موجود ہیں اس واسطے تجھ کو ان کے دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور وہ دس کتے یہ ہیں۔ حرص۔ امید۔ جھوٹ۔ بخل۔ لالچ۔ ریا۔ نفاق [illegible] تیرے دشمن ہیں اور تو ان سے غافل ہے تو انبیاء علیہم السلام کے [illegible] علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے

قیامت کے روز بہت لوگ خنزیروں اور بندروں اور کتوں کی صورت پر حشر کیے جائینگے اور یہ صورت کا مسخ ہونا جہالت کے سبب سے ہے اور تجھ کو اختیار ہے کہ چاہے فرشتہ بنے یا شیطان بنے یہ سارا معاملہ تیری ہمت پر موقوف ہے۔ اور جب تو کشف اسرار کے ساتھ انتہا کمال چاہے تو جان لے کہ سرا مذہب کا عصا سانپ بنجاتا ہے۔ اور اگر تجھ کو طلسمات کی ترکیبیں معلوم کرنی ہیں تو جابر بن حیان کی کتب کا مطالعہ کر یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بہت بڑے خلیفہ تھے اور جعفر و کہانت میں انہوں نے کمال حاصل کیا تھا۔ اور ان دو سانپوں کی حکایت بھی تو نے سنی ہے جو تخت سلیمان کے محافظ تھے اور بلوقیا اور عفان سیر کرتے ہوئے وہاں پہونچے تھے اور جب کہ قرآن شریف نے تجھ سے بیان کیا ہے کہ ذوالقرنین نے مطلع شمس سے مغرب تک سفر کیا تو بس چاہیے کہ تیری ہمت ملال بھی تعالیٰ علم کے ساتھ طبیعت کی ظلمت میں سفر کرے تاکہ آفتاب یقین اس پر روشن و تاباں ہو اور تو تمام زمین جسم کا مالک ہو جائے اور دریائے طبیعت میں غوطے لگا کر جواہرات قدس حاصل کرے اور اگر تیرے قلب پر طبیعت کی ضد قائم ہے تو غفلت کے یاجوج و ماجوج شہوتوں کے پہل سے ظاہر ہونگے کیونکہ تیرا جسم ہے اور اصحاب اس کے تیرا ارکان ہے۔ اور تیری حرص تیرا کتا ہے اور قلم ان سب باتوں کو لکھ کر خشک ہو گیا ہے۔ جو قیامت تک ہونے والی ہیں۔

فصل

ہمارے واسطے نبوت اور رسالت اور کرامت اور معجزات اور تارنجیات کے مرتبے ہیں و نبی جو اپنی ذات کے واسطے تھے مثل حضرت یحییٰ اور خضر علیہما السلام کے ہیں اور رسول وہ نبی ہیں جو احکام وحی کے ساتھ دوسروں کو حکم کراتے ہیں اور معجزات وہ باتیں ہیں جو انبیاء سے خلاف عادت ظہور میں آئیں۔ اور دوسرا کوئی شخص انکو نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً قمر کا شق کرنا بھیڑیے سے باتیں کرنی اور درخت اور جانوروں کا سجدہ کرنا وغیرہ ان کے اصول و قواعد اسرار ان کے پوشیدہ ہیں اور کرامات بھی مثل معجزات ہی کے ہیں بلکہ جس نبی کی امت سے کرامت ظاہر ہوئی ہے یہ کرامت ان نبی کا معجزہ ہے اور معجزہ کے ظاہر ہونے [illegible] اور کرامت اختیار اور بغیر اختیار دونوں حالتوں میں ظاہر ہوتا ہے اور [illegible] مشہور ہے [illegible] شخص کر [illegible] دنیا اور بعض لوگ ان [illegible] چاہیئے